ماہنامہ
احمدیہ گزٹ
کینیڈا

اگست 2023ء

اور والدین سے احسان کا سلوک کرو

(سورۃ بنی اسرائیل : 24-25)

والدین کے لئے دعائیں کرو

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

”اللہ تعالیٰ نے والدین سے حسن سلوک کے بارہ میں بڑی تاکید فرمائی ہے سوائے اس کے کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے سے روکیں۔ یا شرک کی تعلیم دیں۔ اس کے علاوہ ہر بات میں ان کی اطاعت کا حکم ہے۔ اور یہ حکم اس لئے ہے کہ جو خدمت انہوں نے بچپن میں ہماری کی ہے اس کا بدلہ تو ہم نہیں اتار سکتے۔ اس لئے یہ حکم ہے کہ ان کی خدمت کے ساتھ ساتھ ان کے لئے دعا بھی کرو کہ اللہ تعالیٰ ان پر رحم فرمائے اور بڑھاپے کی اس عمر میں بھی ان کو ہماری طرف سے کسی قسم کا کبھی کوئی دکھ نہ پہنچے۔ یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ خدمت اور دعا کے باوجود یہ نہ سمجھ لیں کہ ہم نے ان کی بہت خدمت کر لی اور ان کا حق ادا ہو گیا۔ اس کے باوجود بچے جو ہیں اس قابل نہیں کہ والدین کا وہ احسان اتار سکیں جو انہوں نے بچپن میں ان پر کیا۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 16/ جنوری 2004ء۔ ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن، 12/ مارچ 2004ء، صفحہ 9-10)

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

ماہنامہ احمدیہ گزٹ کینیڈا

جماعت احمدیہ کینیڈا کا تعلیمی، تربیتی اور دینی مجلّہ

اگست 2023ء   محرّم، صفر 1445 ہجری قمری   جلد 52   شمارہ 8

نگران

ملک لال خان
امیر جماعت احمدیہ کینیڈا

مدیرِ اعلیٰ

مولانا ہادی علی چوہدری

مدیران

ہدایت اللہ ہادیؔ اور فرحان احمد حمزہ قریشی

معاون مدیران

شفیق اللہ، منیب احمد، محمد موسیٰ
اور حافظ مجیب الرحمٰن احمد

نمائندہ خصوصی

محمد اکرم یوسف

معاونین

غلام احمد عابدؔ اور دیگر معاونین

تزئین و زیبائش اور سرورق

شفیق اللہ، منیب احمد اور انوشہ منور

مینیجر

مبشر احمد خالدؔ

فہرست مضامین

★ قرآنِ مجید	2
★ حدیث النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	2
★ ارشادات حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام	3
★ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطباتِ جمعہ کے خلاصہ جات	4
★ ادائیگی نماز میں ہمیشگی از افاضاتِ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ	12
★ اقام الصلوٰۃ کے لئے مسجد کی اہمیت از مکرم مولانا طاہر احمد صاحب مربی سلسلہ	13
★ ہستی باری تعالیٰ۔ خدا کو کیسے پہچانیں؟ از مکرم پروفیسر عبد السمیع خان صاحب مربی سلسلہ	20
★ پروفیسر چوہدری محمد علی مضطرؔ عارفی صاحب کے دورۂ کینیڈا کی چند جھلکیاں از مکرم محمد اکرم یوسف صاحب	23
★ احمدیہ گزٹ کینیڈا کے گولڈن جوبلی عشائیہ کی تقریب اور چند تاثرات	26
★ جماعت احمدیہ کینیڈا کی پہلی تجنید کانفرنس 2023ء	30
★ نہایت مخلص اور پُرجوش داعی الیٰ اللہ مکرم سید تنویر احمد شاہ صاحب میدانِ تبلیغ میں وفات پا گئے	34
★ بعض دیگر مضامین، منظوم کلام اور اعلانات	35

رابطہ : www.ahmadiyyagazette.ca   Tel:905-303-4000 Ext:2241   editor@ahmadiyyagazette.ca

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَقَضٰی رَبُّكَ أَلَّا تَعْبُدُوْا إِلَّا إِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ
إِحْسَانًا ؕ إِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ أَحَدُهُمَا
أَوْ كِلَاهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَا أُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا
وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا ۝ وَاخْفِضْ لَهُمَا
جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا
كَمَا رَبَّيَانِيْ صَغِيْرًا ۝ ؕ
(سورۃ بنی اسرائیل 17:24-25)

اور تیرے ربّ نے فیصلہ صادر کر دیا ہے کہ تم اُس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور والدین سے احسان کا سلوک کرو۔ اگر ان دونوں میں سے کوئی ایک تیرے پاس بڑھاپے کی عمر کو پہنچے یا وہ دونوں ہی، تو اُنہیں اُف تک نہ کہہ اور انہیں ڈانٹ نہیں اور انہیں نرمی اور عزت کے ساتھ مخاطب کر۔ اور ان دونوں کے لئے رحم سے عجز کا پَر جُھکا دے اور کہہ کہ اے میرے ربّ! ان دونوں پر رحم کر جس طرح ان دونوں نے بچپن میں میری تربیت کی۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "رَغِمَ أَنْفُ ثُمَّ رَغِمَ أَنْفُ ثُمَّ رَغِمَ أَنْفُ" قِيْلَ مَنْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ "مَنْ أَدْرَكَ أَبَوَيْهِ عِنْدَ الْكِبَرِ أَحَدُهُمَا أَوْ كِلَيْهِمَا فَلَمْ يَدْخُلِ الْجَنَّةَ"

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: "مٹی میں ملے اس کی ناک! مٹی میں ملے اس کی ناک! مٹی میں ملے اس کی ناک!" لوگوں نے عرض کیا کہ حضور، کون؟ آپؐ نے فرمایا: "وہ شخص جس نے اپنے بوڑھے ماں باپ کو پایا اور پھر ان کی خدمت کر کے جنت میں داخل نہ ہو سکا۔"

(صحیح مسلم، کتاب البر والصلة، باب رَغِمَ أَنْفُ مَنْ أَدْرَكَ أَبَوَيْهِ)

ارشادات سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

والدین کی خدمت گزاری اور فرمانبرداری

پہلی حالت انسان کی نیک بختی کی ہے کہ والدہ کی عزت کرے

’’جو شخص اپنے ماں باپ کی عزت نہیں کرتا اور امور معروفہ میں جو خلاف قرآن نہیں ہیں ان کی بات کو نہیں مانتا اور ان کی تعہد خدمت سے لاپرواہ ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔‘‘

(کشتی نوح۔ روحانی خزائن، جلد 19، صفحہ 19)

’’والدین کی خدمت ایک بڑا بھاری عمل ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ دو آدمی بڑے بدقسمت ہیں۔ ایک وہ جس نے رمضان پایا اور رمضان گزر گیا پر اس کے گناہ نہ بخشے گئے اور دوسرا وہ جس نے والدین کو پایا اور والدین گزر گئے اور اس کے گناہ بخشے نہ گئے۔ والدین کے سایہ میں جب بچہ ہوتا ہے تو اس کے تمام ہم وغم والدین اٹھاتے ہیں۔ جب انسان خود دنیوی امور میں پڑتا ہے تب انسان کو والدین کی قدر معلوم ہوتی ہے۔ خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں والدہ کو مقدم رکھا ہے، کیونکہ والدہ بچہ کے واسطے بہت دکھ اٹھاتی ہے۔ کیسی ہی متعدی بیماری بچہ کو ہو۔ چیچک ہو۔ ہیضہ ہو، طاعون ہو، ماں اس کو چھوڑ نہیں سکتی۔...ماں سب تکالیف میں بچہ کی شریک ہوتی ہے۔ یہ طبعی محبت ہے۔ جس کے ساتھ کوئی دوسری محبت مقابلہ نہیں کر سکتی۔ خدا تعالیٰ نے اسی کی طرف قرآن شریف میں اشارہ کیا ہے کہ اِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَىٰ (سورۃ النحل 91:16)۔‘‘

(ملفوظات۔ جلد 7، صفحہ 375، مطبوعہ 1984ء)

’’پہلی حالت انسان کی نیک بختی کی ہے کہ والدہ کی عزت کرے۔ اویس قرنیؓ کے لئے بسا اوقات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم یمن کی طرف کو منہ کر کے کہا کرتے تھے کہ مجھے یمن کی طرف سے خدا کی خوشبو آتی ہے۔ آپؐ یہ بھی فرمایا کرتے تھے کہ وہ اپنی والدہ کی فرمانبرداری میں بہت مصروف رہتا ہے اور اسی وجہ سے میرے پاس بھی نہیں آسکتا۔ بظاہر یہ بات ایسی ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم موجود ہیں، مگر وہ ان کی زیارت نہیں کر سکتے۔ صرف اپنی والدہ کی خدمت گزاری اور فرمانبرداری میں پوری مصروفیت کی وجہ سے۔ مگر میں دیکھتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے دو ہی آدمیوں کو السلام علیکم کی خصوصیت سے وصیت فرمائی۔ یا اویسؓ کو یا مسیحؑ کو۔ یہ ایک عجیب بات ہے، جو دوسرے لوگوں کو ایک خصوصیت کے ساتھ نہیں ملی۔...میں تم سے سچ سچ کہتا ہوں کہ مادر پدر آزاد کبھی خیر و برکت کا منہ نہ دیکھیں گے۔‘‘

(ملفوظات۔ جلد 1، صفحہ 295-296، مطبوعہ 1984ء)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
کے ارشاد فرمودہ خطباتِ جمعہ مئی 2023ء کے خلاصہ جات

خلاصہ خطبہ جمعہ فرمودہ 5 مئی 2023ء

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات کی روشنی میں عدل، احسان اور ایتائے ذی القربیٰ کی پُرمعارف تشریح

حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی ہی وہ راستہ ہے جو معاشرے اور دنیا بھر کے امن کی ضمانت دیتا ہے

ایسی پاک تعلیم نہ ہم نے توریت میں دیکھی ہے اور نہ انجیل میں۔ ورق ورق کر کے ہم نے پڑھا ہے مگر ایسی پاک اور مکمل تعلیم کا نام ونشان نہیں

ہمارا فرض ہے کہ اللہ تعالیٰ سے تعلق کے معیار حاصل کرنے اور بندوں کے حقوق ادا کرنے کے لیے کوشش کریں

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 5؍مئی 2023ء کو مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ، یوکے میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے توسّط سے پوری دنیا میں نشر کیا گیا۔

تشہد، تعوذ، تسمیہ، سورۃ الفاتحہ اور سورۃ النحل کی آیت 91 کی تلاوت و ترجمہ پیش کرنے کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ:

یہ آیت ہر جمعے اور عیدین کے خطبہ ثانیہ میں پڑھی جاتی ہے۔ اس آیتِ کریمہ میں بعض نیکیوں کے کرنے اور بعض برائیوں سے بچنے کا ذکر کیا گیا ہے، حقیقی مومن کی نشانی یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے احکامات اور ارشادات پر عمل کرے۔ اس آیت میں جن نیکیوں کا ذکر کیا گیا ہے یعنی عدل، احسان اور ایتائے ذی القربیٰ ان کے حوالے سے آج مَیں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات پیش کروں گا۔ تمام ارشادات بظاہر ایک ہی محور کے گرد گھوم رہے ہیں تاہم آپؑ نے مختلف رنگ میں نصائح فرمائی ہیں۔

یہ ارشادات ہمیں ہماری زندگی اللہ تعالیٰ کے حکموں کے مطابق گزارنے کی طرف راہ نمائی کرتے ہیں۔ اگر ہم ان ارشادات پر غور کریں اور ان کے مطابق اپنی زندگیوں کو ڈھالنے کی کوشش کریں تو یقیناً ہم اللہ تعالیٰ سے بھی اپنا تعلق مضبوط کر سکتے ہیں اور آپس میں بھی ایک دوسرے کے حقوق کی ادائیگی بڑے احسن انداز میں کر سکتے ہیں۔

حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی ہی وہ راستہ ہے جو معاشرے اور دنیا بھر کے امن کی ضمانت دیتا ہے۔ مگر افسوس کہ دنیا اس طرف توجہ نہیں دے رہی اور خواہ مسلمان ممالک ہوں یا باقی دنیا، سب ایک دوسرے کے حقوق تلف کرنے کی کوشش میں مصروف ہیں۔ ایسے میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو ماننے والوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنی بھی اصلاح کریں اور دنیا کو بھی اس طرف متوجہ کریں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: خدا کا تمہیں یہ حکم ہے کہ تم اس سے اور اس کی خلقت سے عدل کا معاملہ کرو، یعنی حق اللہ اور حقوق العباد بجالاؤ اور اگر اس سے بڑھ کر ہو سکے تو نہ صرف عدل بلکہ احسان کرو۔ یعنی فرائض سے زیادہ اور ایسے اخلاص سے خدا کی بندگی کرو کہ گویا تم اس کو دیکھتے ہو حقوق سے زیادہ لوگوں کے ساتھ مروّت کا سلوک کرو اور اگر اس سے بڑھ کر ہو سکے تو ایسے بے علّت و بے غرض ہو کر خدا کی عبادت اور خلق اللہ کی خدمت کرو جیسے کوئی قرابت کے جوش سے کرتا ہے۔

پھر اس آیت کی روشنی میں خدا تعالیٰ کے حقوق کو مزید کھول کر بیان کرتے ہوئے آپؑ فرماتے ہیں، جیسا کہ درحقیقت بجز خدا کے کوئی پرستش کے لائق نہیں، کوئی بھی محبت کے لائق نہیں، کوئی بھی توکل کے لائق نہیں، کیونکہ بوجہ خالقیت اور قیومیت اور ربوبیتِ خاصّہ کے ہر حق اسی کا ہے۔ اگر تم نے اس قدر کر لیا تو یہ عدل ہے، جس کی رعایت تم پر فرض ہے۔ پھر اگر اس سے ترقی کرنا چاہو تو احسان کا درجہ ہے اور وہ یہ ہے کہ تم اس کی عظمتوں کے ایسے قائل ہو جاؤ اور اس کے آگے اپنی پرستشوں میں ایسے متأدب بن جاؤ اور اس کی محبت میں ایسے کھوئے جاؤ کہ گویا تم نے اس کی عظمت وجلال اور حسنِ لازوال کو دیکھ لیا ہے۔ بعد اس کے ایتائے ذی القربیٰ کا درجہ ہے اور وہ یہ ہے کہ تمہاری پرستش اور تمہاری محبت اور تمہاری فرمانبرداری سے بالکل تکلف اور تصنع دُور ہو جائے اور تم ایسے جگری تعلق سے اسے یاد کرو جیسے مثلاً تم اپنے باپوں کو یاد کرتے ہو اور

تمہاری محبت اس سے ایسی ہو جائے کہ جیسے مثلاً بچہ اپنی پیاری ماں سے محبت رکھتا ہے۔

پھر حقوق العباد کے متعلق اس آیت کے معانی بیان کرتے ہوئے آپؑ فرماتے ہیں اپنے بھائیوں اور بنی نوع سے عدل کرو اور اپنے حقوق سے زیادہ ان سے کچھ تعرض نہ کرو اور انصاف پر قائم رہو۔ اگر اس درجے سے ترقی کرنا چاہو تو اس سے آگے احسان کا درجہ ہے اور وہ یہ ہے کہ تُو اپنے بھائی کی بدی کے مقابل پر نیکی کرے۔ اس کے آزار کے عوض میں تم اس کو راحت پہنچاؤ اور مروت اور احسان کے طور پر دستگیری کرے۔ پھر بعد اس کے ایتائے ذی القربیٰ کا درجہ ہے اور وہ یہ ہے کہ تُو جس قدر اپنے بھائی سے نیکی کرے یا جس قدر بنی نوع کی خیر خواہی بجالاوے اس سے کوئی اور کسی قسم کا احسان منظور نہ ہو، بلکہ طبعی طور پر بغیر پیش نہاد کسی غرض کے وہ تجھ سے صادر ہو۔ جیسے شدتِ قرابت کے جوش سے ایک خویش دوسرے خویش کے ساتھ نیکی کرتا ہے۔

سو یہ اخلاقی ترقی کا آخری کمال ہے کہ ہمدردی خلائق میں کوئی نفسانی مطلب یا مدعا یا غرض درمیان میں نہ ہو بلکہ اخوت و قرابتِ انسانی کا جوش اعلیٰ درجے پر نشوونما پا جائے کہ خود بخود بغیر کسی تکلف کے اور بغیر کسی پیش نہاد شکرگزاری رکھنے یا دعا یا کسی اور قسم کی پاداش کے وہ نیکی فقط فطرتی جوش سے صادر ہو۔

پھر ایک موقعے پر آپؑ فرماتے ہیں کہ اس آیتِ کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے تینوں مرتبے انسانی معرفت کے بیان کر دیئے اور تیسرے مرتبے کو محبتِ ذاتی کا مرتبہ قرار دیا اور یہ وہ مرتبہ ہے جس میں تمام اغراضِ نفسانی جل جاتے ہیں اور دل ایسا محبت سے بھر جاتا ہے جیسے ایک شیشہ عطر سے بھرا ہوا ہوتا ہے۔ اسی مرتبے کی طرف اشارہ اس آیت میں ہے کہ یعنی مومن لوگوں میں سے بعض وہ بھی ہیں کہ اپنی جانیں رضائے الٰہی کے عوض میں بیچ دیتے ہیں اور خدا ایسوں پر ہی مہربان ہے۔ پھر فرمایا یعنی وہ لوگ نجات یافتہ ہیں جو خدا کو اپنا وجود حوالہ کر دیں اور اس کی نعمتوں کے تصوّر سے اس طور سے اس کی عبادت کریں کہ گویا اس کو دیکھ رہے ہیں سو ایسے لوگ خدا کے پاس سے اجر پاتے ہیں اور نہ ان کو کچھ خوف ہے اور نہ وہ کچھ غم کرتے ہیں۔ یعنی ان کا مدعا خدا اور خدا کی محبت ہو جاتی ہے اور خدا کی نعمتیں ان کا اجر ہوتا ہے۔ ایک اور جگہ فرمایا یعنی مومن وہ ہیں جو خدا کی محبت سے مسکینوں اور یتیموں اور قیدیوں کو روٹی کھلاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ روٹی کھلانے سے ہم کوئی بدلہ اور شکرگزاری نہیں چاہتے اور نہ ہماری کچھ غرض ہے۔ ان تمام خدمات سے خدا کا چہرہ ہمارا مقصد ہے۔ اب سوچنا چاہیے کہ ان تمام آیات سے کس قدر صاف طور پر معلوم ہوتا ہے کہ قرآن شریف نے اعلیٰ طبقہ عبادتِ الٰہی اور اعمالِ صالحہ کا یہی رکھا ہے کہ محبتِ الٰہی اور رضائے الٰہی کی طلب سچے دل سے ظہور میں آوے۔

فرمایا خدا تم سے کیا چاہتا ہے بس یہی کہ تم نوعِ انسان سے عدل سے پیش آیا کرو۔ پھر اس سے بڑھ کر یہ ہے کہ ان سے بھی نیکی کرو جنہوں نے تم سے کوئی نیکی نہیں کی۔ پھر اس سے بڑھ کر یہ ہے کہ تم مخلوقِ خدا سے ایسی ہمدردی کے ساتھ پیش آؤ کہ گویا تم ان کے حقیقی رشتے دار ہو۔

جیسا کہ مائیں اپنے بچوں سے پیش آتی ہیں کیونکہ احسان میں ایک خودنمائی کا مادہ بھی مخفی ہوتا ہے اور احسان کرنے والا کبھی اپنے احسان کو جتلا بھی دیتا ہے لیکن وہ جو ماں کی طرح طبعی جوش سے نیکی کرتا ہے وہ کبھی خودنمائی نہیں کر سکتا۔ پس آخری درجہ نیکیوں کا طبعی جوش ہے جو ماں کی طرح ہو۔

یہ آیت نہ صرف مخلوق کے متعلق ہے بلکہ خدا کے متعلق بھی ہے۔ خدا سے عدل یہ ہے کہ اس کی نعمتوں کو یاد کر کے اس کی فرمانبرداری کرنا اور خدا سے احسان یہ ہے کہ اس کی ذات پر ایسے یقین کر لینا کہ گویا اس کو دیکھ رہا ہے اور خدا سے ایتائے ذی القربیٰ یہ ہے کہ اس کی عبادت نہ تو بہشت کی طمع سے ہو اور نہ دوزخ کے خوف سے بلکہ اگر فرض کیا جائے کہ نہ بہشت ہے اور نہ دوزخ تب بھی جوشِ محبت اور اطاعت میں فرق نہ آوے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے غیر مذہب والوں کو اسلام کی تعلیم بتاتے ہوئے یہ مضمون بعض جگہوں پر بیان فرمایا ہے۔ اسی طرح اپنی جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے بھی یہ مضمون وضاحت کے ساتھ سمجھایا ہے۔

ایک موقعے پر آپؑ نے فرمایا کہ عدل کی حالت یہ ہے کہ جو متقی کی حالت نفس امارہ کی صورت میں ہوتی ہے اس حالت کی اصلاح کے لیے عدل کا حکم ہے۔ اس میں نفس کی مخالفت کرنی پڑتی ہے۔ مثلاً کسی کا قرضہ ادا کرنا ہے، نفس اس میں یہی خواہش کرتا ہے کہ کسی طرح سے اسے دبا لوں، اور اتفاق سے اس کی میعاد بھی گزر جاوے تو اس میں نفس اور بھی دلیر ہو جاتا ہے کہ اب تو قانونی طور پر بھی کوئی مواخذہ نہیں ہو سکتا۔ مگر یہ ٹھیک نہیں ہے۔ عدل کا تقاضا یہی ہے کہ اس کا دَین واجب ادا کیا جائے اور کسی حیلے اور عذر سے اس کو دبایا نہ جاوے۔ فرمایا: مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ بعض لوگ ان امور کی پرواہ نہیں کرتے اور ہماری جماعت میں بھی ایسے لوگ ہیں جو اپنے قرضوں کے ادا کرنے میں بہت کم توجہ کرتے ہیں، یہ عدل کے خلاف ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو ایسے لوگوں کی نماز نہ پڑھتے تھے۔ پس تم میں سے ہر ایک اس بات کو خوب یاد رکھے کہ قرضوں کے ادا کرنے میں سستی نہیں کرنی چاہیے اور ہر قسم کی خیانت اور بے ایمانی سے دور بھاگنا چاہیے کیونکہ یہ امرِ الٰہی کے خلاف ہے۔

پھر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک موقع پر فرمایا کہ ایسی پاک تعلیم نہ ہم نے توریت میں دیکھی ہے، اور نہ انجیل میں۔ ورق ورق کر کے ہم نے پڑھا ہے مگر ایسی پاک اور مکمل تعلیم کا نام ونشان نہیں۔

فرمایا: خدا تعالیٰ نے ان ساری ایصالِ خیر کی قسموں کو محل اور موقع سے وابستہ کر دیا ہے اور آیتِ موصوفہ میں صاف فرما دیا کہ اگر یہ نیکیاں اپنے اپنے محل اور موقع پر صادر نہ ہوں گی تو پھر یہ بدیاں بن جائیں گی۔ عدل فحشاء بن جائے گا یعنی حد سے اتنا تجاوز کرنا کہ ناپاک صورت ہو جائے اور ایسا ہی احسان کے منکر کی صورت نکل آئے گی۔ یعنی وہ

صورت جس سے عقل اور کانشنس انکار کرتا ہے اور بجائے ایتائے ذی القربیٰ کے بغی بن جائے گا یعنی وہ بے محل ہمدردی کا جوش ایک بری صورت پیدا کرے گا۔ اصل میں بغی اس بارش کو کہتے ہیں جو حد سے زیادہ برس جائے اور کھیتوں کو تباہ کر دے اور حق واجب میں کمی رکھنے کو بغی کہتے ہیں یا حق واجب سے افزونی کرنا بھی بغی ہے۔ غرض ان تینوں میں سے جو بھی اپنے محل پر استعمال نہ ہوگا وہی خراب سیرت ہو جائے گی۔ اس لیے ان تینوں کے ساتھ موقع اور محل کی شرط لگا دی ہے۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام نے اپنی کتب اور مجالس میں اس حوالے سے بے پناہ تاکید فرمائی ہے۔ پس ہمارا فرض ہے کہ اللہ تعالیٰ سے تعلق کے معیار حاصل کرنے اور بندوں کے حقوق ادا کرنے کے لیے اس کے مطابق عمل کرنے کی کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کے مطابق زندگیاں گزارنے، عبادت کے اعلیٰ معیار حاصل کرنے، حقوق العباد، خصوصاً آپس میں پیار محبت کے رشتے کو اس طرح قائم کرنے کی توفیق عطا فرمائے کہ ہم دنیا کے لیے مثال بن جائیں۔ ان باتوں پر عمل کرتے ہوئے ہم حقِ بیعت ادا کرنے والے ہوں۔ ہر جمعہ ہمیں ان باتوں کو سن کر ان پر عمل کرنے والا بنائے ورنہ ہم میں اور غیروں میں کوئی فرق نہیں رہے گا۔ اللہ تعالیٰ ہم میں اور غیر میں ایک واضح فرق دکھا دے جس طرح کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بڑے درد سے اس کا اظہار فرمایا ہے۔ خطبہ جمعہ کے آخر پر حضور انور نے پاکستان کے حالات کے لیے دعا کی تحریک فرمائی۔

*****

خلاصہ خطبہ جمعہ فرمودہ 12 مئی 2023ء

احکاماتِ الٰہیہ، اسوۂ رسولِ اکرم ﷺ اور جماعتی روایات کی روشنی میں مجلس مشاورت کی اہمیت کا بیان اور ممبران شوریٰ کی ذمہ داریوں کی بابت نصائح

شوریٰ نظام خلافت اور نظام جماعت کا مددگار ادارہ ہے۔ مشورہ دینے والوں کے مشورے نیک نیتی اور تقویٰ کے اعلیٰ معیاروں کے مطابق ہونے چاہئیں

مجلس شوریٰ کا مقصد عملی حالت بدلنا، خدائے واحد کا پیغام پہنچانا اور دنیا کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے لانے کے لیے منصوبہ بندی کرنا ہے

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 12 مئی 2023ء کو مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ، یوکے میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے توسّط سے پوری دنیا میں نشر کیا گیا۔

تشہد، تعوذ، تسمیہ، سورۃ الفاتحہ اور سورۃ آل عمران کی آیت 160 کی تلاوت و ترجمہ پیش کرنے کے بعد حضورِ انور ایدّہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اِن دنوں مختلف ممالک میں جماعتی مجالس شوریٰ منعقد ہو رہی ہیں بعض ملکوں میں ہو چکی ہیں اور بعض میں آئندہ ہوں گی۔ شوریٰ کی اہمیت اور نمائندگان کی ذمہ داریوں کے بارے میں پہلے بھی توجہ دلا چکا ہوں۔ کئی سال گزرنے کے بعد مناسب سمجھا کہ آج اس بارہ میں پھر اللہ تعالیٰ کے حکم، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوہ اور جماعتی روایات اور طریق کے مطابق کچھ کہوں۔ جہاں مجالس شوریٰ منعقد ہو چکی ہیں وہاں کے نمائندگان بھی ان باتوں سے فائدہ اُٹھا سکتے ہیں جو نمائندگان شوریٰ کی ذمہ داریوں کے حوالے سے ممبران شوریٰ کو یاد رکھنی چاہئیں کیونکہ مجلس شوریٰ کی سفارشات اور خلیفۂ وقت کے اُن پر فیصلے کے بعد ہی ممبران کی بعض ذمہ داریاں شروع ہوتی ہیں۔ ان کا انجام دینا اور اپنا کردار ادا کرنا ہر ممبر شوریٰ کا فرض ہے۔

جو آیت میں نے تلاوت کی ہے اس میں جہاں اس بات کی تصدیق کی گئی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کی خاص رحمت سے اپنی امت کے لیے انتہائی نرم دل رکھنے والے تھے وہاں اس بات پر بھی توجہ دلائی کہ جن کے سپرد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کام کو آگے بڑھانا ہے اور آپؐ کی پیشگوئیوں کے مطابق آپؐ کی غلامی میں آنے والے مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مشن کو پورا کرنا ہے اُن کا بھی یہ کام ہے کہ پیار محبت اور نرمی سے کام کریں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر نرمی نہ دکھائی، سخت دلی دکھائی اور غصہ میں آنے والا ہوا تو یہ لوگ دُور ہو جائیں گے۔ پس اللہ تعالیٰ درگزر کرنے، بخشش کی دعا کرنے اور مشورہ کرنے کا حکم فرماتا ہے۔ پس اس اصول اور تعلیم کے تابع مجالس شوریٰ منعقد کی جاتی ہیں۔

جیسا کہ نام سے ظاہر ہے کہ یہ فیصلہ کرنے والی نہیں بلکہ مشورہ دینے والی مجلس ہے اس لیے فرمایا کہ مشوروں کے بعد جو فیصلہ تُو کرے اس پر اللہ تعالیٰ پر توکل کرتے ہوئے عمل کر جس کے بعد اللہ تعالیٰ اس کے نتائج بھی بے انتہا برکتوں والے نکالے گا۔

توکل کی اعلیٰ ترین مثال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات میں نظر آتی ہے۔ آپؐ کو بہت سے معاملات میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے براہ راست راہنمائی ملتی تھی لیکن اُن معاملات میں آپؐ ضرور مشورہ فرماتے تھے جن میں اللہ تعالیٰ کا واضح حکم نہ ہوتا تھا۔

آپؐ کا یہ عمل اور اللہ تعالیٰ کا یہ حکم ہمیں بتانے کے لیے ہے کہ جماعتی عہدیداروں

کے افراد جماعت کے ساتھ کیسے رویّے ہونے چاہئیں اور ہمیں بھی باہم مشورے سے کام کرنے چاہئیں۔

اللہ تعالیٰ کا یہ احسان ہے کہ جماعت احمدیہ کو خلافت کے انعام سے نوازا ہے۔اس لیے خلیفہ ٔوقت بھی اللہ تعالیٰ کے حکم اور سنت نبویؐ کے مطابق دنیا کی جماعتوں سے ان کے حالات کے مطابق مشورے لیتا ہے۔اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو ہر معاملہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی راہنمائی فرماتا لیکن آپؐ کو بعض معاملات میں مشورے کا حکم دے کر اور آپؐ کا بعض معاملات میں مشورہ لینا درحقیقت ہمیں صحیح راستے پر چلانے، باہمی مشورے و تعاون سے کام کرنے اور امت میں وحدت پیدا کرنے کے لیے ہے۔ پس ہم پر یہ اللہ تعالیٰ کا خاص احسان ہے کہ ہمارے اندر شوریٰ کا نظام رائج ہے۔ پس ہر احمدی کو عام طور پر اور ہر شوریٰ ممبر کو خاص طور پر اس کی قدر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کا شکر گزار ہونا چاہئے کہ اُس نے ہمارے لیے رشد و ہدایت کا سامان پیدا فرمادیا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مشورہ لینے کے لیے عموماً تین طریق تھے جن کو خلفاء نے بھی جاری رکھا اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام نے بھی اس پر عمل کیا۔ایک یہ کہ جب مشورے کے قابل کوئی معاملہ ہوتا تو ایک شخص کے اعلان کے بعد لوگ جمع ہوجاتے اور پھر جو رائے یا مشورہ ہوتا اُس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فیصلہ فرمادیتے۔ دوسرا طریق یہ تھا کہ جن لوگوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مشورے کا اہل سمجھتے صرف اُنہیں بلا لیتے اور پھر اُن چند لوگوں کی مجلس سے مشورہ لیا جاتا۔ تیسرا طریق یہ تھا کہ جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سمجھتے کہ دو آدمی بھی جمع نہیں ہونے چاہئیں وہاں آپؐ علیحدہ علیحدہ بلا کر مشورہ لیتے۔حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ کسی کو اپنے اصحاب سے مشورہ لینے والا نہیں پایا۔ پس یہ سب کچھ اس لیے تھا کہ وہ نبیؐ جس کو براہ راست اللہ تعالیٰ کی راہنمائی حاصل تھی جب مشورہ لیتا ہے تو تم لوگوں کو کس قدر مشورے کی اہمیت کو سمجھنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

بدر کے میدان میں بھی صحابہؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مشورہ دینے کے بعد اُس پر عملی اظہار بھی کیا اور اپنی جان کی بازی بھی لگادی۔ پس ہمارے شوریٰ کے ممبران کو بھی یاد رکھنا چاہیے کہ سب سے پہلے اپنے آپ کو تیار کریں کہ ہم نے مشوروں اور فیصلے کی منظوری کے بعد اس پر عمل کرنے کے لیے ہر قسم کی قربانی دینی ہے۔آپ اس ادارے کے ممبر ہیں جو نظام خلافت اور نظام جماعت کا مددگار ادارہ ہے۔مشورہ دینے والوں کے مشورے نیک نیتی اور تقویٰ کے اعلیٰ معیاروں کے مطابق ہونے چاہئیں۔

اللہ تعالیٰ سے مدد مانگتے ہوئے دعا کے ساتھ شوریٰ میں جماعت کے مفاد کو سامنے رکھتے ہوئے اپنی رائے دیں گے تو اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کرنے والے بنیں گے۔خلیفہ ٔوقت یہی سمجھتا ہے کہ لوگوں نے جب اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق اپنے نمائندے بنائے ہیں تو وہ اس کے مطابق ہی اپنی نمائندگی کا حق ادا کر رہے ہوں گے اور اگر نمائندگان اپنا حق ادا نہیں کر رہے تو وہ نہ صرف افراد جماعت کے اعتماد کو ٹھیس پہنچا رہے ہوں گے بلکہ خلیفہ ٔوقت کے پاس بھی اپنی امانت کا حق ادا نہ کر کے خیانت کر رہے ہوں گے۔

شوریٰ کی نمائندگی ایک سال کی ہوتی ہے جس میں انتظامیہ سے تعاون کرنا ہے، فیصلوں پر خود بھی عمل کرنا ہے اور کروانا بھی ہے۔ ہمیشہ یہ نگرانی کریں کہ آپ کی جماعت میں کس حد تک خلیفہ وقت کے فیصلے کے مطابق عمل ہو رہا ہے۔بعض دفعہ فیصلہ عہدیداروں کی سستیوں کا شکار ہوتا ہے اور اُس پر اس طرح عمل نہیں ہوتا جس رنگ میں ہونا چاہیے۔ایسی صورت میں متعلقہ عہدیدار اور مرکز کو توجہ دلائیں۔اس دنیا میں بہانے بنا کر بچ جائیں گے لیکن اللہ تعالیٰ سے کوئی بات چھپی ہوئی نہیں وہ امانتوں کے بارے میں پوچھے گا۔بعض ممبران اُس وقت مرکز کو بتاتے ہیں جب کسی عہدیدار سے اختلاف ہوجاتا ہے یہ بھی درست نہیں ہے۔

جماعتوں کی طرف سے بعض تجاویز دوبارہ بھیجنے کا مطلب یہ ہے کہ اُن پر عمل نہیں ہوا۔پس ایسی جماعتوں اور عہدیداروں کو سوچنا چاہئے کہ کیا یہ تقویٰ پر چلنے، اپنی امانتوں کا حق ادا کرنے، خلافت کی اطاعت کرنے اور اپنے عہد کو نبھانے کا عمل ہے۔ملکی مرکز کو بھی دوبارہ آئی ہوئی تجاویز کو خلیفہ ٔوقت کے پاس اس سفارش کے ساتھ نہ بھیجنا پڑے کہ کیونکہ یہ ایک یا دو سال پہلے پیش ہو چکی ہیں اس لیے ان کو شوریٰ میں پیش کرنے کی سفارش نہیں کی جاتی۔یہ جواب لکھتے ہوئے ملکی مرکز کو شرمندگی کا اظہار کرنا چاہئے کہ ہم اس پر عمل نہ کروا سکے لیکن اس سال ہم اس پر عمل کریں گے اور عمل نہ کروائیں تو ہم مجرم ہوں گے اور اُن لوگوں میں شامل ہوں گے جو اپنی امانتوں کا حق ادا نہیں کر رہے اور معافی مانگتے ہوئے یہ لکھنا چاہئے کہ ہم اس سال اس تجویز کو پیش نہ کرنے کی سفارش کرتے ہیں۔اس سے انتظامیہ اور نمائندگان کو کم از کم یہ احساس ہوگا کہ وہ بڑے بڑے لائحہ عمل بنا کر خلیفہ ٔوقت کو پیش کرتے ہیں اور پھر اُس پر عمل نہیں کرتے تو وہ مجرم ہیں اور خلیفہ ٔوقت کے اعتماد کو ٹھیس پہنچانے والے ہیں۔اس لحاظ سے جہاں اجتماعی طور پر محاسبہ ہو وہاں انفرادی طور پر بھی نمائندگان شوریٰ اور عہدیداران اپنا محاسبہ کریں اور استغفار کریں اور عمل نہ کرنے کی وجوہات تلاش کریں۔ پس یہ جائزے ہی جماعتی نظام کو صحیح راستے پر چلا سکتے ہیں ورنہ زبانی باتیں کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتیں۔

اپنے عملی نمونے، لوگوں کے ساتھ پیار محبت کا تعلق، اُن کا درد دل میں رکھنا، خلیفہ ٔوقت کی اطاعت کے معیار کو بلند کرنا، ہر عہدیدار اور ممبر شوریٰ کا خاص امتیاز ہوگا تو تبھی ایک انقلابی تبدیلی مجموعی طور پر جماعت میں پیدا ہوتی دیکھیں گے۔شوریٰ اس لیے منعقد کی جاتی ہے کہ جہاں ہم اپنی عملی حالتوں کو درست کرنے کے لیے منصوبہ بندی کریں وہاں خدائے واحد کا پیغام پہنچانے کے لیے اور دنیا کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے

کے نیچے لانے کے لیے ایسی منصوبہ بندی کریں جو ایک انقلاب پیدا کرنے والی ہو۔ اس سارے کام کو انجام دینے کے لیے اخراجات کی ضرورت بھی ہے اس لیے کم سے کم اخراجات میں زیادہ سے زیادہ فائدہ اُٹھانے والے ہوں۔ یہ اُس وقت ہوگا جب ہم یہ سمجھنے والے ہوں گے کہ ہم نے تقویٰ پر قدم مارتے ہوئے اپنی ذمہ داریوں اور امانتوں کو ادا کرنا ہے اور خدمت دین کو ایک فضل الٰہی سمجھنا ہے۔

حضور انور نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک ارشاد کی روشنی میں تقویٰ پر چلتے ہوئے اپنی ذمہ داریوں کو ادا کرنے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو تقویٰ پر چلتے ہوئے اپنی ذمہ داریاں نبھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ ہماری غلطیوں، کوتاہیوں اور کمزوریوں کی پردہ پوشی فرماتے ہوئے اپنے فضل سے ہمیں ہمیشہ نوازتا چلا جائے۔ آمین

*****

خلاصہ خطبہ جمعہ فرمودہ 19 مئی 2023ء

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت اور جماعتی عالمگیر ترقیات کی عکاسی کرنے والے بعض ایمان افروز واقعات کا تذکرہ

جو واقعی طور پر خدا کی طرف سے ہوتا ہے وہ روز بروز ترقی کرتا اور بڑھتا ہے اور اس کا سلسلہ دن بدن رونق پکڑتا جاتا ہے

نام نہاد علماء اور مخالفین سمجھتے ہیں کہ ہم اپنی پھونکوں سے جماعت کو ختم کر دیں گے۔ لیکن نہیں جانتے کہ ہم اللہ تعالیٰ سے مقابلہ کر رہے ہیں

سیّدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 19 مئی 2023ء کو مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ، یوکے میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے توسّط سے پوری دنیا میں نشر کیا گیا۔

تشہد، تعوذ، تسمیہ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جماعت پر اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کے بڑھتے چلے جانے کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

یہ بھی اللہ جلّ شانہٗ کا بڑا معجزہ ہے کہ باوجود اس قدر تکذیب اور تکفیر، اور ہمارے مخالفوں کی دن رات کی کوششوں کے یہ جماعت بڑھتی جاتی ہے۔ جانتے ہو اس میں کیا حکمت ہے؟

حکمت اس میں یہ ہے کہ اللہ جلّ شانہٗ جس کو مبعوث کرتا ہے اور جو واقعی طور پر خدا کی طرف سے ہوتا ہے وہ روز بروز ترقی کرتا اور بڑھتا ہے اور اس کا سلسلہ دن بدن رونق پکڑتا جاتا ہے۔ اس کے مخالف اور مکذب بڑی حسرت سے مرتے ہیں۔ جس کو خدا بڑھانا چاہتا ہے اس کو کوئی روک نہیں سکتا۔ کیونکہ اگر ان کی کوششوں سے وہ سلسلہ رک جائے تو ماننا پڑے گا کہ روکنے والا خدا پر غالب آ گیا حالانکہ خدا پر کوئی غالب نہیں آ سکتا۔ آپؑ کی ان باتوں کے پورا ہونے کے نظارے ہم ہر روز دیکھتے ہیں۔ دشمن نے انفرادی طور پر بھی اور منظم ہو کر بھی کوششیں کیں۔ لیکن خدا تعالیٰ نے جو حضور علیہ السلام سے وعدہ کیا تھا کہ مَیں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا اور مَیں تیرے خالص اور دلی محبوں کا گروہ بڑھاؤں گا۔ اس وعدے کے مطابق ہم جماعت کو پھیلتا دیکھ رہے ہیں۔

نام نہاد علماء اور مخالفین سمجھتے ہیں کہ ہم اپنی پھونکوں سے جماعت کو ختم کر دیں گے۔ لیکن نہیں جانتے کہ ہم اللہ تعالیٰ سے مقابلہ کر رہے ہیں اور نہیں جانتے کہ جب اللہ تعالیٰ کے مقابلے پر کھڑے ہوں تو اپنی ہی تباہی ہوتی ہے۔

اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے نظارے دنیا کے دُور دراز علاقوں میں بھی ظاہر ہوتے ہیں۔ ان سب کا احاطہ کرنا تو ممکن نہیں تاہم اس وقت میں جماعت کی ترقی کے چند واقعات بیان کروں گا۔ ان واقعات سے علم ہوتا ہے کہ کس طرح اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سچائی لوگوں کے دلوں میں ڈال رہا ہے۔

بعض لوگ محض کم علمی کی وجہ سے مخالفت کرتے ہیں اور جب انہیں حقیقت کا علم ہو جائے تو سچائی کو قبول بھی کر لیتے ہیں۔ ایسا ہی ایک واقعہ کانگو کنشاسا کے امیر صاحب لکھتے ہیں کہ وہاں ایک گاؤں میں ہمارے معلم صاحب کی تبلیغ کے دوران لوکل امام سے وفاتِ مسیح وغیرہ موضوعات پر گفتگو ہوئی۔ جب وہ غیر احمدی امام یہ سمجھ گئے کہ حیاتِ مسیح کے عقیدے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتک اور توہین ہے تو انہوں نے فوراً صداقت کو قبول کر لیا۔ پھر ظہورِ امام مہدی کا معاملہ بھی ان کی سمجھ میں آ گیا چنانچہ وہ اپنے خاندان کے چھ افراد اور اکیس مقتدیوں کے ہمراہ جماعت احمدیہ میں داخل ہو گئے۔

بعض جگہ قبولیت کے لیے خدا تعالیٰ خود زمین تیار کرتا ہے۔

- گنی کناکری کے مبلغ لکھتے ہیں کہ ایک گاؤں میں تبلیغ کی تو اس گاؤں کے سب سے بزرگ شخص نے کہا کہ میں نے اپنے دادا سے یہ لفظ ''مہدی'' بہت بار سنا تھا لیکن

اس کی تفصیل معلوم نہ تھی۔ آج آپ نے اس کی تفصیل سمجھائی ہے چنانچہ میں احمدیت قبول کرتا ہوں۔ پھر انہوں نے گاؤں والوں کو بھی قبولِ احمدیت کی تلقین کی جس کے نتیجے میں امام سمیت بہت سے لوگوں نے بیعت کی۔

• اسی طرح گیمبیا کے مبلغ انچارج لکھتے ہیں کہ وہاں ایک گاؤں میں جب تبلیغی ٹیم گئی تو انہوں نے دیگر باتوں کے ساتھ دس شرائطِ بیعت بھی پڑھ کر سنائیں۔ یہ شرائط سن کر اس گاؤں کے باشعور لوگوں کو سمجھ آ گیا کہ یہ تو حقیقی اسلام کی باتیں ہیں۔ گاؤں والوں نے اقرار کیا کہ ہم نے اسلام کی یہ خوبصورت تعلیم پہلی بار سنی ہے۔ چنانچہ سوال و جواب کے ایک طویل سیشن کے بعد دو سو کے قریب افراد نے احمدیت میں شمولیت اختیار کی۔

افریقہ کے ایک ملک میں ہمارے مبلغ صاحب سے کچھ افراد نے رابطہ کیا اور کہا کہ آپ ہمارے علاقے میں تبلیغ کریں۔ کیونکہ ہمیں معلوم ہوا ہے کہ آپ لوگ بچوں کے لیے قرآن کریم کی تعلیم کا انتظام کرتے ہیں۔ پس اگلے روز ہمارا وفد وہاں پہنچا اور طویل تبلیغی سیشن کے نتیجے میں وہاں ایک بڑی تعداد نے احمدیت قبول کی۔ اس کے بعد گاؤں والوں نے گاؤں کے سارے بچے ہمارے سامنے لا کھڑے کیے کہ یہ جماعت کے بچے ہیں اور ان کے لیے قرآن کریم کی تعلیم کا انتظام کیا جائے چنانچہ مبلغ سلسلہ نے دو بچے منتخب کیے کہ انہیں قرآن کریم سکھایا جائے گا اور یہ واپس آ کر اپنے علاقے کے دیگر بچوں کو قرآن کریم پڑھائیں گے۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ پاکستان میں ہمارے قرآن کریم پڑھنے تو کیا سننے پر بھی پابندی لگائی جاتی ہے۔ ایک احمدی پر اس لیے مقدمہ قائم ہوگیا کہ یہ قرآن کریم کیوں سُن رہا تھا۔

• افریقی ملک چاڈ کے دار الحکومت میں ہماری پہلی مسجد بنی تو حاسدین نے شدید مخالفت شروع کر دی۔ جماعت کے خلاف وہاں کی اسلامی کونسل میں شکایت کی تو انہوں نے جواب دیا کہ عبادت کرنا احمدیوں کا حق ہے۔ ہم ان کی مسجد کو کیسے بند کر سکتے ہیں۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ وہاں کی اسلامی کونسل کو کم از کم عقل ہے اور وہ انصاف پسند ہے۔ پاکستان میں تو جج بھی جماعت احمدیہ کے خلاف بغض رکھتے ہیں اور احمدیوں کو اپنی مساجد میں عبادت کرنے اور اپنی عبادت گاہوں کو مسجد کہنے کی بھی آزادی نہیں۔ بہرحال اسلامی کونسل نے حاسدین سے کہا کہ اگر آپ کو فتنے کا ڈر ہے تو پولیس میں رپورٹ کریں۔ پولیس میں رپورٹ کی گئی تو پولیس نے پوری تحقیق کی، مسجد کی تعمیر کا اجازت نامہ اور جماعت کی رجسٹریشن کے کاغذات چیک کیے، علاقے کے چیف سے معلومات لیں، مسجد کا دورہ کیا اور پولیس اسی نتیجے پر پہنچی کہ جماعت احمدیہ نے کوئی نیا دین قائم نہیں کیا اور نہ ہی یہ نعوذ باللہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتک کرتے ہیں۔

• ساؤ ٹومے میں ایک سیاح جو مراکش سے آیا تھا اس نے وہاں ہماری مسجد میں اتفاقاً جمعہ کی نماز ادا کی۔ وہاں اس نے ''سِرّ الخلافۃ'' اور ''مذہب کے نام پر خون'' عربی زبان میں پڑھیں۔ ایم ٹی اے العربیہ کے بعض پروگرام دیکھے، عالمی بیعت کی ریکارڈنگ دیکھی۔ پھر کچھ عرصہ بعد دوبارہ آیا اور بیعت فارم مانگا اور فوراً بیعت فارم پُر کر دیا۔ ہمارے مبلغ صاحب نے کہا کہ کچھ دن سوچ لو اور دعا کر لو پھر بیعت کر لینا۔ لیکن اس نے کہا کہ مَیں نے ساری رات دعائیں کی ہیں اور اگر امام کی بیعت کیے بغیر مَیں مر گیا تو میری موت جہالت کی موت ہوگی۔ پس اس نے فوری بیعت کر لی۔

• سینٹرل افریقہ میں ایک صاحب نے جب جماعت کے متعلق تحقیق کر لی اور بیعت فارم پُر کرنے لگے تو ان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ پوچھنے پر کہنے لگے کہ مَیں نے جماعت کے مخالفین سے جماعت کے متعلق بہت کچھ سنا ہے۔ لیکن یہ بیعت فارم اور اس کی دس شرائط کو پڑھ کر مجھے اپنی پچھلی زندگی سے گھن آ رہی ہے۔ اس بیعت فارم کو پڑھ کر میں نے جان لیا ہے کہ جماعت احمدیہ ایک سچی اور کھری جماعت ہے۔

حضور انور نے آئیوری کوسٹ، بیلیز، ازبکستان اور گیانا وغیرہ ممالک سے قبولِ احمدیت کے کئی ایمان افروز واقعات پیش کرنے کے بعد فرمایا کہ مَیں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ خدا تعالیٰ کے وعدے پورے ہونے کے یہ چند واقعات بیان کیے ہیں ایسے بہت سے واقعات ہیں۔ مخالفین اپنی انتہائی کوششیں کر رہے ہیں لیکن دوسری طرف اللہ تعالیٰ دنیا کے ہر ملک میں جماعت کی ترقی کے نئے راستے کھول رہا ہے۔ پس اس بات پہ جہاں ہمیں اللہ تعالیٰ کا شکرگزار ہونا چاہئے وہاں اپنی حالتوں کا جائزہ بھی لیتے رہنا چاہئے اپنے ایمانوں کو مضبوط کرنے کی بھی کوشش کرنی چاہئے۔

اپنی نسلوں کے دلوں میں بھی یہ بات راسخ کرنی چاہئے کہ ابتلا تو آتے ہیں لیکن آخری فتح اللہ تعالیٰ کی قائم کردہ جماعت کی ہے، اس لیے کبھی اپنے ایمانوں کو متزلزل نہ ہونے دو۔ اللہ تعالیٰ نئے آنے والوں اور پرانے سب احمدیوں کو ثباتِ قدم عطا فرمائے۔ ایمان ویقین میں بڑھاتا چلا جائے۔ آمین

خطبے کے آخر میں حضورِ انور نے درج ذیل مرحومین کا ذکرِ خیر فرمایا اور ان کی نمازِ جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان فرمایا:

1۔ محترمہ پروین اختر صاحبہ اہلیہ مکرم غلام قادر صاحب آف سیالکوٹ جو نوّے برس کی عمر میں وفات پا گئیں۔ ان کے ایک بیٹے مکرم عارف محمود صاحب مبلغ سلسلہ یمن ہیں جو میدانِ عمل میں ہونے کی وجہ سے اپنی والدہ کے جنازے میں شامل نہیں ہو سکے۔

2۔ مکرم ممتاز وسیم صاحبہ اہلیہ مکرم چودھری وسیم احمد ناصر صاحب آف گھٹیالیاں۔ ان کے دو بیٹے وقف ہیں۔ ایک بیٹے زیمبیا میں مبلغ سلسلہ ہیں۔

3۔ مکرم بریگیڈیئر (ر) منوّر احمد رانا صاحب جنرل سیکرٹری ضلع راولپنڈی۔

4۔ مکرم گروپ کیپٹن ریٹائرڈ شکور ملک صاحب سابق نائب امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی۔ مرحوم آج کل ڈیلس امریکہ میں تھے۔

*****

خلاصہ خطبہ جمعہ فرمودہ 26 مئی 2023ء

خلافت حقّہ اسلامیہ کی تائید کی عکاسی کرنے والے بعض ایمان افروز واقعات کا تذکرہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وصال کے بعد مخالفین و منافقین کی مخالفت کے باوجود اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ میں خلافت کا سلسلہ قائم رکھا

اپنے ایمانوں میں جِلا پیدا کریں، اپنے آپ کو خلافت سے جوڑے رکھیں اور اس کے لیے کسی قربانی سے دریغ نہ کریں

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 26/مئی 2023ء کو مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ، یوکے میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے توسّط سے پوری دنیا میں نشر کیا گیا۔

تشہد، تعوذ، تسمیہ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جب خبر دی کہ آپؑ کا اس دنیا سے رخصت ہونے کا وقت قریب ہے تو آپؑ نے جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:

اللہ تعالیٰ دو قسم کی قدرت ظاہر کرتا ہے۔ اوّل خود نبیوں کے ہاتھ سے اپنی قدرت کا ہاتھ دکھاتا ہے۔ دوسرے ایسے وقت میں جب نبی کی وفات کے بعد مشکلات کا سامنا پیدا ہو جاتا ہے اور دشمن زور میں آجاتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ اب کام بگڑ گیا اور یقین کر لیتے ہیں کہ اب یہ جماعت نابود ہو جائے گی اور خود جماعت کے لوگ بھی تردد میں پڑ جاتے ہیں اور ان کی کمریں ٹوٹ جاتی ہیں اور کئی بدقسمت مرتد ہونے کی راہیں اختیار کر لیتے ہیں تب خدا تعالیٰ دوسری مرتبہ اپنی زبردست قدرت ظاہر کرتا ہے اور گرتی ہوئی جماعت کو سنبھال لیتا ہے۔ پس وہ جو اخیر تک صبر کرتا ہے خدا تعالیٰ کے اس معجزہ کو دیکھتا ہے جیسا کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے وقت میں ہوا جب کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی موت ایک بے وقت موت سمجھی گئی اور بہت سے بادیہ نشین نادان مرتد ہو گئے اور صحابہؓ بھی مارے غم کے دیوانہ کی طرح ہو گئے۔ تب خدا تعالیٰ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کو کھڑا کر کے دوبارہ اپنی قدرت کا نمونہ دکھایا اور اسلام کو نابود ہوتے ہوتے تھام لیا اور اس وعدہ کو پورا کیا جو فرمایا تھا وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا یعنی خوف کے بعد پھر ہم ان کے پیر جما دیں گے۔

ایسا ہی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے وقت میں ہوا جب وہ مصر اور کنعان کی راہ میں پہلے اس سے جو بنی اسرائیل کو وعدہ کے موافق منزل مقصود تک پہنچاویں فوت ہو گئے۔ تب بنی اسرائیل میں ایک ماتم برپا ہوا اور وہ چالیس دن تک روتے رہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ:

تمہارے لیے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لیے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا اور وہ دوسری قدرت نہیں آسکتی جب تک میں نہ جاؤں لیکن جب میں جاؤں گا تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لیے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی۔ جیسا کہ خدا کا براہین احمدیہ میں وعدہ ہے۔

پس جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا وصال ہوا تو اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدے کے مطابق حضرت مولانا نورالدین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ پر جماعت کو جمع کیا۔ بعض لوگ چاہتے تھے کہ انجمن کے ہاتھ میں انتظام رہے لیکن اُنہوں نے آہنی ہاتھوں سے اس فتنے کا خاتمہ فرمایا۔ پھر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلافت پر متمکن ہوئے۔ اس موقع پر بھی منافقین نے جماعت میں تفرقہ ڈالنے کی کوشش کی لیکن اللہ تعالیٰ نے مومنین کی جماعت کو ایک ہاتھ پر جمع کر دیا اور مخالفین ناکام و نامُراد ہوئے۔ آپؓ کے وصال کے بعد خلافتِ ثالثہ کا دَور شروع ہوا اور بعد ازاں خلافتِ رابعہ کا دَور شروع ہوا۔

بعد ازاں حضور انور نے کمال عجز و انکسار کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ:

اللہ تعالیٰ نے مجھے اس مقام پر متمکن فرما کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے وعدے کے مطابق جماعت کو ترقی کی راہ پر گامزن رکھا۔ دشمن نے تفرقہ ڈالنے کی بے شمار کوششیں کیں، احمدیوں کو شہید کیا گیا، دنیاوی لالچ دیے گئے لیکن اللہ تعالیٰ دنیا بھر کے احمدیوں کو ایمان و یقین میں بڑھاتا چلا گیا۔

احمدیوں کا خلافت سے جو تعلق ہے وہ صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ہی پیدا کرسکتا ہے اور کسی میں یہ طاقت نہیں کہ وہ افراد جماعت کو اللہ تعالیٰ سے یا خلافت سے جدا کر سکے۔ ہزاروں خطوط مجھے جو آتے ہیں خلافت سے اخلاص و وفا کا اظہار کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کیسے لوگوں کو خود خلافت سے جوڑتا ہے اور کس طرح ان کے دلوں میں خلافت سے محبت پیدا کر دیتا ہے بعض خطوط کے نمونے آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔

- تنزانیہ کے ایک معلم لکھتے ہیں کہ ایک دن نماز فجر کے بعد مسجد کی سیڑھیوں پر ایک خاتون کو دیکھا جس نے بتایا کہ وہ دعا کروانے آئی ہے جیسا کہ غیر احمدیوں میں دم درود کا رواج ہے بہرحال ہم نے اُسے جماعتی تعلیم سے آگاہ کیا اور دعا بھی کروائی۔ اُس

خاتون نے بتایا کہ مجھے خواب آتے ہیں جس میں ایک لمبی داڑھی والے مجھے دین سمجھاتے ہیں جس پر اُس کو جماعت احمدیہ کا تعارف کروایا گیا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء کی تصاویر دکھائی گئیں۔ اُس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر دیکھ کر کہا کہ یہی بزرگ میرے خواب میں آتے ہیں۔

- انڈونیشیا کے ایک علاقے کے رہائشی عبداللہ صاحب کا جماعت سے رابطہ تھا اور ہمارے مشنری کے قریب ہونے سے مخالفین نے اُن پر الزام تراشی کی اور اپنی مسجد میں آنے سے منع کر دیا۔ اُنہوں نے خواب دیکھا کہ ایسے بھنور میں پھنس گیا ہوں جو تباہ کر دے گا۔ بعد ازاں اُنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر دیکھ کر بتایا کہ اس بزرگ نے ہی مجھے اُس بھنور سے بچایا تھا۔ ان کے بیٹے نے بھی خواب دیکھا تھا اور بعد ازاں خلیفۃ المسیح الثالثؒ، خلیفۃ المسیح الرابعؒ اور میری تصاویر دیکھ کر بتایا کہ مجھے ان لوگوں نے ہی بچایا تھا۔ عبداللہ صاحب نے اپنی فیملی کے ساتھ بیعت کر لی تھی۔

- مالی کی ایک خاتون احمدی ہونے سے قبل خواب میں دو آوازیں سنتی تھیں ایک تلاوت کی اور دوسری وہاں کے معلم کی آواز۔ جماعت کے ریڈیو پر میرے خطبات اور دوسرے پروگرام سنے تو کہا کہ یہی آوازیں ہیں جو میں سنتی تھیں پھر بیعت کر لی۔

- کیمرون کے ایک نوجوان کہتے ہیں کہ چند سال قبل خواب میں دو بزرگان کو دیکھا۔ چند دنوں بعد بازار میں ایک نوجوان کو جماعت کے پمفلٹ تقسیم کرتے دیکھا تو اس پمفلٹ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر تھی جو خواب میں دیکھی تھی۔ جماعت سے رابطہ کیا، لٹریچر پڑھا تو دوسری تصویر بھی مجھے نظر آ گئی جو موجودہ خلیفہ کی تھی جنہوں نے مجھے خواب میں نماز پڑھانے کے لیے کہا تھا۔ علاقے کا چیف فوت ہوا تو مجھے علاقہ کا چیف بنادیا گیا۔ کہتے ہیں کہ یہ ساری برکت مجھے جماعت میں شامل ہونے کی وجہ سے ملی ہے۔

- گنی بساؤ کی ایک خاتون عائشہ ماریہ صاحبہ کے دو بیٹوں نے احمدیت قبول کی۔ ان کے بڑے بھائی جماعت کے مخالف ہیں اور وہی ان کی فیملی کو سنبھالتے ہیں۔ اُنہوں نے تنبیہ کی کہ اگر احمدیت نہیں چھوڑی تو میرا تم سے کوئی تعلق نہیں ہوگا۔ بیٹوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کی ذات کافی ہے ہم احمدیت نہیں چھوڑیں گے۔ دو دن بعد خواب میں سفید لباس میں ملبوس سفید داڑھی والے نے تسلی دی کہ فکر نہ کرو تمہارے بیٹے سب سے اوپر رہیں گے۔ صبح ہوتے ہی مشنری کے پاس گئیں اور میری تصویر دیکھ کر کہا کہ یہی بزرگ تھے۔ بیعت کرنے کے بعد نہایت متحرک احمدی خاتون ہیں۔

- کینیا کے ایک علاقہ بھاٹی میں عیسائی اکثریت ہے۔ ایک دن جماعت سے مخالف رویہ رکھنے والا محمد عبدی نامی شخص ہمارے سینٹر میں نماز کے لیے آیا۔ جماعت کا تعارف کروایا گیا۔ چند دن بعد معلم صاحب کی رہائش پر آیا تو ایم ٹی اے پر میرا خطبہ لگا ہوا تھا۔ خطبہ ختم ہونے کے بعد بیعت کرنے کا کہنے لگا۔ وجہ پوچھی تو بتایا کہ گزشتہ رات آنکھ کھلنے پر صحن میں نکلا تو آسمان پر روشن چیز دیکھی جس کا مجھ پر گہرا اثر اور رعب تھا۔ یہ خطبہ دیکھ کر رات والی تصویر مکمل ہوگئی۔ پوری فیملی کے ساتھ جماعت میں داخل ہوگیا۔

- سیرالیون سے ابراہیم نامی ایک شخص نے ایم ٹی اے پر میرے خطبات سنے اور کھلے عام کہنے لگ گیا کہ مولویوں کی تعلیم جھوٹی ہے۔ میں نے خود سُنا ہے امام جماعت احمدیہ اپنے خطبہ میں قرآن کریم اور احادیث کے حوالے بیان کرتے ہیں۔ ان کا کلمہ بھی وہی ہے اس لیے احمدیہ جماعت جھوٹی نہیں ہوسکتی اور اُس نے احمدیت قبول کر لی۔

- کانگو کنشاسا میں ایک شخص احمد صاحب نے اپنے آٹھ افراد کی فیملی کے ساتھ بیعت کی اور تبلیغ بھی شروع کی جس کے نتیجے میں 62/افراد احمدی ہوگئے۔ خلیفہ وقت اور نظام خلافت ان کے احمدی ہونے کی بڑی وجہ بنی۔ بعد ازاں ان کی تبلیغ سے بھی جماعت کافی بڑھی۔

- امیر صاحب کانگو کنشاسا لکھتے ہیں کہ کانگو میں جماعتی ریڈیو سٹیشن کے علاوہ 23/مختلف ریڈیو سٹیشنز پر تربیتی و تبلیغی پروگرام اور خطبہ جمعہ نشر کیا جاتا ہے۔ ایک مقامی عیسائی ڈاکٹر نے کہا کہ میں خطبہ باقاعدگی سے سُنتا ہوں اور میری درخواست ہے کہ مقامی زبان میں اس کا ترجمہ کیا کریں تاکہ زیادہ سے زیادہ لوگ فائدہ اٹھائیں۔ اللہ تعالیٰ اس طرح اسلام اور احمدیت کے پیغام پہنچانے کے انتظامات فرما رہا ہے۔

حضور انور نے ٹرینیڈاڈ، کرغیزستان، پیراگوئے اور بنگلہ دیش کے بھی واقعات بیان کر کے فرمایا کہ ایک وقت میں ان کے سینے بھی کھلیں گے اور یہ احمدیت کو پہچان بھی لیں گے۔ خلافت کی برکات جاری رہیں گی۔

یہ واقعات خلافت احمدیہ کے لیے اللہ تعالیٰ کی تائیدات اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں آ کر دنیا کو جو امت واحدہ بنانا تھا اُس کی سچائی کا ثبوت ہیں۔

نامساعد حالات کے باوجود صرف خلافت احمدیہ ہی ساری دنیا میں اسلام کی ترقی اور تبلیغ کا کام کر رہی ہے جو اللہ تعالیٰ کی فعلی شہادت کا ثبوت ہے۔

اللہ تعالیٰ کے وعدے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق خلافت علیٰ منہاج النبوۃ تاقیامت چلے گی، ہمیشہ قائم رہے گی اور کوئی دشمن اس کا بال بھی بیکا نہیں کرسکتا۔ پس اپنے ایمانوں میں جلا پیدا کریں، اپنے آپ کو خلافت سے جوڑے رکھیں اور اس کے لیے کسی قربانی سے دریغ نہ کریں۔ اللہ تعالیٰ اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

(روزنامہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔ 5، 12، 19، 26 مئی 2023ء)

از افاضاتِ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ادائیگی نماز میں ہمیشگی اور نماز باجماعت کی اہمیت

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

”ایسی نماز جس میں ناغہ کیا جائے اسلام کے نزدیک نماز ہی نہیں کیونکہ نماز وقتی اعمال سے نہیں بلکہ اسی وقت مکمل عمل سمجھا جاتا ہے جب کہ توبہ یا بلوغت کے بعد کی پہلی نماز سے لے کر وفات سے پہلے کی آخری نماز تک اس فرض میں ناغہ نہ کیا جائے۔ جو لوگ درمیان میں نمازیں چھوڑتے رہتے ہیں ان کی سب نمازیں ہی رد ہو جاتی ہیں۔ پس ہر مسلمان کا فرض ہے کہ جب وہ بالغ ہو یا جب اسے اللہ تعالیٰ توفیق دے اس وقت سے موت تک نماز کا ناغہ نہ کرے۔... قرآنِ کریم نے جہاں بھی نماز کا حکم دیا نماز باجماعت کا حکم دیا ہے خالی نماز پڑھنے کا کہیں بھی حکم نہیں۔... قرآنِ کریم کے نزدیک نماز صرف تب ہی ادا ہوتی ہے کہ باجماعت ادا کی جائے سوائے اس کے کہ ناقابلِ علاج مجبوری ہو۔ پس جو کوئی شخص بیماری یا شہر سے باہر ہونے یا نسیان یا دوسرے مسلمان کے موجود نہ ہونے کے عذر کے سوا نماز باجماعت کو ترک کرتا ہے خواہ وہ گھر پر نماز پڑھ بھی لے تو اس کی نماز نہ ہوگی اور وہ نماز کا تارک سمجھا جائے گا۔“

(تفسیر کبیر۔ جلد 1، صفحہ 104-106)

معمولی معمولی عذرات کی بنا پر باجماعت نماز کو ترک کر کے گھروں میں نماز پڑھنے کا رجحان درست نہیں

”نماز باجماعت اسلام کا ایک نہایت ہی اہم حکم ہے اور رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس کے متعلق اس قدر تاکید فرمایا کرتے تھے کہ ایک دفعہ ایک نابینا شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! میری آنکھیں نہیں اور راستہ میں لوگ پتھر وغیرہ ڈال دیتے ہیں جن سے مجھے ٹھوکریں لگتی ہیں۔ کیا میں گھر پر نماز پڑھ لیا کروں۔ ... رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اجازت تو دے دی۔ لیکن پھر فرمایا۔ کیا تمہارے مکان تک اذان کی آواز آتی ہے؟ اس نے کہا۔ یا رسول اللہ آتی ہے۔ آپ نے فرمایا پھر جس طرح بھی ہو مسجد میں آیا کرو۔ مگر آج کل ان لوگوں کے سامنے جو اذان کی آواز سن کر بھی مسجد میں نہیں آتے کون سے پتھر پڑے ہوئے ہوتے ہیں کہ وہ گھروں میں بیٹھے رہتے ہیں۔ یا انہیں کون سی نابینائی لاحق ہوتی ہے کہ وہ مسجدوں میں نماز کے لئے نہیں آتے۔ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو ایک اندھے شخص کو بھی جو ٹھوکریں کھا کھا کر گرتا تھا اس بات کی اجازت نہیں دی تھی کہ وہ گھر پر نماز پڑھ لے مگر آج کل لوگ معمولی معمولی عذرات کی بنا پر باجماعت نماز کو ترک کر دیتے ہیں اور اس طرح اپنے عمل سے یہ ثابت کرتے ہیں کہ انہیں روحانی نابینائی لاحق ہے۔“

(تفسیر کبیر۔ جلد 2، صفحہ 239-240)

اقام الصلوٰۃ کے لئے مسجد کی اہمیت

مکرم مولانا طاہر احمد صاحب مربی سلسلہ و استاد جامعہ احمدیہ جرمنی

إِنَّمَا يَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللّٰهِ مَنْ آمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَأَقَامَ الصَّلَاةَ وَآتَى الزَّكَاةَ وَلَمْ يَخْشَ إِلَّا اللّٰهَ فَعَسَىٰ أُولَـٰئِكَ أَنْ يَّكُوْنُوْا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ ۝

(سورۃ توبہ 18:9)

اللہ تعالیٰ قرآنِ کریم میں فرماتا ہے:

”اللہ کی مساجد تو وہی آباد کرتا ہے جو اللہ پر ایمان لائے اور یومِ آخرت پر اور نماز قائم کرے اور زکوٰۃ دے اور اللہ کے سوا کسی سے خوف نہ کھائے۔ پس قریب ہے کہ یہ لوگ ہدایت یافتہ لوگوں میں شمار کئے جائیں۔“

”اقام الصلوٰۃ“ عربی زبان میں اس کے معنی ہیں نماز کو اس کی شرائط کے مطابق ادا کرنا صلوٰۃ کے ذکر کے ساتھ اقامت کا لفظ اس لئے لایا گیا ہے تا کہ اس طرف توجہ مبذول کرائی جائے کہ نماز کے حقوق اور شرائط کو پوری طرح ادا کیا جائے نہ کہ صرف ظاہری صورت میں اس کو ادا کر دیا جائے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

”اَلصَّلٰوۃُ۔ وہ خاص نماز جو کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے پڑھ کر دکھلائی۔ ...صَلٰوۃ کا لفظ صَلّٰی سے نکلا ہے جس کے معنی ہیں کسی لکڑی کو گرم کر کے سیدھا کرنا۔ اور چونکہ نماز سے بھی انسان کی تمام کجی نکل کر وہ سیدھا ہو جاتا ہے اس لئے نماز کو صلوٰۃ کہتے ہیں۔ وہ کجیاں کیا ہیں فحش اور غیر پسندیدہ امور کی طرف انسان کا میلان۔ ان سے یہ نماز روکتی ہے جیسے فرمایا: اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْکَرِ۔(العنکبوت 29:46)“

(حقائق الفرقان۔ جلد اول، صفحہ 45)

گو یا کہ اقام الصلوٰۃ سے مراد نماز باجماعت ہی ہے اور اس کی کیا کیفیت ہونی چاہئے اس کی تشریح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام یوں فرماتے ہیں:

”ایک مرتبہ میں نے خیال کیا کہ صلوٰۃ میں اور دعا میں کیا فرق ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے اَلصَّلٰوۃُ ھِیَ الدُّعَاءُ۔ اَلصَّلٰوۃُ مُخُّ الْعِبَادَۃِ۔ یعنی نماز ہی دعا ہے۔ نماز عبادت کا مغز ہے۔

جب انسان کی دعا محض دنیوی امور کے لئے ہو تو اس کا نام صلوٰۃ نہیں لیکن جب انسان خدا کو ملنا چاہتا ہے اور اس کی رضا کو مدنظر رکھتا ہے اور ادب، انکسار، تواضع اور نہایت محویت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور میں کھڑا ہو کر اس کی رضا کا طالب ہوتا ہے تب وہ صلوٰۃ میں ہوتا ہے۔...صلوٰۃ کا لفظ پُر سوز معنے پر دلالت کرتا ہے جیسے آگ سے سوزش پیدا ہوتی ہے ویسے ہی گدازش دعا میں پیدا ہونی چاہیے۔ جب ایسی حالت کو پہنچ جائے جیسے موت کی حالت ہوتی ہے تب اُس کا نام صلوٰۃ ہوتا ہے۔“

(ملفوظات۔ جلد چہارم، صفحہ 283-284 مطبوعہ ربوہ جدید ایڈیشن)

حضرات! نماز اسلام کی عمارت کا دوسرا رکن ہے، جس پر اسلام کی عمارت کھڑی ہے، نماز وہ اعلیٰ درجہ کی عبادت ہے جو خدا تعالیٰ نے اپنے بندوں پر اپنا خاص فضل کرتے ہوئے نازل کی ہے۔

مندرجہ بالا آیت کی تفسیر کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

”اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہی بتایا ہے کہ مسجد کی تعمیر کرنے والوں کا مقصد کیا ہونا چاہئے یا وہ کون لوگ ہیں جو مسجد کی تعمیر کا حق ادا کرتے ہیں۔ وہ وہ لوگ ہیں جو اس کی آبادی کی فکر میں رہتے ہیں، اس کو اچھی حالت میں رکھنے کی فکر میں رہتے ہیں، جو اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پر ایمان لانے والے ہیں۔ کہنے کو تو سب کہتے ہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پر ایمان لاتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس کا عملی اظہار بھی ضروری ہے اور وہ اس وقت ہی ہو سکتا ہے جب اقام الصلوٰۃ کا عملی نمونہ دکھایا جائے۔

اقام الصلوٰۃ کیا ہے؟ اس کا عملی اظہار کس طرح ہوتا ہے یا ہو سکتا ہے؟ اس کا عملی اظہار ایک تو نماز باجماعت کی ادائیگی میں ہے، دوسرے نماز میں اللہ تعالیٰ کی حضوری اور توجہ کو قائم رکھنا ہے۔... پس نماز کا حقیقی قیام کرنے والے وہ لوگ ہیں جو باجماعت نماز کے عادی ہوں اور اپنی توجہ خالص اللہ تعالیٰ کی طرف رکھتے ہوئے نمازیں پڑھنے والے ہوں، دعا، استغفار اور توجہ سے نماز ادا کرنے والے ہوں۔“

”پس مسجد کا تو وہ مقام ہے جہاں تقویٰ پر قائم رہتے ہوئے انصاف کے تقاضے پورے کرتے ہوئے پھر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو سمیٹنے کے لئے اس کے آگے جھکنے کے لئے آیا جاتا ہے۔ مسجد کا لفظ سَجَدَ سے نکلا ہے۔ جس کا مطلب ہے عاجزی انکساری اور فرمانبرداری کی انتہا۔ پس مسجد تو یہ اعلیٰ اخلاق پیدا کرنے والی جگہ ہے اور اس آیت میں یہی حکم ہے کہ جب نماز کا وقت آئے تو مسجد میں جمع ہو کر، ایک ہو کر اللہ تعالیٰ کے حضور جھکتے ہوئے اپنی کم مائیگی کا اظہار کرتے ہوئے اس کو پکارو کہ تو ہی ہے جو ہمیں سیدھے راستے پر چلانے والا ہے۔ ہمارے اندر

سجدے کی حقیقی روح پیدا کرنے والا ہے۔..... فرمایا وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ (سورۃ البقرۃ 2:44) کہ نماز کو قائم کرو اور نماز کا قائم کرنا یہی ہے کہ مسجد میں جا کر باجماعت نماز ادا کی جائے اور یہی نمازوں کی ادائیگی کا حقیقی حق ہے۔"

(مساجد کی اہمیت۔خطبہ جمعہ 18/دسمبر 2009ء خطباتِ مسرور، جلد ہفتم، صفحہ 586-588)

حضرات! انسان کی تخلیق کی علتِ غائی خدا تعالیٰ کی عبادت ہے جس کے اکمل واتم مظہر اوّل ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ ہیں۔ یقیناً آپ عبادت کے معراج پر جلوہ افروز تھے۔ یقیناً آپ نے عبادت کا حق ادا کر دیا۔ زندگی کی تمام کیفیات کو عبادات اور ذکر الٰہی کے ساتھ باندھ دیا۔ وضو کرتے ہیں یا نماز پڑھتے ہیں، مسجد میں داخل ہوتے ہیں یا مسجد سے باہر نکلتے ہیں غرضیکہ ہر وقت ذکر الٰہی میں مصروف رہتے۔ آپ ﷺ کا ہر ذرہ خدا کے نور سے منور تھا۔ کبھی رات کی تنہائیوں میں، گھر کے صحن میں سجدہ ریز ہیں، تو کبھی مسجد میں۔ الغرض زندگی کی ساری کیفیات کو نماز کے ساتھ ایسا باندھ دیا کہ نماز آپ کی رگ و ریشہ میں سرایت کر گئی۔ جس قدر خدا تعالیٰ کی بندگی بجالاتے اتنی ہی آپ کی آتش شوق تیز ہوتی۔

آنحضرت ﷺ کی بعثت کا مقصد ہی یہ تھا کہ انسانوں کو آداب سکھائیں اور پھر ترقی دے کر اعلیٰ اخلاق اور پھر اعلیٰ اخلاق میں محبتِ الٰہی کے رنگ بھر کر اللہ تعالیٰ کے قرب کی راہوں پر ڈال دیں اتنا قریب کہ خدا کی رضا ان کی رضا ہو جائے۔

اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے آپؐ نے قبا کے قیام کے اگلے ہی دن یعنی 21 ستمبر 622ء بمطابق 9 ربیع الاوّل 1 ہجری کو مسجد قبا کا سنگِ بنیاد رکھا۔ یہ زمین پر پہلی مسجد تھی جس کا سنگِ بنیاد رسول کریم ﷺ نے اپنے مبارک ہاتھوں سے رکھا۔ نبی ﷺ ہر ہفتے پیدل یا سوار ہو کر مسجد قبا آتے تھے۔

مکہ مکرمہ سے ہجرت کے بعد آپؐ نے سب سے پہلے مسجد تعمیر کر کے دشمنانِ اسلام کو یہ پیغام دیا کہ تم تو مجھے اور میرے صحابہ کو خدا کے گھر میں سجدہ ریز ہونے سے روکتے تھے اب دیکھو خدا تعالیٰ نے میرے ہاتھ سے مساجد کی تعمیر اور ان کی آبادی کا وہ سلسلہ شروع کر دیا ہے جو قیامت تک جاری رہے گا اور مومنوں کی جماعت کو بھی یہ سبق دیا کہ تمہاری تمام ترقیات کا منبع مسجد ہی ہے۔ ہمیں بھی اس سبق کو یاد رکھنا ہے کہ جو بھی مسجدوں سے وابستہ ہو گا اسے آنحضرت ﷺ اور صحابہؓ کی راہوں پر چلتے ہوئے دین و دنیا کے تمام اعلیٰ مقامات نصیب ہو سکتے ہیں جن کی طرف صحابہؓ نے اپنے عملی نمونے سے ہماری رہنمائی فرمائی ہے۔

مسجد میں نماز ادا کرنے کی اہمیت ہمارے آقا و مولا حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ نے یوں بیان فرمائی ہے کہ حضرت ابو ہریرہؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا جماعت کی نماز، اپنے گھر کی نماز اور اپنے بازار کی نماز پر پچیس درجے (ثواب فضلیت) زیادہ رکھتی ہے۔

حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے نزدیک شہروں کی پسندیدہ جگہیں ان کی مساجد اور شہروں کی ناپسندیدہ جگہیں ان کے بازار ہیں۔

(صحیح مسلم۔کتاب المساجد، باب فضل الجلوس فی مصلاہ بعد الصبح وفضل المساجد)

لیکن آج کل آپ دیکھیں کہ جو ناپسندیدہ جگہیں ہیں ان میں لوگ زیادہ بیٹھتے ہیں اور مساجد جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ جگہیں ہیں ان میں کم بیٹھا جاتا ہے، اس طرف توجہ کم ہے۔ تو اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کرنے کے لئے ہر احمدی کو اس بات کا بہت زیادہ خیال رکھنا چاہئے کہ اپنی مساجد کو آباد کریں۔

حضرت براده الاسلمیؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اندھیروں کے دوران مسجدوں کی طرف بکثرت چل کر جانے والوں کو قیامت کے روز نور تام عطا ہونے کی بشارت دے دو۔ تو اس سے ایک یہ بھی مراد ہے کہ خاص طور پر جب دنیاداری کا زمانہ ہوگا، اس وقت مسجدیں آباد کرنے والوں کو مکمل نور عطا ہوگا اور اس کی بشارت دی گئی ہے۔

پھر حضرت ابوسعیدؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ :

جب تم کسی شخص کو مسجد میں عبادت کے لئے آتے جاتے دیکھو تو تم اس کے مومن ہونے کی گواہی دو (اس لئے کہ) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "اللہ کی مساجد کو وہی لوگ آباد کرتے ہیں جو خدا اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں۔"

(جامع ترمذی۔کتاب التفسیر، تفسیر سورۃ التوبہ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"کیا میں آپ کو وہ عمل نہ بتاؤں جس کے کرنے سے اللہ تعالیٰ خطاؤں کو مٹا دیتا ہے اور درجات کو بلند فرماتا ہے۔" فرمایا وہ یہ ہے کہ: "جی نہ چاہتے ہوئے بھی کامل وضو کرنا، اور مسجد کی طرف زیادہ چل کر جانا، نیز ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا۔ یہ رباط ہے، یہ رِباط ہے، یہ رباط ہے (سرحدوں پر گھوڑے باندھنا یعنی تیاریٔ جہاد)"۔

(سنن النسائی۔کتاب الطہارۃ، باب الامر باسباغ الوضوء)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

"تو یہ ہر مومن کا فرض ہے کہ اپنی روحانی سرحدوں کی حفاظت کرے کیونکہ جب سب مل کر اس طرح سرحدوں کی حفاظت کریں گے اور مسجدوں میں آئیں گے اور مسجدوں کو آباد کریں گے تو پھر کوئی دشمن نہیں جو کبھی ہمیں نقصان پہنچا سکے۔ ان شاء اللہ۔ اور آپؐ ہمیں یہ خوشخبری دے رہے ہیں کہ اس طرح کرو گے تو ہمیشہ محفوظ رہو گے، ہر دشمن سے بچے رہو گے۔"

(خطبہ جمعہ 3/اکتوبر 2003ء خطباتِ مسرور، جلد اول، صفحہ 367-368)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا:

"تم میں سے جب کوئی اچھی طرح وضو کرے اور مسجد میں محض نماز کی خاطر آئے تو وہ کوئی قدم نہیں اٹھاتا مگر اللہ تعالیٰ اس کے ہر قدم کے بدلہ میں اس کی ایک خطا معاف کر دیتا ہے اور اس کا ایک درجہ بلند فرماتا جاتا ہے، یہاں تک کہ وہ مسجد میں داخل ہو

جائے۔اور جب وہ مسجد میں آجاتا ہے تو جب تک نماز کے لئے وہاں رُکا ہے نماز ہی میں شمار ہوگا۔اس کے لئے ملائکہ دعا کرتے رہتے ہیں کہا اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلَہٗ اَللّٰھُمَّ ارْحَمْہُ یہ حالت اس وقت تک رہتی ہے جب تک کہ وہ کسی اور کام یا بات میں مصروف نہیں ہوتا۔‘‘

(صحیح بخاری۔کتاب الصلوٰۃ، باب الصلوٰۃ فی المسجد)

حضرات! ہمارے آقا و مولیٰ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کو مسجد سے جہاں بے انتہا محبت تھی وہاں مسجد کا خیال رکھنے والوں سے بھی آپ کی محبت کا اندازہ مسجد نبوی کی صفائی کرنے والی خاتون کی وفات کا واقعہ دیکھ کر لگائیں کہ جب آپؐ کو علم ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت پر نماز جنازہ پڑھی اور فرمایا میں نے اس عورت کو مسجد سے کوڑا کرکٹ اٹھانے کی وجہ سے جنت میں دیکھا ہے۔

سامعین کرام! یہ آپؐ کی مسجد کے ساتھ عظیم الشان محبت کی ہی تو نشانی ہے کہ اللہ کے گھر سے پیار کرنے والے ہی اصل میں آپؐ کے پیارے تھے۔اگر ہم بھی مسجدوں کو صاف ستھرا اور آباد کریں گے تو ضرور بضرور اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے پیارے اور خلیفۂ وقت کی دلی دعاؤں کے وارث بن جائیں گے۔

جب ہم آنحضرت ﷺ کے صحابہ کی زندگیوں کو دیکھتے ہیں تو یوں معلوم ہوتا ہے کہ ان کی روح کی غذا ہی نماز باجماعت تھی، جس طرح مچھلی پانی کے بغیر تڑپتی اور بے چین ہو جاتی ہے بعینہٖ اسی طرح نماز باجماعت ادا کرنے کے لئے صحابہ بے چین رہتے۔ جیسے لوہا مقناطیس کی طرف کھنچا چلا جاتا ہے۔ایسے ہی صحابہ مسجد کی طرف دوڑے چلے جاتے تھے۔ان کی سوچ، خواہشات کا محور ہی مسجدیں تھیں۔

’’صحابہ کرام کو نماز باجماعت کا اس قدر خیال رہا کرتا تھا کہ حضرت عتبان بن مالک ایک صحابی تھے۔جو نابینا تھے۔ان کا مکان قباء کے قریب تھا مسجد اور ان کے مکان کے درمیان ایک وادی تھی۔بارش ہوتی تو اس میں پانی بھر جاتا تھا مگر باوجود اس کے وہ مسجد میں باقاعدہ حاضر ہوتے اور نماز باجماعت ادا کرتے تھے۔

حضرت سعید بن ربوح نابینا تھے لیکن صحابہ کے نزدیک نماز باجماعت اس قدر ضروری تھی کہ حضرت عمر نے ان کے لیے ایک غلام کی ڈیوٹی لگا رکھی تھی کہ نماز کے وقت ان کو مسجد لایا اور پھر واپس گھر پہنچایا کرے۔

حضرت معاذ اپنی قوم کے امام الصلوٰۃ تھے مگر نماز کا اس قدر شوق تھا کہ پہلے مسجد نبوی میں حاضر ہو کر آنحضرت ﷺ کے ساتھ نماز ادا کرتے تھے۔اور پھر اپنی قوم میں آکر انہیں نماز پڑھاتے تھے۔

حضرت سفیان ثوری روایت کرتے ہیں صحابہ کرام خرید و فروخت تو کیا کرتے تھے لیکن نماز باجماعت کبھی نہ چھوڑتے۔حضرت عبداللہ بن عمر فرماتے ہیں کہ ایک بار میں بازار میں تھا کہ نماز کا وقت آ گیا صحابہ فوراً اپنی دکانیں اور کاروبار بند کر کے مسجد کی طرف چل دیئے۔ رِجَالٌ لَّا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ یعنی صحابہ ایسے لوگ ہیں جن کو تجارت کے کاروبار خدا تعالیٰ کی یاد سے نہیں روکتے۔

نماز باجماعت کا صحابہ اس قدر خیال رکھتے تھے کہ سخت مجبوری اور معذوری کی حالت میں بھی اسے چھوڑنا گوارا نہ کر سکتے تھے۔حتیٰ کہ بعض بیمار اور معذور دو آدمیوں کے کندھوں پر سہارا لے کر جماعت میں شریک ہونے کے لیے مسجد آتے تھے۔‘‘

(مسلم نوجوانوں کے سنہری کارنامے صفحہ 128–912)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ

’’جو شخص اسلام کی حالت میں اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرنا چاہتا ہے تو وہ مسجد میں نماز باجماعت کا اہتمام کرے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی ﷺ کے لیے ہدایت کے طور طریقے مقرر کیے ہیں اور یہ بھی انہی میں سے ایک ہے۔اگر تم نمازیں گھروں میں ایسے پڑھو جیسے پیچھے رہنے والا گھر میں پڑھتا ہے، تو تم اپنے نبی کی سنت کو ترک کر دو گے، اور اگر تم نے اپنے نبی کی سنت کو ترک کر دیا تو تم گمراہ ہو جاؤ گے۔‘‘ (صحیح مسلم)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

’’جو لوگ گھروں میں نماز پڑھنے کے عادی ہوتے ہیں وہ آہستہ آہستہ نماز پڑھنا بالکل چھوڑ دیتے ہیں۔چنانچہ میں نے آج تک کبھی نہیں دیکھا کہ گھر پر نماز پڑھنے والا کوئی شخص ہمیشہ نماز کا پابند رہا ہو وہ بالآخر نماز کا تارک ہی ہو جاتا ہے کیونکہ اس کی نماز رسمی ہوتی ہے، محبت اور ایمانی روح اس میں نہیں ہوتی۔‘‘

(خطبہ جمعہ 12 مئی 1939ء۔خطباتِ محمودؓ۔جلد 20، صفحہ 235)

ایک جگہ فرمایا کہ مسجد میں پندرہ منٹ میں پڑھی ہوئی نماز، گھر میں ایک گھنٹے میں پڑھی ہوئی نماز سے بہتر اور زیادہ خیر و برکت کا موجب ہے۔نیز ایک جگہ فرمایا کہ اگر تم خدا کے گھر کو آباد رکھو گے تو خدا تعالیٰ بھی تمہارے گھروں کی آبادی کا ضامن بن جائے گا۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

’’یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ ایک قوم خدا تعالیٰ کے گھر دنیا میں بنا رہی ہو، ایک قوم خدا تعالیٰ کے گھروں کو آباد کرنے کی کوشش کر رہی ہو اور صبح شام ان میں نمازیں پڑھتی اور انہیں آباد رکھتی ہو اور خدا اس قوم کے گھروں کو ویران کر دے۔‘‘

(خطبہ جمعہ 16 مئی 1952ء۔خطباتِ محمودؓ۔جلد 33، صفحہ 149)

مسجد پرہیزگاروں کا گھر ہے۔حضرت ابو الدرداءؓ نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ

’’اے میرے بیٹے! مسجد تمہارا گھر ہونا چاہیے کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ مسجدیں پرہیزگاروں کا گھر ہیں، جس کا گھر مسجد ہو اللہ تعالیٰ اس کی راحت و رحمت کا اور پل صراط سے جنت کی طرف اس کے گزرنے کا ذمہ دار ہے۔‘‘

(المصنف لابن ابی شیبہ)

یہ حدیث ہمیں بتلاتی ہے کہ ہمارے عائلی مسائل، معاشی مسائل، نفسیاتی بیماریوں اور بڑھتے ہوئے اعصابی اور ذہنی دباؤ، اس کا اصل حل اور علاج مساجد کے ساتھ زندہ تعلق قائم کرنے میں ہے۔ اسی طرح جو لوگ کسی شخص کی معمولی رنجش کی وجہ سے مسجد میں آنا چھوڑ دیتے ہیں وہ اپنا اور اپنے بچوں کا بہت بڑا نقصان کرتے ہیں۔ کیونکہ وہ اپنا تعلق اللہ کے گھر سے منقطع کر کے دائمی راحت اور رحمت کو کھو دیتے ہیں۔

مسجد سے تعلق رکھنے والے کا خصوصی اعزاز ہے۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے:

”قیامت کے دن اللہ تعالیٰ انہیں اپنے خصوصی سائے میں رکھے گا جس دن اس کے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہیں ہوگا۔ ان میں سے ایک وہ شخص ہے جس کا دل مسجد میں لگا رہتا ہے جب وہ مسجد سے نکلتا ہے یہاں تک کہ وہ دوبارہ مسجد میں چلا جائے۔“

(صحیح بخاری-کتاب المساجد)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قیس کی لیلی کے کتے سے پیار کی مثال دے کر بتاتے ہیں کہ جب دنیا کی محبتوں میں کسی سے پیار ہو تو اس کی ہر چیز سے پیار ہو جاتا ہے۔ اسی طرح ایک مومن جو اللہ تعالیٰ سے محبت اور عشق کا دعویدار ہے وہ یہ دیکھتا ہے کہ مسجد ہمارے گھروں کی طرح بظاہر اینٹوں، چونا، گارے، لکڑی کی بنی ہوئی چیز ہے)

”لیکن ایک مومن جس وقت مسجد میں جاتا ہے تو یہ اینٹ، گارا، چونا، لکڑی اس کے دل سے غائب ہو جاتا ہے اور اسے یہ نظر آتا ہے کہ اس گھر میں پانچ وقت میرا خدا اترا کرتا ہے، میرا آقا اس جگہ پانچ وقت آیا کرتا ہے۔۔۔ میں اس جگہ آ گیا ہوں جہاں لوگ خدا کو دیکھا کرتے ہیں، شائد کسی دن میری بھی خدا تعالیٰ کو دیکھنے کی باری آجائے۔“

(خطبہ جمعہ 15 جنوری 1954ء خطباتِ محمودؓ۔ جلد 35، صفحہ 11-12)

حضرات! عرب میں شدت کی گرمی پڑتی ہے اور نماز ظہر اس وقت ادا کی جاتی تھی جب سورج کی تمازت پورے جوبن پر ہوتی۔ اسلام کا ابتدائی زمانہ تھا اور مسلمانوں کی غربت کا یہ عالم تھا کہ مسجد پر چھت تک نہ تھی۔ پتھریلی زمین توے کی طرح تپ جاتی تھی۔ صحابہ کرام اسی زمین پر نماز پڑھنے کے لیے بڑے شوق کے ساتھ جمع ہوتے تھے۔ کنکریاں اٹھا کر ان پر پھونکیں مار مار کر پہلے ان کو ٹھنڈا کرتے اور پھر سجدہ کی جگہ پر رکھ لیتے اور ان پر سجدہ کرتے تھے۔ حضرت زید بن ثابت سے روایت ہے کہ نماز ظہر سے زیادہ کوئی نماز ہم پر مشکل نہ تھی لیکن پھر بھی اس میں غفلت نہ ہوتی تھی۔

مسجد نبوی کے ایک کونے میں ایک چبوترا بنایا گیا تھا یہ غریب مہاجرین کے لئے سر چھپانے کی جگہ تھی، چبوترے کو عربی میں صفہ کہتے ہیں اس پر رہنے والے اصحاب الصفہ کہلائے۔ یہ صحابہ مسجد نبوی کی رونق تھے اس کو آباد کرنے والے، آنحضورؐ کی اقتدا میں نماز باجماعت ادا کرنے والے تھے۔ انہی میں حضرت ابو ہریرہؓ بھی کچھ عرصہ رہے۔

” ایک یورپین مصنف مدینہ کی اس حالت کو دیکھ کر ایسا متاثر ہوا کہ وہ اپنی کتاب میں لکھتا ہے کہ تم کچھ کہہ لو محمد ﷺ اور اس کے ساتھیوں کو۔ لیکن میں تو جب یہ بات دیکھتا ہوں کہ مدینہ میں ایک چھوٹی سی مسجد میں جس پر کھجوروں کی ٹہنیوں کی چھت پڑی ہوئی ہے جب بارش ہوتی ہے تو اس میں سے پانی ٹپک پڑتا ہے نماز پڑھتے ہیں تو ان لوگوں کے گھٹنے اور ماتھے کیچڑ سے لت پت ہو جاتے ہیں اس مسجد کی ننگی زمین پر بیٹھے ہوئے۔۔۔ مشورہ کر رہے ہیں۔۔۔ کہ گویا دنیا کو فتح کرنا ان کے لئے معمولی بات ہے۔“

(تفسیر کبیر۔ جلد ہشتم، صفحہ 48)

سامعینِ کرام! غور کریں کہ یہ غریب صحابہ واقعۃً دنیا کو فتح کر جاتے ہیں یہ مصنف اس حیرت کا اظہار کرتا ہے کہ یہ معجزہ کیسے رونما ہوا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمیں اور ہماری اولادوں کو یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ یہ مسجد سے مستقل تعلق پیدا کرنے اور اس میں باجماعت نمازیں ادا کرنے کی برکت ہی تو تھی کہ صحابہ کو وہ صفات عطا کی گئیں کہ ساری دنیا کے فاتح اور استاد بنا دئے گئے اور ہمیں بھی چاہئے کہ ہمیشہ اس سبق کو یاد رکھیں کہ اللہ کا گھر رزق میں، صحت میں، عمر میں، عزت و توقیر میں غرضیکہ مومن جو اللہ کے گھر سے مضبوط تعلق پیدا کر لیتا ہے۔ اس کی زندگی کے ہر لمحے کو خیر و برکت عطا فرماتا چلا جاتا ہے۔ اور اس میں مانگی ہوئی دعاؤں کی برکتوں سے وہ خود بھی اور اس کی نسلیں بھی فائدہ اٹھاتی ہیں۔ آج کے اس دور میں جب کہ کورونا وائرس جیسی خطرناک وبا پھیلی ہوئی ہے تو مساجد کی اہمیت کو گھروں میں اجاگر کیا جانا چاہیئے۔ مساجد مسلمانوں کی ایمانی زندگی کے لیے اسی طرح ہیں جس طرح مچھلی کے لیے پانی۔

”نماز سے بڑھ کر اور کوئی وظیفہ نہیں ہے کیونکہ اس میں حمد الٰہی ہے استغفار ہے، درود شریف۔ تمام وظائف اور اَوراد کا مجموعہ یہی نماز ہے“۔

(ملفوظات۔ جلد سوم، صفحہ 310-311)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

”نماز خدا کا حق ہے اسے خوب ادا کرو اور خدا کے دشمن سے مداہنہ کی زندگی نہ برتو۔ وفا اور صدق کا خیال رکھو۔ اگر سارا گھر غارت ہوتا ہو تو ہونے دو مگر نماز کو ترک مت کرو۔ وہ کافر اور منافق ہیں جو کہ نماز کو منحوس کہتے ہیں اور کہا کرتے ہیں کہ نماز کے شروع کرنے سے ہمارا فلاں فلاں نقصان ہوا ہے۔ نماز ہرگز خدا کے غضب کا ذریعہ نہیں ہے۔ جو اسے منحوس کہتے ہیں۔ ان کے اندر خود زہر ہے جیسے بیمار کو شیرینی کڑوی لگتی ہے ویسے ہی ان کو نماز کا مزہ نہیں آتا۔ یہ دین کو درست کرتی ہے۔ اخلاق کو درست کرتی ہے۔ دنیا کو درست کرتی ہے۔ نماز کا مزا دنیا کے ہر ایک مزے پر غالب ہے۔“

(ملفوظات۔ جلد 3 ، صفحہ 591-592 ، مطبوعہ ربوہ)

حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ نے اس زمانے کے متعلق ایک پیش گوئی فرمائی تھی:

”حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عنقریب ایسا زمانہ آئے گا کہ نام کے سوا اسلام کا کچھ باقی نہ رہے گا، الفاظ کے سوا قرآن کا کچھ باقی نہیں رہے گا۔ اس زمانے کے لوگوں کی مسجدیں بظاہر تو آباد نظر آئیں گی۔ لیکن ہدایت

سے خالی ہوں گی مَسَاجِدُھُمْ عَامِرَۃٌ وَّھِیَ خَرَابٌ مِّنَ الْھُدٰی۔

(مشکوٰۃ المصابیح۔کتاب العلم،الفصل الثالث۔ حدیث نمبر 276)

اس پیشگوئی کے الفاظ ہی بتاتے ہیں کہ اس دور میں حقیقی رنگ میں مساجد کی تعمیر اور ان کی آبادی آپؐ کے عاشق صادق حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و امام مہدی علیہ الصلوٰۃ و السلام کے ذریعہ ہی ہونی تھی۔حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ساری زندگی مساجد سے محبت اور انہیں عبادت سے سنوارنے کا بہترین نمونہ ہے۔آپؑ کو بچپن ہی سے مسجد سے غیرمعمولی محبت تھی۔ایک بڑے رئیس کے استفسار پر آپؑ کے والد محترم نے فرمایا

”اگر اسے دیکھنا ہو تو مسجد کے کسی گوشے میں جا کر دیکھ لیں۔ ...اکثر مسجد میں ہی رہتا ہے اور دنیا کے کاموں میں اسے کوئی دلچسپی نہیں“۔

آپؑ کی جوانی اور بڑھاپا بھی اسی نمونے کا گواہ ہے۔

آپؑ کی قوتِ قدسی نے جو نبی کریم ﷺ کے عشاق صحابہ کی جماعت پیدا فرمائی جنہیں شرائط بیعت کے یہ الفاظ بھی سکھائے کہ ”کہ بلاناغہ پنج وقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول ادا کرتا رہے گا۔“ اور جن کی اولاد ہونے پر ہم دنیا میں فخر سے اپنے سر اونچے کرکے چلتے ہیں ان صحابہ اور بزرگانِ جماعت کے چند قابلِ تقلید نمونے اس غرض سے آپ کی خدمت میں رکھتا ہوں کہ دین و دنیا کی سرخروئی انہی پر عمل کرنے سے ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

میں تمہیں مختصر نصیحت کرتا ہوں بعض لوگ ہیں جو نماز میں کسل کرتے ہیں اور یہ کئی قسم کی ہے۔

1۔ وقت پر نہیں پہنچتے۔

2۔ جماعت کے ساتھ نہیں پڑھتے۔

3۔ سُنن اور واجب کا خیال نہیں کرتے۔

کان کھول کر سنو جو نماز کا مُضَیِّع ہے اس کا کوئی کام دنیا میں ٹھیک نہیں۔

(خطباتِ نورؓ۔ جلد2،صفحہ 97،98)

آپؑ کی جوانی کی ایک مثال یہ ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ تعلیم حاصل کرنے کے لئے مدینہ منورہ میں مقیم تھے کہ ایک دن کسی وجہ سے ظہر کی نماز باجماعت آپ کو نہ مل سکی۔آپ کو شدید رنج ہوا۔...مسجد کے دروازے پر ایک آیت لکھی دیکھی جس کا مطلب یہ تھا کہ اے خدا کے بندو! اگر تم کوئی گناہ کر بیٹھو تو اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہوا کرو۔ پھر بھی آپؓ نے نماز میں گڑگڑا کر یہ دعا مانگی۔یاالٰہی! میرا یہ قصور معاف فرمادے۔اس سے معلوم ہوتا ہے کہ نماز باجماعت کتنی ضروری چیز ہے اور آپؓ اس کے کتنے پابند تھے۔

حضرت حافظ معین الدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ ،صحابی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ؑ نابینا تھے مگر ہر حال میں نماز کے لیے اوّل وقت میں پہنچتے۔بارش ہو، آندھی ہو، کڑکڑاتا جاڑا ہو، تیز دھوپ ہو، وہ اوّل وقت پر پہنچتے۔ اذان بلند کرتے اور اوّل صف میں جگہ پاتے۔حتی الوسع اس مقام پر کھڑے ہوتے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ ہی جگہ ملے۔

(اصحاب احمدؑ۔ جلد 13،صفحہ 290)

حضرت میر ناصر نواب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نماز باجماعت کے ایسے پابند تھے کہ آخری عمر میں جب کہ چلنا پھرنا مشکل ہوگیا تھا آپؓ نماز باجماعت پڑھتے تھے اور کبھی اس میں ناغہ نہیں ہوتا تھا۔مسجد مبارک سے دُور دارالعلوم میں رہتے تھے مگر نمازوں میں شمولیت کے لیے وہاں سے چل کر آتے تھے۔

(حیاتِ ناصرؓ از حضرت یعقوب علی عرفانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ،صفحہ 24)

مکرم شیخ فضل احمد صاحب بٹالویؓ حضرت مولانا شیر علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارہ میں لکھتے ہیں:

”ایک دفعہ مجھے مولوی شیر علی صاحبؓ کی رفاقت میں نماز کے لئے مسجد مبارک میں جانے کا موقع ملا۔جب ہم وہاں پہنچے تو نماز ختم ہوچکی تھی۔چنانچہ آپ مجھے اپنے ہمراہ لئے مسجد اقصیٰ تشریف لے گئے لیکن وہاں بھی اتفاق سے نماز ختم ہوچکی تھی۔اب حضرت مولوی صاحب مجھے ساتھ لے کر مسجد فضل (جو ارائیاں محلہ میں تھی) کی طرف چل پڑے۔وہاں پہنچے تو نماز کھڑی تھی۔چنانچہ ہم نے نماز باجماعت ادا کی۔اس طرح مجھے حضرت مولوی صاحب کے نماز باجماعت ادا کرنے کے شوق سے روحانی طور پر ایک خاص لذت محسوس ہوئی اور یہ سبق بھی کہ حتی الامکان نماز باجماعت ادا کی جائے۔“

(سیرت حضرت مولانا شیر علیؓ ،صفحہ 263)

حضرت مولانا سید محمد سرور شاہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ادائیگی نماز باجماعت کا تذکرہ مولوی سلیم اللہ صاحب یوں کرتے ہیں:

”مجھے 1911ء سے 1927ء تک قادیان میں قیام کا موقع ملا۔آپ کی شاگردی کا شرف بھی حاصل کیا۔ آپؓ کو نماز باجماعت کا جس قدر احساس تھا وہ اس واقعہ سے ظاہر ہے کہ آپؓ کی صاحبزادی حلیمہ بیگم نزع کی حالت میں تھیں کہ اذان نماز ہوگئی۔آپؓ نے بچی کا ماتھا چوما اور سر پر ہاتھ پھیرا اور اسے سپرد خدا کر کے مسجد چلے گئے۔بعد نماز جلدی سے اٹھ کر واپس آنے لگے تو کسی نے ایسی جلدی کی وجہ دریافت کی تو فرمایا کہ نزع کی حالت میں بچی کو چھوڑ آیا تھا اب فوت ہوچکی ہوگی اس کے کفن دفن کا انتظام کرنا ہے۔چنانچہ بعض دوسرے دوست بھی گھر تک ساتھ آئے اور بچی وفات پاچکی تھی۔“

(اصحاب احمدؑ۔ جلد 5، حصہ سوم، صفحہ 82، طبع اوّل 1964ء)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ:

”میرے نزدیک ان ماں باپ سے بڑھ کر کوئی دشمن نہیں جو بچوں کو نماز باجماعت ادا کرنے کی عادت نہیں ڈالتے۔مجھے اپنا ایک واقعہ یاد ہے کہ ایک دفعہ حضرت صاحب (حضرت مسیح موعود علیہ السلام) کچھ بیمار تھے اس لئے جمعہ کے لئے مسجد میں نہ جاسکے۔ مَیں اس وقت بالغ نہیں ہوا تھا کہ بلوغت والے احکام مجھ پر جاری ہوں۔(چھوٹا تھا۔ بچہ تھا۔) تاہم مَیں جمعہ پڑھنے کے لئے مسجد کو آرہا تھا کہ ایک شخص مجھے ملا۔...مَیں نے ان سے پوچھا۔آپ واپس آرہے ہیں۔ کیا نماز ہوگئی ہے؟ تو انہوں نے کہا۔آدمی بہت ہیں۔ مسجد میں جگہ نہیں تھی۔میں واپس آگیا۔ میں بھی یہ جواب سن کر واپس آگیا اور گھر میں آکر نماز پڑھ

لی۔حضرت صاحبؑ نے یہ دیکھ کر مجھ سے پوچھا مسجد میں نماز پڑھنے کیوں نہیں گئے؟...مَیں نے دیکھا کہ آپؑ کے پوچھنے میں ایک سختی تھی اور آپؑ کے چہرہ سے غصہ ظاہر ہوتا تھا۔آپؑ کے اس رنگ میں پوچھنے کا مجھ پر بہت اثر ہوا۔ جواب میں مَیں نے کہا کہ میں گیا تو تھا لیکن جگہ نہ ہونے کی وجہ سے واپس آ گیا۔آپؑ یہ سن کر خاموش ہو گئے۔لیکن جس وقت جمعہ پڑھ کر مولوی عبدالکریم صاحبؓ آپ کی طبیعت کا حال پوچھنے کے لئے آئے تو سب سے پہلی بات جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آپؓ سے دریافت کی وہ یہ تھی کہ کیا آج لوگ مسجد میں زیادہ تھے؟اس وقت میرے دل میں سخت گھبراہٹ پیدا ہوئی۔ ...مولوی عبدالکریم صاحبؓ نے جواب دیا کہ ہاں حضور! آج واقعہ میں بہت لوگ تھے۔میں اب بھی نہیں جانتا کہ اصلیت کیا تھی۔خدا نے میری بریّت کے لئے یہ سامان کر دیا کہ مولوی صاحبؓ کی زبان سے بھی اس کی تصدیق کرا دی یا فی الواقعہ اس دن غیر معمولی طور پر زیادہ لوگ آئے تھے۔ بہر حال یہ ایک واقعہ ہوا ہے جس کا آج تک میرے قلب پر گہرا اثر ہے۔اس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نماز باجماعت کا کتنا خیال رہتا تھا۔“

(ماخوذ از خطباتِ محمودؓ۔جلد 9،صفحہ 163-164)

حضرت چودھری محمد ظفر اللہ خان صاحبؓ ہمیشہ مسجد میں نماز باجماعت ادا کرتے تھے آپؓ کا پاکیزہ نمونہ ہمیں یہ بتاتا ہے کہ مسجد مومنوں کے لئے دین و دنیا دونوں کے لئے عظیم الشان ترقیات کا باعث بنتی ہے۔

ایک دفعہ ایک نوجوان نے حضرت چودھری محمد ظفر اللہ خان صاحبؓ سے کہا کہ یورپ میں فجر کی نماز اپنے وقت پر ادا کرنا بہت مشکل ہے۔آپؓ نے فرمایا اگرچہ مجھے اپنی مثال پیش کرتے ہوئے سخت حجاب ہوتا ہے لیکن... بتاتا ہوں کہ خدا کے فضل سے نصف صدی کا عرصہ یورپ میں گزارنے کے باوجود فجر تو فجر میں نے کبھی نماز تہجد بھی قضا نہیں کی۔ یہی حال باقی پانچ نمازوں کا ہے۔

(ماہنامہ خالد ربوہ۔دسمبر 1985ء)

پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب بیسویں صدی کے عظیم موحد سائنسدان تھے۔بے پناہ مصروفیات کے باوجود نماز اور دیگر دینی شعار کے پابند تھے۔ نوبل انعام کی اطلاع ملنے پر سب سے پہلے مسجد فضل لندن میں نوافل ادا کیے۔لندن میں جمعہ کے روز اوّل وقت مسجد میں تشریف لاتے اور پہلی صف میں امام کے عین پیچھے بیٹھتے۔اٹلی کے سنٹر میں نماز جمعہ کی امامت خود کرتے تھے۔

(ماہنامہ خالد ربوہ۔دسمبر 1997ء)

سامعین کرام!شہدائے احمدیت نماز باجماعت کے پابند تھے30/اکتوبر 2000ء کو گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ میں فجر کی نماز کے بعد فائرنگ کی گئی جس میں 5/احمدی شہید اور کئی زخمی ہو گئے یہ سب نماز پنجگانہ کے عادی تھی۔

10/نومبر 2000ء کو تخت ہزارہ ضلع سرگودھا کی احمدیہ مسجد میں پانچ احمدیوں کو شہید کر دیا گیا۔

شہدائے لاہور اور ان کے لواحقین کا ذکر کیا جائے تو وہ بچہ یاد آتا ہے جس کا ذکر یہیں جرمنی میں بمقام منہائیم 27جون 2010ء کے خطبہ جمعہ میں حضور انور نے بیان فرمایا:

”نو دس سالہ بیٹے کو ماں نے اگلے جمعہ مسجد میں جمعہ پڑھنے کے لئے بھیج دیا اور کہا کہ وہیں کھڑے ہو کر جمعہ پڑھنا ہے جہاں تمہارا باپ شہید ہوا تھا تا کہ تمہارے ذہن میں یہ رہے کہ میرا باپ ایک عظیم مقصد کے لئے شہید ہوا تھا، تا کہ تمہیں احساس رہے کہ موت ہمیں اپنے عظیم مقصد کے حصول سے کبھی خوفزدہ نہیں کر سکتی۔ جہاں ایسے بچے پیدا ہوں گے، جہاں ایسی مائیں اپنے بچوں کی تربیت کر رہی ہوں گی وہ قومیں کبھی موت سے ڈرا نہیں کرتیں۔اور کوئی دشمن، کوئی دنیاوی طاقت ان کی ترقی کو روک نہیں سکتا۔“

اے محبت عجب آثار نمایاں کر دی
زخم و مرہم برہِ یار تو یکساں کر دی

کہ محبت نے ایسے آثار نمایاں کیے ہیں کہ یار کی محبت میں زخم اور مرہم برابر ہو گئے ہیں۔

دنیا کے کئی ممالک میں احمدی مسلمانوں کی مساجد شہید کی گئیں،ان کی پیشانیوں سے کلمے مٹائے گئے۔اللہ تعالیٰ نے جن احمدیوں یا ان کی اولادوں کو ہجرت کی توفیق عطا فرمائی ہے۔یہ ہجرت کا مضمون ہی ان سب سے یہ تقاضا کرتا ہے کہ وہ جہاں جہاں آباد ہوئے ہیں وہاں وہاں خدا تعالیٰ کے گھر یعنی مسجدیں تعمیر کر کے ان کو ایسا آباد کریں کہ اس کیفیت کو دیکھ کر دشمنوں کو ان کی ناکامی اور ذلت کا اِحساس گہرے سے گہرا ہوتا چلا جائے۔اور انہیں یہ احساس ہو کہ حقیقی مسجدیں اور ان میں کی گئی عبادتیں تو وہ ہیں جو مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت کے ذریعہ تعمیر کی جا رہی اور آباد کی جا رہی ہیں۔ پس کس قدر خوش قسمت ہیں وہ احمدی جو ان مساجد میں قیام نماز کے لئے داخل ہوتے ہیں تو گویا وہ اپنے عمل سے حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کی پیشگوئیوں کی صداقت کا اعلان کر رہے ہوتے ہیں۔

احمدی خواتین جو ابتدائے احمدیت کے دور سے اب تک مساجد کی تعمیر میں قربانیوں کی توفیق پا رہی ہیں ہمارے پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے انہیں یوں بھی نصیحت فرمائی ہے۔

”بچوں کی نمازوں کی گھروں میں نگرانی کرنا اور انہیں نمازوں کی عادت ڈالنا اور مردوں اور نوجوانوں کو مسجدوں میں جانے کے لئے مسلسل توجہ دلاتے رہنا یہ عورتوں کا کام ہے۔اگر عورتیں اپنا کردار ادا کریں تو یہ غیر معمولی تبدیلی پیدا ہو سکتی ہے۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 27جنوری 2017ء ۔ ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔17فروری 2017ء، صفحہ4، 5)

احباب جماعت کو فرمایا:

”مسجد کو نمازیوں سے بھرنے کی کوشش کرو گے تو آج جو تم ایک مسجد پر خوش ہو رہے ہو،اللہ تعالیٰ ایسی ہزاروں مسجدیں تمہیں عطا فرمائے گا۔لیکن شرط یہی ہے کہ مسجدوں کو نمازیوں سے بھرو۔آیت استخلاف سے اگلی آیت میں بھی یہی حکم ہے کہ نماز قائم کرو، نماز باجماعت پڑھو۔غرض مومن وہی ہے،اللہ تعالیٰ کے انعام پانے والے وہی ہیں، خلافت سے وابستہ رہنے

والے وہی ہیں، اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کو قائم رکھنے والے وہی ہیں جو مسجدوں کو آباد رکھیں۔"

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

"بڑا آدمی اگر خود نماز باجماعت نہیں پڑھتا تو وہ منافق ہے مگر وہ لوگ جو اپنے بچوں کو نماز باجماعت ادا کرنے کی عادت نہیں ڈالتے وہ ان کے خونی اور قاتل ہیں۔"

(تفسیر کبیر۔ جلد ہفتم، صفحہ 652-653)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسجدوں میں نمازیں ادا کرنے والوں سے خدا تعالیٰ کی مغفرت و رحمت کے انتہائی سلوک کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

"میرے نزدیک نماز باجماعت کا پابند خواہ اپنی بدیوں میں ترقی کرتے کرتے ابلیس سے بھی آگے نکل جائے پھر بھی اس کی اصلاح کا موقع ہاتھ سے نہیں گیا۔"

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

"ایک ایسی سوسائٹی میں جہاں ہر طرف شیطان کی آوازیں آپ کو بلا رہی ہیں اگر آپ کے بچوں کو نمازوں کی عادت نہیں ہے تو وہ بچے نہ آپ کے کام آسکیں گے نہ اپنی آئندہ نسلوں کے کام آسکیں گے... ایسا وقت آنا چاہئے اور جلد آنا چاہئے... کہ آپ میں سے ہر ایک کے خاندان میں ہر شخص نمازی ہو جائے"۔

(مجلہ ماہنامہ النور امریکہ۔ 2006ء، صفحہ 13)

اللہ کیا عجیب یہ نعمت نماز ہے
دنیا و دین میں باعث راحت نماز ہے
حکم خدا یہ ہے کہ پڑھو مل کے پانچ وقت
افضل عبادتوں میں عبادت نماز ہے
پھیلا ہوا ہے اس کا اثر دو جہان میں
جس کو نہیں زوال وہ دولت نماز ہے

(حضرت حافظ مختار احمد صاحب شاہجہانپوری)

آج ضرورت اس بات کی ہے کہ مسجد کے کردار کو زندہ کیا جائے۔ امت کی اصلاح کے لیے اسے وہی مرکزیت دی جائے جو دورِ صحابہ، تابعین، تبع تابعین، سلف صالحین کے زمانہ میں حاصل رہی ہے۔ مومنوں کی روحانی و ایمانی زندگی ہی مسجد ہے۔

منکر و فحشا سے انساں کو بچاتی ہے نماز
رحمتیں اور برکتیں ہمراہ لاتی ہے نماز
اے خدا ہم کو عطا کر اور ہماری نسل کو
نعمتیں اور بخششیں جو جو بھی لاتی ہے نماز

حضور انور فرماتے ہیں کہ:

"اللہ تعالیٰ ہمیں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت میں حقیقت میں شامل ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ ہماری نمازیں، ہماری عبادتیں، ہماری قربانیاں، ہمارا نیکیوں پر قائم رہنا، اپنی نسلوں میں انہیں رائج کرنا اور ان کو پھیلانے کی تمام کوششیں خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے ہو جائیں تا کہ ہم اس کے انعاموں کے وارث ٹھہریں۔... اور یہ اللہ تعالیٰ کے حکموں کے مطابق اس وقت ہو گا جب اس کے خوف اور خشیت کی وجہ سے مسجدوں کو آباد کرو گے، مسجدوں میں آؤ گے، باجماعت نمازوں کی طرف توجہ دو گے، عباد الرحمن بنو گے۔

پس... ہماری تمام مساجد بھی اگر اس جذبے سے نمازیوں سے بھری رہیں تو پھر کوئی طاقت بھی آپ کی مضبوطی میں کبھی رخنہ نہیں ڈال سکتی۔ کبھی کمزور نہیں کر سکتی۔ آپ کی تمکنت کو چھین نہیں سکتی۔"

(خطبہ جمعہ یکم اکتوبر 2004ء خطباتِ مسرور، جلد دوم، صفحہ 718)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اس دعا پر اپنی گزارشات ختم کرتا ہوں۔

"پس ہمیں یہ دعا کرنی چاہئے کہ اے اللہ ہمیں کامل مومن بندہ بنا کیونکہ مومن بننا بھی تیرے فضلوں پر ہی منحصر ہے، تیرے فضلوں پر ہی موقوف ہے۔ آخرت پر ہمارا ایمان یقینی ہو۔ جب تیرے حضور حاضر ہوں تو یہ خوشخبری سنیں کہ ہم نے مسجدیں تیری خاطر بنائی تھیں۔ تیری عبادت ہر وقت ہمیشہ ہمارے پیش نظر تھی اور تیرے دین کا پیغام دنیا تک پہنچانا ہمارے مقاصد میں سے تھا۔ پس اسی لئے ہم مسجدیں بناتے ہیں اور بناتے رہے ہیں اور اسی وجہ سے ہم نمازوں کی طرف توجہ دیتے رہے۔ کوئی نام نمود، کوئی دنیا کا دکھاوا ہمارا مقصد نہ تھا۔ اے اللہ ہماری تمام مالی قربانیاں تیری خاطر تھیں کہ تیرا نام دنیا کے کونے کونے میں پہنچے اور تیرے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا دنیا میں سر بلند ہو۔ اور تیرا تقویٰ ہمارے دلوں میں اور ہماری نسلوں کے دلوں میں قائم ہو اور ہمیشہ قائم رہے۔ تُو نے ہمیں ہدایت دی کہ ہم نے اس زمانے کے امام کو مانا۔ اس کو ماننے کی ہمیں توفیق عطا فرمائی۔ جس کو تُو نے اس زمانے میں دوبارہ دین اسلام کی حقیقی تعلیم کو دنیا میں قائم کرنے کے لئے بھیجا تھا۔ پس ہماری کمزوریوں اور غلطیوں کی وجہ سے اس ہدایت سے ہمیں محروم نہ کر دینا بلکہ خود ہمیں ہدایت دیئے رکھنا۔ خود ہمیں سیدھے راستے پر چلائے رکھنا۔ اے اللہ تُو دعاؤں کو سننے والا اور دلوں کا حال جاننے والا ہے۔ ہماری ان عاجزانہ اور متضرعانہ دعاؤں کو سن، ہماری اس نیک نیت کا بدلہ عطا فرما۔"

(خطبہ جمعہ 16 جون 2006ء خطباتِ مسرور۔ جلد چہارم، صفحہ 291-292)

آمین یا رب العالمین۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

(بشکریہ سہ روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔ یکم ستمبر 2022ء)

دوسروں کے لئے ٹھوکر کا سبب نہ بنیں

"ہر ایک اجنبی جو تم کو ملتا ہے وہ تمہارے منہ کو تاڑتا ہے اور تمہارے اخلاق، عادات، استقامت، پابندیٔ احکام الٰہی کو دیکھتا ہے کہ کیسے ہیں۔ اگر عمدہ نہیں تو وہ تمہارے ذریعہ ٹھوکر کھاتا ہے۔ پس ان باتوں کو یاد رکھو۔" (ملفوظات جلد 6۔ صفحہ 265، ایڈیشن 1984ء)

ہستی باری تعالیٰ۔ خدا کو کیسے پہچانیں؟

سب سے بڑی دلیل خدا کا کلام اور قبولیت دعا کے نظارے ہیں

مکرم پروفیسر عبدالسمیع خان صاحب مربی سلسلہ، جامعہ احمدیہ کینیڈا

دنیا میں بیشمار لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ یہ کائنات، یہ سلسلہ روز و شب خود بخود چل رہا ہے۔ اس کا کوئی خالق ہے نہ اس کا کوئی مقصد ہے۔ مگر ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ اس کائنات کا ایک خالق ہے جو تمام قدرتوں کا مالک ہے، تمام صفات حسنہ سے متصف ہے۔ اس کے علاوہ سب مخلوق ہے اور اس نے تمام مخلوقات کو خاص مقصد کے لئے پیدا کیا ہے۔ اس خدا کا اسم ذات مذہب اسلام نے اللہ بیان کیا ہے۔ اس خدا کے وجود پر بیشمار عقلی اور نقلی دلائل موجود ہیں۔

خدا کی ہستی کی سب سے بڑی اور حتمی دلیل اس کا الہام، کلام اور اس کی آواز ہے۔ اگر سینکڑوں عقلی دلیلیں اس بات کی ہوں کہ اس شہر، اس جنگل اور اس صحرا میں کوئی ذی روح موجود نہیں تو بچے کی ایک چیخ، شیر کی ایک دھاڑ اور پرندے کی ایک چہچہاہٹ سب عقلی دلائل پر پانی پھیر دیتی ہے۔ خدا تعالیٰ جو ہر زمانے میں، ہر علاقے میں اپنی آواز سے اور اپنے کلام سے اپنے وجود کا ثبوت دیتا رہا ہے اور اب بھی دے رہا ہے تو اس کا انکار کیسے کیا جا سکتا ہے

اگر یہ سوال ہو کہ اس بات کا کیا ثبوت ہے کہ یہ کلام واقعی خدا کا ہے۔ تو خدا کا کلام اس کی عظمت، قدرت اور جلال کی خبر دیتا ہے۔ اس کی غیب کی خبریں اس کے تمام زمانوں پر حاوی ہونے کی اطلاع دیتی ہیں۔ آیئے اس سلسلہ میں 10 بڑی اور عظیم الشان پیشگوئیوں کا جائزہ لیں۔

1۔ تورات آج سے 3500 سال قبل لکھی گئی اور اس میں مدتوں پہلے خدا کی طرف سے حضرت ابراہیمؑ کو ان کے دونوں بیٹوں اسماعیل اور اسحاق اور ان کی اولاد کی جسمانی اور روحانی ترقی کے متعلق دی گئی خبریں موجود ہیں۔ ابراہیم کا زمانہ تورات سے 300 سال پہلے کا ہے۔

(ملاحظہ ہو پیدائش باب 12، 13، 17، 21)

2۔ موسیٰ کو خدا نے بنی اسرائیل کے بھائیوں میں موسیٰ جیسا نبی برپا ہونے کی خبر دی جو 10 ہزار قدوسیوں کے ساتھ آئے گا (استثناء، باب 18، 33) رسول کریم ﷺ اس کے مصداق ہیں۔

3۔ بعد کے انبیاء یسعیاہ (700 ق م) حبقوق (626 ق م) اور سلیمان اور دانیال نے بھی اشاروں اور استعاروں میں رسول کریم ﷺ کے متعلق پیشگوئیاں کیں (یسعیاہ باب 21۔ حبقوق باب 3۔ غزل الغزلات باب 5۔ دانیال باب 2)

4۔ مسیح نے بھی کامل شریعت لانے والے کی خبر دی اور اس کی آمد کو خدا کے آنے سے تعبیر کیا (متی باب 21۔ مندرجہ بالا پیشگوئیوں کی تفصیل کے لئے دیکھئے دیباچہ تفسیر القرآن از حضرت مصلح موعودؓ)

5۔ حضرت مسیحؑ نے اپنی آمد ثانی کی خبریں بھی دی ہیں جس میں قوموں کی لڑائی اور بیماریوں اور سورج اور ستاروں میں خاص نشان کے ظہور کی پیشگوئیاں بھی ہیں جو بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مسیح موعود کے زمانہ اور وجود میں پوری ہو چکی ہیں۔

6۔ قرآن و حدیث میں سینکڑوں پیشگوئیاں ہیں جن کا دائرہ قیامت تک پھیلا ہوا ہے جن کا تعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے ساتھ بھی ہے آپ کے بعد خلافت راشدہ اور امت کی ترقی پھر تنزل کے ساتھ ہے۔ نہایت بے بسی کے ایام میں آپ نے مکہ کی فتح نیز روم، ایران، شام، مصر اور قسطنطنیہ کی فتح کی خبر دی۔ مکی زندگی میں روم اور ایران کے مابین جنگ میں رومیوں کی شکست کے بعد جلد ان کی فتح کی خبر دی۔ ان میں سے ہر ایک غیر معمولی رنگ میں خدا کی ہستی کی دلیل ہے۔ آپ اور آپ کی قوم کا بیشتر حصہ ان پڑھ تھا مگر انتہائی نامساعد حالات میں آپ نے قرآن کریم کے جمع ہونے، مکمل ہونے، کتاب بننے، اس کے سب سے زیادہ پڑھے جانے اور اس کے بیان اور وضاحت اور حفاظت کی پیشگوئی کی اور آج قرآن خدا کی ہستی کا گواہ بن کر کھڑا ہے۔

7۔ قرآن و حدیث میں آخری زمانہ میں سائنسی ترقیات اور اسلام کی نشاۃ ثانیہ کی خبر دی گئی ہے اور نزول مسیح و مہدی کا ذکر ہے اسکے لئے متعدد نشانات کا ذکر ہے جیسے کسوف و خسوف۔ اس کی پیشگوئی عہد نامہ قدیم و جدید، قرآن و حدیث بزرگان امت مسلمہ اور ہندو اور سکھ مت میں بھی پائی جاتی ہے (ملاحظہ ہو۔ الفضل انٹرنیشنل 22 مئی 2021ء۔ الفضل ربوہ 19 مارچ 2004ء) یہ سب باتیں جو کم از کم 1400 سال پہلے خدا سے منسوب کر کے بیان کی گئیں اور لکھی گئیں اور پوری ہو گئیں کیا اس علام الغیوب خدا کی خبر نہیں دیتیں جو زمین و زمان پر حاوی ہے۔

8۔ اس زمانہ میں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ مسیح موعود علیہ السلام نے خدا سے خبر پا کر بے شمار تبشیری اور انذاری پیشگوئیاں کی ہیں۔ تبشیری خبروں میں آپ کی ذات، اولاد، دوست، جماعت کی وسعت و قبولیت عامہ کے ہزاروں نشان ہیں۔ ان میں خصوصیت سے نظام خلافت اور نظام وصیت کا قیام، تبلیغ کا زمین کے کناروں تک پہنچنا، اور ہر قوم میں احمدیت کے نفوذ کی پیشگوئیاں شامل ہیں۔

انذاری پیشگوئیوں میں طاعون کے آنے اور احمدیوں کی حفاظت کی پیشگوئی، لیکھرام، ڈوئی، اور متعدد مخالفین کی مباہلہ کے نتیجہ میں ہلاکت کی پیشگوئیاں شامل ہیں۔ غیر معمولی زلازل، عالمی جنگوں نیز زار روس، کسریٰ ایران، نادر شاہ حاکم افغانستان، جاپان اور کوریا کے متعلق حیرت انگیز پیشگوئیاں موجود ہیں۔

9۔ قرآن و حدیث اور عہد نامہ قدیم و جدید میں آخری زمانہ میں دجال اور یاجوج ماجوج کے ظہور کی خبر بھی دی گئی ہے۔ دجال سے مراد مغربی عیسائی اقوام کا مذہبی فتنہ ہے جس میں انسان

کو خدا بنا کر نوع انسانی کی اکثریت کو گمراہ کیا گیا ہے۔ اور یاجوج ماجوج سے مراد انہی قوموں کی آگ سے کام لے کر وہ سائنسی ترقیات ہیں جن کی مدد سے وہ ستاروں پر کمندیں ڈال رہی ہیں۔ سمندر کی تہوں میں اتر چکی ہیں۔ اور زمین کو گہرائیوں تک کھنگال ڈالا ہے۔ زمین کے خزانے باہر نکال دیے ہیں۔ سورج سے اس کی روشنی کھینچ لی ہے۔ اور جیمز ویب نامی دور بین زمین سے دس لاکھ میل دور سورج کی تحقیق کے لئے خلاؤں میں بھیج دی ہے۔ وہ قرآن وحدیث کی پیشگوئیوں کے مطابق مردوں کو زندگی دے رہی ہیں اور بارش برسانے پر قادر ہیں (الفضل 18 مارچ 2005ء نیز الفضل صد سالہ جوبلی نمبر 2013ء)

10۔ انجیل، قرآن شریف، حدیث اور امت مسلمہ کے بزرگوں کے کلام میں امام مہدی کے زمانہ میں ایک ایسے مواصلاتی نظام کی خبریں بھی ہیں جس کے ذریعہ امام مہدی کو تمام دنیا کے لوگ سن اور دیکھ سکیں گے اور سب لوگ اپنی اپنی زبان میں اس کا کلام سنیں گے یہ پیشگوئیاں مسلم ٹیلیویژن احمدیہ کی صورت میں پوری ہو چکی ہیں۔ (الفضل انٹرنیشنل 24 مئی 2019ء)

آخری زمانہ کے متعلق قرآن وحدیث کی پیشگوئیوں اور مسیح موعود کی پیشگوئیوں کے بارہ میں تفصیل کے لئے دیکھیں حضرت مصلح موعود کی کتاب دعوت الامیر۔ (انوار العلوم جلد 7)

یہ ہزاروں پیشگوئیوں میں سے چند نمائندہ پیشگوئیاں ہیں جن میں سے ہر ایک کسی عالم الغیب ہستی کے وجود پر دلالت کر رہی ہے۔ اور اس زمانہ میں تو نہایت کثرت کے ساتھ ان پیشگوئیوں کا ظہور ہو رہا ہے کیونکہ انسان نے خدا کو بھول جانا تھا۔ کس نے ہندوستان کے ایک اجڑے ہوئے اور گمنام قصبے قادیان کے مرزا غلام احمد قادیانی کو 1898ء میں یہ خبر دی کہ میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔ کس نے اسے یہ خواب دکھایا کہ وہ لندن میں ایک منبر پر کھڑا ہو کر انگریزی میں ایک مدلل تقریر کر رہا ہے۔ کس نے اسے پہلی اور دوسری جنگ عظیم میں رونما ہونے والے واقعات کی خبر دی۔ اگر سائنس یہ کر سکتی ہے تو آج تمام دنیا کے سائنس دانوں اور سیاست دانوں کو یہ چیلنج ہے کہ اس طرح کی پیشگوئیاں کریں اور پھر انہیں پورا بھی کر دکھائیں۔ یہ صرف اور صرف اس عالم الغیب کی طاقت کے مظاہرے ہیں جو ماضی و مستقبل پر یکساں نظر بھی رکھتا ہے اور دنیا کو بدلنے پر بھی قادر ہے۔

☆ بے شک خدا جس سے چاہے کلام کرے مگر خدا نے جن وجودوں کو خاص طور پر اپنی ذات کی اطلاع اور اپنے احکام سے مطلع کرنے کے لئے منتخب کیا وہ سب اپنے وقت کے بہترین کردار کے لوگ تھے۔ صادق اور امانت دار۔ ان کو اکثر نے قبول نہیں کیا مگر دعویٰ سے پہلے کی زندگی پر کوئی انگلی نہیں اٹھا سکے۔ ان سب کی نمائندگی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فَقَدْ لَبِثْتُ فِيكُمْ عُمُرًا مِنْ قَبْلِهِ أَفَلَا تَعْقِلُونَ (سورۃ یونس 17:10)

☆ خدا کی ہستی اور توحید کے یہ سب علمبردار نہایت کمزور اور بے بس تھے کوئی دولت اور جتھہ ان کے پاس نہیں تھا مگر خدا کی ذات نے ان سے وعدہ کیا کہ انہیں کامیاب کرے گا اور ان کے دشمن تمام طاقتوں کے باوجود ناکام ہوں گے اور ہر مامور کے وقت میں یہی کہانی دہرائی گئی۔ دنیا کی معلوم تاریخ کے مطابق خدا کے نام لیوا ہمیشہ کامیاب ہوئے اور ان کے دشمن مٹا دیئے گئے۔ نوح کی قوم پانی میں غرق ہوئی۔ ابراہیمؑ کو خدا نے آگ سے بچا لیا موسیٰؑ اور بنی اسرائیل کی کمزوری سے کون واقف نہیں مگر فرعون سمندر میں غرق ہو گیا اور موسیٰؑ نے فتح پائی۔ خدائے واحد کا عظیم ترین نمائندہ محمد ﷺ سب سے کمزور تھا۔ والد اس کی پیدائش سے پہلے فوت ہو گئے۔ والدہ نے جی بھر کے دیکھا بھی نہ تھا کہ چل بسیں۔ دادا کا سہارا بھی اٹھ گیا۔ چچا دشمن کا مقابلہ نہیں کر سکتے تھے۔ کوئی تعلیم نہ تھی کوئی جائیداد اور وراثت نہ تھی۔ مخالفین چاروں طرف سے ٹوٹ پڑے، قاتلانہ حملے کئے، زخموں سے چور کر دیا، جنگیں مسلط کیں، وفادار ساتھیوں کو شہید کر دیا مگر بالآخر اسی کا بول بالا ہوا اور وہ یہ بھی کہتا ہے کہ یہ سب میرے منصوبہ سے نہیں خدا کی طاقت سے ہوا۔ کیا ہزاروں ملہموں کی یہ غیر متوقع اور لرزہ خیز کامیابیاں خدا کی ہستی کا اعلان نہیں۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ دنیا میں بے شمار فاتحین گزرے ہیں مگر نبیوں کے ساتھ ان کا خاص امتیاز ہے۔ فاتحین عالم اپنی قوم کی عظمت کا نعرہ بلند کر کے اٹھے، قوم ان کا ساتھ دینے کو تیار تھی اور زمانے کی رو بھی یہی تقاضا کر رہی تھی مگر نبیوں نے ہمیشہ زمانے کی رو کے خلاف آواز بلند کی، اپنی قوم کی اصلاح کا نعرہ لگایا اور مدتوں سخت دکھ جھیلے اور اخلاقی بنیادوں پر اپنی فتوحات استوار کیں۔

☆ تاریخ عالم سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ تمام بانیان مذاہب نیک اور راستباز اور اچھی شہرت کے حامل تھے لیکن دنیاوی تعلیم کے لحاظ سے قریباً کورے تھے۔ لیکن جو تعلیم انہوں مختلف شعبوں میں انسان کی ہدایت کے لئے دی خواہ وہ باہمی تعلقات کا قانون ہو یا جنگی قوانین ہوں یا اللہ تعالیٰ اور اس کی مخلوق کے ساتھ تعلقات کے سلسلہ میں ہوں، سب تعلیمات اپنے زمانہ کے لئے نہایت ہی اعلیٰ اور مناسب حال تھیں اور ان کی قوموں نے اس راہ عمل پر چل کر صدیوں تک تہذیب اور شائستگی میں دنیا کی راہنمائی کی۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ ایک جھوٹا جو دنیاوی تعلیم کے لحاظ سے ناقابل ذکر ہے وہ اچانک ایسی قدرت حاصل کر لے کہ اس کی تعلیم دنیا پر چھا جائے۔ اس پر عمل کرنے والے اعلیٰ درجہ کی پاکیزگی حاصل کر لیں ایسا صرف خدا کی مدد اور تائید سے ہو سکتا ہے۔ اور یہی خدا کی ہستی کی بہت بڑی دلیل ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ کے سب راست باز مامور دنیا کے مختلف خطوں اور مختلف زمانوں میں آئے مگر یہ حیرت انگیز بات ہے کہ سب کی بنیادی تعلیم ایک ہی تھی۔ تفصیلات میں فرق ہونا تو زمانے اور حالات کا تقاضا ہے لیکن سب سچوں کا ایک ہی خدا پر متفق ہونا اور سب بنیادی مسائل اور تعلیم کی یکسانیت کیا ایک خدا کی ہستی پر دال نہیں۔ ایسے لوگ جن کا آپس میں ملنا کبھی تصور میں نہیں آ سکتا وہ خدا کے نام پر ایک ہی تعلیم ایک ہی قسم کے اخلاق دکھاتے ہیں، ایک ہی طرح دشمن کی شرارتوں کا شکار ہوتے ہیں۔ اور ایک ہی قسم کی کامیابی پاتے ہیں۔

☆ خدا کی ہستی کی ایک بہت اہم دلیل قبولیت دعا ہے۔ یعنی خدا تعالیٰ نہ صرف موجود ہے بلکہ دعاؤں کو سنتا ہے، ان کو قبول کرتا ہے اور حسب مصلحت اس کا جواب بھی دیتا ہے خواہ وہ لفظوں میں ہوں، خواہ وہ استعاروں میں ہوں خواہ وہ خوابوں یا رؤیا کی شکل میں ہوں۔ قبولیت دعا کے انعام میں سب نوع انسان برابر کے شریک ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے صرف مضطر کی شرط لگائی ہے۔ یعنی جب بھی کوئی شخص دنیا کے دوسرے تمام رشتوں سے قطع تعلق کر کے خدا کو دل میں یا بلند آواز سے پکارتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی بات سنتا ہے اور اس کو مشکل سے نجات دیتا

ہے۔اور جتنا جتنا کوئی انسان خدا سے محبت اور تعلق میں بڑھتا ہے اس کی قبولیت دعا کی شرح بڑھتی چلی جاتی ہے اور اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایسے ایسے غیر معمولی معجزات اور نشانات دکھاتا ہے کہ دنیا دنگ رہ جاتی ہے۔اس قبولیت دعا کا تجربہ وہ دہریہ بھی کرتے ہیں جو سمندر کی سطحوں پر ڈوبنے کے خوف سے خدا کو پکارتے ہیں اور ہواؤں میں اڑنے والے وہ لوگ بھی جو موت کے خوف سے خدا کو یاد کرتے ہیں۔وہ مریض بھی جو ناقابل علاج بیماریوں کا شکار ہو کر محض اسی کو آواز دیتے ہیں۔وہ بھوکے، پیاسے، ننگے، بے اولاد، دشمن کے ستائے ہوئے اور ہر خوشی سے بے نصیب جو صرف اور صرف اس کے در پر سجدہ ریز ہوتے ہیں۔وہ قیدی جو کال کوٹھڑی میں پڑے ہوتے ہیں اور نجات کا کوئی سامان نہیں رکھتے۔وہ اندھے، وہ گونگے اور بہرے جن کی کوئی نہیں سنتا اور جو کسی کو سنا نہیں سکتے۔جو کسی کو دیکھتے نہیں اور کوئی انہیں دیکھنے کے لئے تیار نہیں ہوتا۔خدا ان کی مرادیں بھی پوری کرتا ہے۔بشرطیکہ وہ سچے دل سے مضطر ہو کر خدا کو پکارے۔

☆ چونکہ خدا کے سب سے زیادہ پیارے اس کے انبیاء ہوتے ہیں اس لئے قبولیت دعا کے سب سے زیادہ نظارے انبیاء کے وجود میں نظر آتے ہیں۔اس حوالے سے 10 ایسی دعاؤں کا ذکر کیا جاتا ہے جو تاریخی طور پر مسلمہ ہیں اور وسیع اثرات رکھتی ہیں۔

1۔ حضرت موسیٰ کی دعا سے قوم فرعون پر آنے والے عذابوں کا ٹلنا اور فرعونیوں کا توبہ نہ کرنے پر ان کا پھر لوٹ آنا اور بالآخر فرعونیوں کی غرقابی۔(یہ تفاصیل بائبل کی کتاب خروج باب 8۔9 اور قرآن کی سورۃ اعراف کی آیات 134 تا 137 پر موجود ہیں)

2۔ حضرت عیسیٰ کی دعا سے ان کی صلیب سے نجات اور لمبی عمر پا کر کشمیر میں وفات، ان کے حواریوں کو مائدہ یعنی دنیاوی رزق کثرت سے نصیب ہونا۔(متی باب 27 آیت 46۔عبرانیوں باب 5 آیات 7، 8۔سورۃ المؤمنون آیت 51، سورۃ المائدہ آیات 113 تا 116)

3۔ رسول کریم ﷺ کی دعا سے بارش کا اچانک آنا اور ایک ہفتہ بعد دعا سے رک جانا۔مدینہ کی بیماریوں کا ختم ہونا اور ان کا مرجع خلائق بن جانا جیسا کہ ابراہیمؑ کی دعا بھی تھی۔

4۔ رسول اللہ ﷺ کی دعا سے صحابہ کی بیماریوں سے شفا، عمر میں اضافہ، اور فتوحات کی خبریں۔

5۔ رسول اللہ ﷺ کی دعا سے دشمن سرداران قریش کا مارا جانا اور کئی کا ایمان لے آنا۔

6۔ کسریٰ ایران کا رسول اللہ ﷺ کی دعا سے قتل ہونا اور حکومت کا پارہ پارہ ہونا۔(رسول اللہ ﷺ کی دعاؤں کے لئے دیکھئے رسول اللہ ﷺ کی مقبول دعائیں از حافظ مظفر احمد)

7۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعا سے آپ کے صحابہ کی شفا کے غیر معمولی واقعات، عمر کا بڑھ جانا اور اولاد عطا ہونا۔ حضورؑ کی دعا سے غیر معمولی قابلیت اور صلاحیت رکھنے والے بیٹے مصلح موعود کی پیدائش جس کا ذکر قدیم صحیفوں اور حدیث میں بھی کیا گیا ہے۔(سوانح فضل عمر جلد 1)

8۔ قبولیت دعا کے متعلق تمام مخالفین کو چیلنج اور غالب آنے کی پیشگوئی نیز قرآن کریم کی تفسیر، علم عربی، اور علم غیب اور بیماروں کی شفا کے بارہ میں علمائے عرب و عجم کو کھلا چیلنج۔(تفصیل کے لئے مسیح موعود علیہ السلام کے انعامی چیلنج از مبشر احمد خالد)

9۔ حضور کی دعا سے مخالفین کی ہلاکت خصوصاً لیکھرام، ڈاکٹر ڈوئی اور سعد اللہ لدھیانوی کا ابتر ہو کر مرنا۔(دعوۃ الامیر)

10۔ خلفائے احمدیت کی قبولیت دعا کے واقعات جو آج بھی جاری ہیں خصوصا ابتلاؤں کے ایام میں فتح کی بشارتیں۔

یہ وہ دعائیں ہیں جن کا اثر ہزاروں انسانوں اور سینکڑوں علاقوں پر پھیلا ہوا ہے جن کے گواہ بیسیوں سچے لوگ ہیں یہ سب دعائیں خدا کی ہستی کے انمٹ ثبوت مہیا کرتی ہیں۔

☆ اللہ تعالیٰ کی ہستی کا ایک بہت بڑا ثبوت اس کی مخلوق کے درمیان نظم و ضبط اور اعلیٰ درجہ کا توازن ہے۔مان لیا کہ سورج، چاند، ستارے خود بخود پیدا ہو گئے۔لیکن یہ کیسے ہوا کہ تمام سیارے جن کے گرد ان کے اپنے کئی چاند بھی گھوم رہے ہیں وہ سارے کے سارے سورج کے گرد لاکھوں سالوں سے اس طرح گردش کر رہے ہیں کہ کبھی کسی ٹکراؤ کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔کیونکہ جس دن ایسا ہو جائے گا، کائنات ریزہ ریزہ ہو جائے گی۔100 ارب گلیکسیز ہیں اور ہر گلیکسی میں 100 کھرب ستارے ہیں۔ہمارا سورج اپنے نظام شمسی سمیت نامعلوم منزلوں کی طرف رواں دواں ہے اور کائنات مسلسل پھیل رہی ہے۔

زمین سے سورج اور چاند مختلف فاصلوں پر ہیں اور مختلف حجم رکھتے ہیں لیکن زمین سے دونوں کا سائز ایک ہی نظر آتا ہے۔سورج کی وجہ سے چاند روزانہ ایک نئی شکل میں ظاہر ہوتا ہے۔اور 29، 30 دن کے بعد وہ سابقہ کیفیت پر لوٹ آتا ہے۔زمین اپنے محور پر 23 درجہ جھکی ہوئی ہے۔اسی وجہ سے موسم بدلتے ہیں۔اور اسی سے وہ تمام پھل اور سبزیاں اور درخت اور رونقیں پیدا ہوتی ہیں جن کا انسان متلاشی ہے۔اگر سورج اپنے مدار سے چند میٹر اندر یا باہر ہو جائے تو یہ زمین انتہائی گرم یا سرد ہو جائے۔اور زندگی کی صف لاکھوں سال پہلے لپیٹ دی جاتی۔کیا یہ سب اجرام فلکی، اور اجسام ارضی و سماوی اس بات کی شہادت نہیں دیتے کہ ان آسمانوں اور زمینوں اور موسموں کو کنٹرول کرنے والا کوئی ایک طاقتور وجود ہے جو ان سب کو مقررہ راستوں پر چلا رہا ہے۔کسی کو کسی دوسرے کے قریب نہیں پھٹکنے دیتا اور نئی سے نئی کہکشائیں پیدا کرتا چلا جا رہا ہے۔ان کے درمیان کوئی ٹکراؤ، کوئی فطور نہیں۔اور انسان جتنا جتنا دوربین بنا کر ان کو دیکھنے پر قادر ہو رہا ہے اس کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ جاتی ہیں۔اپنی کم مائیگی اور کسی خالق کی عظمت کا احساس اس پر چھانے لگتا ہے۔

یہی توازن انسانی جسم کے اندر بھی ہے۔ایک وقت تک انسان کے اعضاء حسب ضرورت بڑے ہوتے رہتے ہیں اور پھر مقررہ وقت پر رک جاتے ہیں۔کیا کسی اندھے ارتقاء میں یہ سب ممکن ہے۔انسان کے دانت اگر مسلسل بڑھتے رہیں تو جبڑے پھاڑ کر انسان کو خوبصورتی سے ہی نہیں، لذت کام و دہن سے بھی محروم کر دیں گے۔پس کوئی وجود ہے جس نے انسان کے ڈی این اے میں یہ سب کچھ ودیعت کر رکھا ہے۔سائنس دراصل اللہ تعالیٰ کی تخلیق اور اس کے اصولوں کو دریافت کرنے کا نام ہے۔انسان نے معلوم تاریخ میں کچھ باتیں دریافت کر لی ہیں لیکن ابھی کروڑہا کروڑ خصائص دریافت کرنے باقی ہیں۔شاید انسان تمام ہو جائے اور یہ سارے راز نہ کھل سکیں کیونکہ اس کائنات کے ہر ذرہ میں اسی ابدی اور ازلی خالق کا جلوہ نظر آتا ہے۔

(بقیہ صفحہ 33)

پروفیسر چوہدری محمد علی مضطر عارفی صاحب کے دورۂ کینیڈا کی چند جھلکیاں

نمائندہ خصوصی: مکرم محمد اکرم یوسف صاحب

مکرم پروفیسر چوہدری محمد علی صاحب کے دورۂ کینیڈا کی مختصر رپورٹ مع تصاویر احمدیہ گزٹ کینیڈا دسمبر 2020ء میں شائع ہو چکی ہے۔ مگر ٹورانٹو سے باہر جہاں جہاں مکرم چوہدری صاحب تشریف لے گئے تھے وہاں کے دوست احباب سے ملاقات اور تاثرات وغیرہ کا ذکر قلم بند ہونے سے رہ گیا تھا۔ خاص طور پر کیلگری میں قیام کے دوران کے واقعات کو محفوظ کرنے میں مکرم چوہدری عبدالباری صاحب نے بڑی مدد کی۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء۔ امر واقع یہ ہے کہ جماعت احمدیہ کینیڈا کی تاریخ پر ایک قرض تھا اور ایک فرض بھی جو ادارہ نے ادا کرنے کی کوشش کی ہے۔ (ادارہ)

گزشتہ نصف صدی میں جماعت احمدیہ عالمگیر کے جن بزرگانِ سلسلہ اور معزز شخصیات نے کینیڈا کی سرزمین کو شرفِ امتیاز بخشا ان میں ایک معتبر نام پروفیسر چوہدری محمد علی مضطر عارفی صاحب کا ہے جو تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے پرنسپل، وکیل التصنیف تحریک جدید ربوہ اور جماعت احمدیہ مرکزیہ کے کئی اعلیٰ عہدوں پر فائز رہے۔

حضرت مصلح موعودؓ کی نظر میں چوہدری صاحب کا مقام اور مرتبہ

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے 27 اکتوبر 1945ء کو فضل عمر ہوسٹل، تعلیم الاسلام کالج قادیان کی نئی عمارت کا افتتاح فرمایا۔ اس تاریخی موقع پر حضور نے آخر میں مولوی محمد علی صاحب کی کوٹھی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا:

"یہ سامنے والی کوٹھی جنہوں (مولوی محمد علی صاحب ایم۔اے) نے اپنے رہنے کے لئے بنوائی تھی اس میں اب ہوسٹل کے جو سپرنٹنڈنٹ صاحب (چوہدری محمد علی ایم۔اے) رہیں گے وہ ان کے ہم نام، ہم قوم، ہم ڈگری اور ہم علاقہ ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لکھا ہے۔ پہلا آدم آیا تو اسے شیطان نے جنت سے نکالا مگر دوسرا آدم اس لئے آیا کہ جنت میں داخل کرے۔ اس کوٹھی میں پہلے رہنے والے محمد علی نام، ایم۔اے ڈگری والے، ارائیں قوم کے اور وطن کے لحاظ سے جالندھر کے تھے، ان کے ساتھیوں نے خلافت کے اختلاف کے وقت کہا تھا۔ دیکھ لینا! دس سال تک یہاں عیسائیوں کا قبضہ ہوگا۔ خدا تعالیٰ کی نکتہ نوازی دیکھو۔ دس سال بعد نہیں تیس سال بعد ایک دوسرا شخص اسی نام، اسی ڈگری، اسی قوم اور اسی ضلع کا آج ہمارے سامنے یہ (چوہدری محمد علی ایم۔اے) کہہ رہا ہے کہ اب مَیں کوٹھی میں رہوں گا اور احمدیت کی روایات قائم رکھنے کی کوشش کروں گا جو کچھ پہلے محمد علی ایم۔اے آرائیں جالندھری نے کہا تھا بالکل غلط ہے۔ یہ جگہ خدا تعالیٰ نے مسلمانوں کے لئے ہی بنائی ہے اور یہاں اسلام کے خادم ہی رہیں گے اور مَیں محمد علی ایم۔اے آرائیں جالندھری اپنے طلباء سمیت پوری کوشش کروں گا کہ احمدیت اپنی سب روایات سمیت قائم رہے اور دنیا پر غالب آئے۔"

(تاریخ احمدیت، جلد دہم، صفحہ 70 بحوالہ روزنامہ الفضل قادیان۔ یکم نومبر 1945ء، صفحہ 3)

چوہدری صاحب 1995ء میں اگست کے اواخر میں جماعت کینیڈا کے احباب، خاص طور پر تعلیم الاسلام کالج کے قدیم طلباء کے اصرار پر حضور انورؒ کی اجازت مرحمت فرمانے کے بعد کینیڈا تشریف لائے۔ اور ستمبر کے اواخر تک قیام فرمایا۔ اُس وقت کے امیر و مشنری انچارج مکرم مولانا نسیم مہدی صاحب اور جنرل سیکرٹری مکرم ملک لال خاں صاحب اور جامعہ کے سابقہ طلباء نے آپ کا شایانِ شان استقبال کیا۔ اس دورہ کے جملہ انتظامات میں سجاد احمد ملک صاحب کی ذاتی لگن اور قلبی تعلق کارفرما تھی۔

ٹرانٹو میں چوہدری صاحب کا قیام احمدیہ ابوڈ آف پیس کے گیسٹ ہاؤس میں تھا۔ ایک ماہ کے قیام میں ملاقاتیں، مختلف مقامات کی سیر و تفریح میں مکرم ملک لال خاں صاحب اور پروفیسر ڈاکٹر پرویز پروازی صاحب کے ساتھ سجاد احمد ملک صاحب، عبدالحمید حمیدی صاحب، کلیم اللہ فیضی صاحب، طارق ظہور صاحب، میاں ضمیر احمد صاحب اور ہدایت اللہ ہادی صاحب شامل رہے اور ادبی مجالس کا اہتمام کرنے میں مکرم ملک لال خاں صاحب اور پروفیسر ڈاکٹر پرویز پروازی صاحب کے ساتھ، ہدایت اللہ ہادی صاحب اور عبدالحمید حمیدی صاحب شامل تھے۔

کینیڈا میں قیام کے دوران مولانا نسیم مہدی صاحب، مکرم ملک لال خاں صاحب اور مکرم مولوی عبدالعزیز بھامبڑی صاحب سے چوہدری صاحب کی خصوصی ملاقاتیں ہوتی رہیں۔ مولوی صدرالدین صاحب کھوکھر آف کراچی بھی چوہدری صاحب سے ملنے کے لئے گیسٹ ہاؤس تشریف لائے۔ ملاقات کرنے والوں میں احمدی احباب اور شاگردوں کی ایک طویل فہرست تو اپنی جگہ لیکن غیر احمدی معززین، علم و ادب اور کھیلوں کے حوالہ سے تعلق رکھنے والے احباب کی ایک بڑی تعداد بھی شامل تھی۔ برادرز کلب لاہور کے روح رواں اور باسکٹ بال فیڈریشن کے سابقہ عہدیدار میاں ضمیر احمد صاحب آپ سے ملنے اور اپنے خلوص کا اظہار کرنے تشریف لائے۔ اسی طرح محکمہ پولیس کے ایک دوست جو کئی سالوں تک پاکستان باسکٹ بال ٹیم کے ایک نامور کھلاڑی رہے ہیں، اپنے بیٹے کے ہمراہ ملاقات کے لئے تشریف لائے۔

مکرم سلیم صدیقی صاحب مرحوم کی فیملی سے ملاقات

چوہدری صاحب کی سلیم صدیقی صاحب مرحوم کے افرادِ خاندان سے ملاقات کی شدید خواہش تھی۔ چنانچہ ٹرانٹو کی علمی اور ادبی حلقوں کی معروف شخصیت ڈاکٹر نزہت صدیقی صاحبہ کے بچوں کے ساتھ ایک نشست کا اہتمام کیا گیا، اُن کے شوہر سلیم صدیقی صاحب جماعت احمدیہ کینیڈا کے ابتدائی جنرل سیکرٹری تھے۔ سلیم صدیقی صاحب تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے ہونہار طالب علموں میں سے تھے۔ چوہدری صاحب کو ان کے خاندان سے بڑا قریبی اور گہرا تعلق تھا۔

مولانا ارجمند خان صاحب کی قبر پر دعائے مغفرت

چوہدری صاحب نے اپنے دیرینہ بزرگ ساتھی مکرم مولانا ارجمند خان صاحب کی قبر پر یارک قبرستان گئے اور مرحوم کے لئے دعائے مغفرت کی، بہت آبدیدہ ہوگئے اور سارا جسم کپکپانے لگا۔ اور ان کی یادوں کے چند ایمان افروز واقعات بھی دوستوں سے بیان کئے۔

سیر و تفریح چند ملاقاتیں

ٹرانٹو میں قیام کے دوران چوہدری صاحب کو یہاں کے چند سیاحتی مقامات کی سیر کا موقع بھی ملا۔ جس میں نیاگرا فال، ڈولفن شو، سی این ٹاور، رائل اونٹاریو میوزیم، ٹرانٹو آئی لینڈ، لیک اونٹاریو وغیرہ شامل ہیں۔ ڈاؤن ٹاؤن میں سیر کے دوران ٹرانٹو ریفرنس لائبریری بھی رکے۔ ٹرانٹو قیام کے دوران چوہدری صاحب نے اپنے ذاتی دیرینہ تعلقات کے پیش نظر سجاد احمد ملک صاحب، وسیم احمد چوہدری صاحب، کلیم اللہ فیضی صاحب اور ہدایت اللہ ہادی صاحب اور بعض دوسرے افراد کے گھرانوں کو رونق بخشی اور ان کے اخلاص اور محبت کو سراہتے ہوئے ڈھیروں دعائیں دیں۔

گیسٹ ہاؤس کی غیر رسمی مجالس میں رات گئے تک سجاد احمد ملک صاحب، ہدایت اللہ ہادی صاحب اور عبدالحمید حمیدی صاحب شامل ہوتے رہے۔ کچھ نشستوں کی آڈیو ویڈیو ریکارڈنگ بھی ساتھ ساتھ ہوتی رہی۔ مزاحیہ لطائف کے ساتھ ساتھ اپنے اُردو اور پنجابی کلام کے شہ پارے بھی کیمرہ کی نذر کرتے رہے۔ آپ کی نظمیں جن میں تنہائی، آدھی رات، مگر تم کو اس سے کیا، کالی عینک وغیرہ شامل ہیں، آج بھی کانوں میں رس گھولتی رہتی ہیں۔

کینیڈا کے بارہ میں چند تاثرات

کینیڈا کے بارہ میں گفتگو کرتے ہوئے فرمایا کہ کینیڈا کی وسعت کا اندازہ باہر سے نہیں ہوسکتا، یہ بلاشبہ ہر لحاظ سے ایک عظیم ملک ہے، احمدی احباب اس ملک کا حق ادا کریں، اس ملک کی لاج رکھیں، اس کی خدمت میں حصہ لیں، جزو ایمان بنائیں، ایمان کی حیثیت سے ملک کا حق ادا کریں۔

مسجد بیت الاسلام

مسجد بیت الاسلام کا ذکر ہوا تو فرمایا کہ تثلیث کے اس جنگل میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایک خوشبودار، تن آور، پھلدار درخت لگانے کی توفیق دی ہے۔ ایک دوست نے اپنی خواہش کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ چوہدری صاحب آپ بھی کینیڈا کو اپنا گھر بنالیں؟ آپ نے پہلے ایک فارسی شعر میں ان کو جواب دیا۔ ”ہر ملک، ملک ماست کہ ملکِ خدائے ماست“ اور پھر اپنی پنجابی نظم کا شعر سنایا۔

اسیں سائے شگر دوپہر دے، سانوں کندھاں لیا لکو
سانہوں یار نے جتھے آکھیا اسیں اوتھے رہے کھلو

جنرل ضیاء الحق کا ذکر

فرعونِ زمانہ جنرل ضیاء الحق کے ذکر پر چوہدری صاحب نے فرمایا کہ اس کا معاملہ اب اللہ تعالیٰ کے سپرد ہے ہماری اس سے کوئی لڑائی نہیں لیکن جو کچھ وہ پیچھے چھوڑ گیا ہے وہ ایک ایسا کام ہے جو شاید اللہ تعالیٰ کو اس کی وفات کے بعد بھی پسند نہ ہو کیونکہ امام وقت کا انکار تو جرم ہے ہی لیکن اس کو ماننے والوں پر اتنی پابندیاں، اتنی سختیاں، اتنے ظلم وستم، کسی شکل میں بھی خدا تعالیٰ کے غضب سے نہیں بچ سکتا۔ یہ اُس زمانہ کی بات ہے جب اس وقت کے مطلق العنان نے قوم کو بیوقوف بنانے کے لئے اسلام کا نعرہ لگایا اور حقیقی اسلام کو ماننا، اس پر عمل کرنا اور اس کا ذکر کرنا ایک جرم قرار دے دیا۔ یہ حقیقی اسلام اور احمدیت کسی انسان کی اختراع نہیں ہے۔ رسول مقبول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشگوئی اور ارشاد کے عین مطابق جب امام مہدی علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ظہور آج سے ایک سو سال پہلے ہوا تو اس کے ماننے والوں کو کافر کہا گیا۔ اس وقت جو کچھ ہوا اس پر مَیں نے ایک شعر میں کہا ہے کہ:

وہ کشمکش ہوئی انکار کے قرینوں میں
رہا نہ فرق شریفوں میں اور کمینوں میں

اس موضوع پر اپنی ایک نظم سنانے سے پہلے آپ نے اپنی عاجزی اور انکساری کا یوں اظہار فرمایا کہ اس میں کوئی شعریت نہیں ہے، میرے دکھ اور جذبات کا اظہار ہے، اور اگر آپ کو اس میں کوئی جھنجھلاہٹ نظر آئے تو وہ ایک وقتی جھنجھلاہٹ تھی جو اپنا محاسبہ کرنے کے لئے تھی، کوئی ذاتیات نہیں:

اے ابوجہل وقت عتبہ مقام تو نے رکھا ہے میرا کافر نام
تو نے مری زبان چھینی ہے تیری جو بات ہے کمینی ہے

کیلگری

سید ظہیر احمد شاہ صاحب کے اصرار پر محترم چوہدری صاحب کیلگری تشریف لے گئے آپ کا قیام شاہ صاحب کے گھر پر ہی تھا۔ یاد رہے کہ سید ظہیر احمد شاہ صاحب تعلیم الاسلام کالج باسکٹ بال ٹیم کے ان نامور کھلاڑیوں میں سے ہیں جنہیں چوہدری صاحب کی اعلیٰ تربیت، شفقت و محبت اور خلافت کی برکات اور دعاؤں سے قومی باسکٹ بال ٹیم میں پاکستان کی نمائندگی کا موقع ملا۔ چوہدری صاحب کو شاہ صاحب سے ایک قلبی لگاؤ تھا اور قیام کے دوران مہر و وفا کی داستانیں تازہ ہوتی رہیں۔ چار دن قیام کے دوران چوہدری صاحب یونی ورسٹی آف کیلگری بھی گئے جہاں 34,000 سے زائد طلباء تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ Banff اور لیک لوئیس کی سیر کے لئے تشریف لے گئے۔

آپ کے ہمراہ مکرم چوہدری عبدالباری صاحب کے علاوہ فرید احمد صاحب اور مرزا بسم اللہ بیگ صاحب (توقیر بیگ صاحب کے والد) بھی تھے۔ ڈرم ہیلر کی سیر کے دوران بھی فرید احمد صاحب ساتھ تھے۔ دو شعری نشستیں بھی منعقد ہوئیں جن میں سے ایک اُن کے شاگرد مشہود احمد صاحب کے ہاں اور دوسری لئیق احمد صاحب کے گھر پر ہوئی۔ چوہدری صاحب خالد سیفی صاحب اور شبیر احمد صاحب کے گھر بھی تشریف لے گئے۔ کیلگری میں قیام کے دوران چوہدری صاحب نے مسجد

بیت النور میں خطبہ جمعہ بھی ارشاد فرمایا مگر گھٹنوں کی تکلیف کے باعث نماز پڑھانے سے معذرت کی اور مکرم چوہدری عبدالباری صاحب نے نماز پڑھائی۔

آٹواہ

کنگسٹن سے ہوتے ہوئے آٹواہ پہنچے، مکرم اشرف سیال صاحب کے ہاں قیام کیا۔محترمہ راشدہ سیال صاحبہ اردو ادب کی ایک مایہ ناز اور نامور بزرگ شاعرہ ہیں۔جن کے کلام کی حضرت خلیفۃالمسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی تعریف کی ہے۔گھر کے ہی چند افراد کے اصرار اور فرمائش پر مکرم چوہدری صاحب نے اپنا کلام سنایا اور پھر محترمہ راشدہ سیال صاحبہ نے بھی اپنا کلام پیش کیا۔جسے سن کر چوہدری صاحب بہت محظوظ ہوئے اور خوب داد دی۔مقامی جماعتی تقریب میں حصہ لیا، احباب جماعت سے ملاقات کی۔ان سے ملاقات کرنے والے پرانے شاگردوں میں گروپ کیپٹن عبدالبصیر حیّ صاحب بھی شامل تھے۔آٹواہ کے مختلف تاریخی اور تفریحی مقامات سے محظوظ ہوئے۔خاص طور پر میوزیم نے آپ کو بہت متاثر کیا۔

مونٹریال

آٹواہ سے چوہدری صاحب مونٹریال تشریف لے گئے اور جماعت احمدیہ مانٹریال کے صدر پروفیسر بشارت احمد صاحب کے گھر ٹھہرے، قیام کے دوران ان کے دونوں بیٹوں عزیزم فرحان اور عزیزم ریحان اور ان کی والدہ محترمہ فردوس بشارت صاحبہ کو چوہدری صاحب کی خدمت کا موقع ملا۔ان کے گھر پر کھانے کا انتظام بھی کیا گیا جس میں جماعت احمدیہ مونٹریال کی مجلس عاملہ کے علاوہ بعض دیگر احباب بھی شامل ہوئے، پھر وہاں سے مشن ہاؤس تشریف لے گئے اور نماز ادا کی۔

ان دنوں مکرم مولانا نسیم مہدی صاحب اور مکرم مولانا مبارک احمد نذیرؔ صاحب بھی دورہ پر آئے ہوئے تھے۔اس موقع پر مکرم مولانا نسیم مہدی صاحب نے نومبائع فرنچ کینیڈین بیرسٹر Pierre Chartier کی چوہدری صاحب سے ملاقات کرائی۔ان سے مل کر چوہدری صاحب بہت خوش ہوئے اور اُن کے بارہ میں فرمایا: بہت ہنس مکھ ہیں، طبیعت میں مزاح پایا جاتا ہے، بہت دلچسپ آدمی ہیں مونٹریال کے تاریخی اور سیاحتی مقامات کی خوب سیر کی۔چوہدری صاحب کو تاریخی اور قابلِ دید مقامات نے بہت متاثر کیا۔آپ فرنچ کینیڈین بودوباش کے ملاپ کو دیکھ کر بہت محظوظ ہوئے۔

کیوبک سٹی کی سیر

مکرم محمود احمد بٹ صاحب، چوہدری صاحب کے خصوصی میزبان تھے۔ان کے گھر کی ڈائری میں چوہدری صاحب نے رخصت ہونے سے قبل اپنے تاثرات کا ذکر یوں تحریر فرمایا:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدالمسیح الموعود

پیارے برادر محترم بٹ صاحب۔بیگم صاحبہ اور عزیزان خالد محمود۔طاہرہ محمود اور آصفہ محمود سلّمکم اللہ تعالیٰ آپ کی محبت کے جذبات، خلوص اور احمدیت سے عشق کی خوشبو سے معطر اور سرشار ہو کر جارہا ہوں۔جس طرح آپ نے گھر اور بچوں کو باہم مل کر ایک مثالی گھر بنایا ہوا ہے۔وہ میرے ایک روحانی تجربے سے کم نہیں۔اس محبت کا جواب تو سوائے دعائے خیر کے میرے پاس کچھ نہیں۔اللہ آپ کو دین و دنیا کی نعمات سے نوازے۔اور ہر آن آپ کا حافظ و ناصر ہو۔اور آپ کے وجود سے آپ کے ماحول کو احمدیت کے نور سے جگمگاتا رہے۔اور آپ اپنوں اور بے گانوں کے لئے قابل رشک کامیابی، قربانی اور اسلام اور خلافتِ احمدیت سے عشق کے مثالی نمونہ بن جائیں۔مجھ حقیر کے لئے بھی اپنی دعاؤں میں تھوڑی سی جگہ رکھیں۔

والسلام

خاکسار محمد علی، وکیل التصنیف۔28-9-95

اس کے علاوہ چوہدری صاحب نے کیوبک سٹی کے بارہ میں دوستوں سے اپنے تاثرات کا ذکر کرتے ہوئے یوں فرمایا کہ محمود بٹ صاحب نے کیوبک سٹی میں بہشت بنایا ہوا ہے۔ان کے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں۔صبح اذان ہوتی ہے۔ایک بچہ ساتویں جماعت میں پڑھتا ہے۔اس نے کہا میں جماعت کو چندہ کروں گا۔میری آمد تو کوئی نہیں لیکن میں سکول جانے سے پہلے اخبار بیچوں گا۔محلے کے بچے اور بچیاں بھی آتے ہیں، قرآن مجید پڑھتے ہیں۔مَیں نے قرآن پڑھتے خود سنا ہے، بچوں کی والدہ ان کو کلمہ پڑھا رہی تھیں، صبح اذان ہوئی اور باجماعت نماز ہوئی۔بڑا ہی پرسکون گھر ہے، اتنی محبت ہے کہ جیسے کینیڈا نہیں ہے جنگل میں منگل بنایا ہوا ہے۔مَیں نے انہیں کہا کہ مَیں زمین پر لیٹنا پسند کرتا ہوں تاکہ کمر میں تکلیف نہ ہو۔مگر میزبان پسند نہیں کرتے۔گھر بڑا صاف ستھرا تھا۔مَیں نے پیغام بھیجا تھا کہ صرف سبزی کھاؤں گا۔مگر انہوں نے سبزی کے ساتھ اور بہت کچھ بنایا ہوا تھا۔

محمود بٹ صاحب نے چوہدری صاحب سے ملاقات کی غرض سے احمدی احباب، چند عربوں اور مقامی فرنچ دوستوں کو بھی ظہرانے پر مدعو کیا تھا۔اس وقت موقع پر بٹ صاحب کے ساتویں جماعت کے بچے نے جن کا نام خالد محمود بٹ ہے، فرنچ زبان میں ترجمانی کے فرائض انجام دیئے۔چوہدری صاحب اس پاکستانی بچے کے فرفر فرنچ بولنے پر بہت حیران ہوئے۔بعدہ اس بچہ کی بہت تعریف کی۔

کیوبک سٹی کے تاریخی اور سیر و سیاحت کے مقامات کی خوب سیر کی اور قدرتی حسن سے بہت متاثر ہوئے۔

قلمی دیوان

چوہدری صاحب نے ازراہ شفقت کینیڈا جماعت پر یہ احسان فرمایا کہ اپنا قلمی دیوان جو ڈائری کی شکل میں تھا، ہدایت اللہ ہادی صاحب کو تھمادیا اور یہ شرط عائد کی یہ کلام اجازت کے بغیر شائع ہوگا اور نہ مشاعرہ میں سنایا جائے گا۔

اور انہوں نے خواہش ظاہر کی اسے کمپیوٹر پر کمپوز کر کے دفتر وکالت تصنیف ربوہ میں ساتھ ساتھ بھجواتے رہیں۔دراصل یہی وہ ابتدائی مسودہ تھا جو بعد میں ”اشکوں کے چراغ“ کی صورت میں منصۂ شہود پر آیا۔جسے جماعت احمدیہ عالمگیر میں غیر معمولی پذیرائی حاصل ہوئی۔

ٹرانٹو سے لندن واپسی

مکرم چوہدری صاحب 30 ستمبر 1995ء کو پیئرسن انٹرنیشنل ایئرپورٹ سے لندن کے لئے عازم سفر ہوئے۔

(بقیہ صفحہ 33)

احمدیہ گزٹ کینیڈا کے گولڈن جوبلی عشائیہ کی تقریب اور چند تاثرات

مکرم ومحترم امیر صاحب جماعت احمدیہ کینیڈا
احمدیہ گزٹ کینیڈا کی پچاس سالہ جوبلی کے موقع پر اظہارِ تشکر

پیارے مدیران، کارکنان و رضا کارانِ احمدیہ گزٹ!

خاکسار احمدیہ گزٹ کینیڈا کی پچاس سالہ جوبلی کے جملہ پروگراموں، خاص طور پر جوبلی ریسیپشن، کی تقریب کے کامیاب انعقاد پر آپ کی خدمت میں مبارکباد پیش کرتا ہے۔ یہ بہت اچھا موقع تھا جس میں گزٹ کے پچاس سالہ سفر کو کامیاب بنانے کے لئے پسِ منظر میں نہایت محنت اور لگن کے ساتھ خدمت کرنے والے تمام مدیران، کارکنان، رضا کاران اور متعلقین کی خدمات کو اجاگر کیا گیا اور ان کا شکریہ ادا کیا گیا۔ اس سے ہمیں یہ اندازہ ہوا کہ ایک خوبصورت اور علمی مجلّہ کی تیاری میں کتنے افراد کی انتھک محنت کارفرما ہوتی ہے۔

آپ سب کی ان خدمات کا اصل اور بہترین اجر تو اللہ تعالیٰ ہی عطا فرمائے گا۔ تاہم تمام افرادِ جماعت آپ کے ممنونِ احسان ہیں۔ اور خاکسار جماعت احمدیہ کینیڈا کی نمائندگی کرتے ہوئے آپ سب کا شکریہ ادا کرتا ہے۔

جماعت احمدیہ کینیڈا پر خدا تعالیٰ کے بے شمار افضال اور انعامات میں سے چند انعام وہ ہیں جو ”احمدیہ گزٹ کینیڈا“ کی شکل میں ہمارے خدام، اطفال، لجنات اور انصار کو ہر ماہ آن لائن بھی اور بذریعہ ڈاک بھی، قرآن کریم کے احکامات، احادیث رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چاشنی، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی تعلیمات، اور خلفائے احمدیت کے خطبات سے اردو اور انگریزی دونوں زبانوں میں روحانی مائدہ مہیا کرتا ہے۔ ہم میں سے بہت سے اس روحانی چشمہ سے ہر ماہ اپنی پیاس بجھاتے ہیں۔ پچھلے پچاس سالوں میں احمدیہ گزٹ کے رضا کاروں میں مقامی اور دوسری جماعتوں کے علماء، اساتذہ، محققین، مخلصین، شعراء، عہدیداران ، مدیران، کمپیوٹر معاونین، کمپوزرز، گرافک ڈیزائنرز، فوٹوگرافرز، مینیجرز اور کئی دیگر احباب شامل ہیں۔ ان سب کی ان گنت گھنٹوں پر پھیلی ہوئی محض للّٰہی خدمات کا اندازہ لگانا ممکن نہیں۔ اللہ تعالیٰ ان خدمات کو قبول فرمائے اور ان کے ذریعہ جماعت کی تعلیمی اور تربیتی ضروریات کو احسن رنگ میں پورا کرے۔

گزٹ کی پچاس سالہ اشاعت کی کامیابی تین خلفائے احمدیت کی طرف سے ملنے والی ہدایات اور دعاؤں کی برکات کا نتیجہ ہے۔ خطباتِ جمعہ کے خلاصہ جات اور خصوصی پیغامات احمدیہ گزٹ کا اہم حصہ ہیں اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حالیہ خصوصی پیغام کے مطابق تربیت اور تبلیغ کی تمام منازل طے کرنے کے لئے رسالہ کی نئی نسلوں کی توجہ اور رجحان کو ان تقاضوں کی طرف موڑنے کی ضرورت ہے تا کہ نوجوانوں میں اس کے مطالعہ کا شوق اور دلچسپی بڑھتی چلی جائے۔

خاکسار کامیابی کے اس سنگِ میل پر دوبارہ تمام کارکنان کو مبارکباد پیش کرتا ہے اور دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو آپ کی شبانہ روز خدمات کا احسن اجر عطا فرمائے۔ اور تعلیم و ترویج کا یہ سلسلہ ترقی کی منازل طے کرتا چلا جائے اور احباب جماعت اس چشمہ معرفت سے مستفیض ہوتے رہیں۔ آمین!

میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری کوششوں میں مزید برکت ڈالے اور احمدیہ گزٹ ہمیشہ بیش از بیش کامیابی و کامرانی کی منازل طے کرتا چلا جائے۔ ان شاء اللہ!

والسلام

خاکسار

ملک لال خاں

امیر جماعت احمدیہ کینیڈا

*****

مکرم سلیم اختر فرحان کھوکھر صاحب
سابق ایڈیٹر و نائب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا

احمدیہ گزٹ مقامی طور پر اور دوسرے کئی ممالک میں کینیڈا کی جماعت کا نمائندہ مجلہ ہے۔ اِس میں کوئی شک نہیں کہ احمدیہ گزٹ کینیڈا بہت سے ممالک کی جماعتی اشاعتوں میں بہتر مقام رکھتا ہے۔

1989ء میں مجھے پہلی بار گزٹ کے مطالعہ کا تجربہ ہوا۔ اِس بات نے مجھے بہت متاثر کیا کہ محدود وسائل کے باوجود ہر ماہ ایک معیاری اشاعت کیسے ممکن ہے۔ میرے سوال کا جواب مجھے محترم عبدالوکیل خلیفہ صاحب مرحوم، محترم حسن محمد خان عارف صاحب مرحوم جیسے بزرگان اور انتہائی محنتی دوست محترم ہدایت اللہ ہادیؔ صاحب کی صورت میں ملا۔ اُن کی وقف کی روح، علم ودانش، اور ہر ماہ ایک معیاری رسالہ شائع کرنے کی ہمہ وقت کوشش نمایاں نظر آئی۔

آغاز سے ہی احمدیہ گزٹ نے جماعت کی مذہبی، تعلیمی

اور اخلاقی تربیت کا بیڑہ اُٹھایا۔ اکثر کی نظر میں یہ افراد جماعت کو اِکٹھا اور متحد کرنے میں مدد و معاون بھی تھا۔ یہ کوئی اچنبھے کی بات نہیں کہ لوگ خبروں، تعلیمی میدان میں نمایاں کارکردگی کے اعزازات، پیدائش، اموات وغیرہ کے اعلانات کے لئے فوراً گزٹ میں تلاش کرتے ہیں۔

ہر ماہ احمدیہ گزٹ خلیفۂ وقت کے خطبات اور دوسری تقریبات میں فرمودہ بصیرت افروز ارشادات شائع کر کے احباب جماعت کا خلافت سے تعلق برقرار رکھنے میں انتہائی مدد و معاون ہوتا ہے۔

مجھے حیرت ہوتی ہے کہ گزٹ میں دی گئی معلومات کو غلطیوں سے مبّرا رکھنے کے لئے ہمارے سینئر ایڈیٹرز کس قدر احتیاط برتتے ہیں کئی بار مجھے یہ دیکھنے کا اتفاق ہوا کہ محترم ہادی صاحب اور محترم حسن محمد خان عارف صاحب حوالہ جات کی تصدیق کے لئے کتنی محنت اور تگ و دو کرتے ہیں۔ اور اسے خوب سے خوب تر بنانے میں ہمہ تن مصروف رہتے ہیں۔

پچاس سال کا عرصہ ہر ماہ باقاعدگی سے شائع کرنے اور اس کے معیار کو برقرار رکھنے کے لئے ایک طویل عرصہ ہے۔ احمدیہ گزٹ بلاشبہ ایک نمایاں اشاعت ہے، مجھے گزٹ کے بہت سے رضاکاروں کے ساتھ کام کرنے کا اعزاز ملا ہے۔ جس میں اوہائیو سے ڈاکٹر بشارت منیر مرزا صاحب مرحوم اور کینیڈا میں مقامی طور پر معاون مدیران، معاونین، پرنٹرز، ٹائپ سیٹرز، گرافک ڈیزائینرز، مینیجرز وغیرہ شامل ہیں۔ اُن میں سے ہر ایک کو جماعت کے عشق میں مخمور پایا، اور احمدیہ گزٹ کو ایک کامیاب اشاعت بنانے کے لئے ذاتی کوشش کرتا ہوا نظر آیا۔

احمدیہ گزٹ جماعت کی ایک سرکاری دستاویز ہے۔ جماعت کینیڈا کی تاریخ کو جمع کرنا، یا اُس سے بھی اہم خلفاء احمدیت کے کینیڈا میں بابرکت دوروں کی تاریخ مرتب کرنا گزٹ میں مطبوعہ رپورٹوں سے گزرے بغیر ایک ناممکن بات ہے۔ مجھے یقین ہے کہ گزٹ کی یہ خدمت جماعت کینیڈا کی ترقی کے ساتھ ساتھ دن بدن بڑھتی چلی جائے گی۔

میں احمدیہ گزٹ کے ماضی، حال اور ان شاءاللہ مستقبل کے رضاکاروں کا معترف ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے حضور اُن کے لئے دُعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ اُن کی عاجزانہ کوششوں کو قبول فرمائے اور عظیم الشان انعاموں سے نوازے۔ آمین!

*****

مکرم مولانا سہیل مبارک شرما صاحب
نائب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا

الحمدللہ ثم الحمدللہ کہ خاکسار کو احمدیہ گزٹ کینیڈا کی پچاس سالہ تقریب میں شرکت کی توفیق ملی۔ اللہ تعالیٰ کے شکر کے بعد خاکسار آپ کا اور ادارہ احمدیہ گزٹ کی تمام ٹیم کا شکریہ ادا کرتا ہے کہ اس تاریخی موقع پر اس عاجز کو بھی یاد رکھا۔ فجزاکم اللہ احسن الجزاء

کسی بھی جریدہ کا 50 سال کا سفر طے کرنا خود اس کی اہمیت اور کامیابی کا ثبوت ہوتا ہے۔ تاہم خاکسار کا زیادہ عرصہ چونکہ پاکستان میں گزرا ہے اس لیے ذاتی طور پر کینیڈا آنے سے پہلے احمدیہ گزٹ کینیڈا سے صرف اتنی ہی واقفیت تھی کہ جماعت احمدیہ کینیڈا کا ایک آرگن ہے جسے احمدیہ گزٹ کینیڈا کہتے ہیں۔ جنوری 2021 میں کینیڈا آنے کے بعد جب احمدیہ گزٹ کے شمارے دیکھنے کا موقع ملا تو فوراً اس رسالے کی خوبصورتی اور جاذبیت اور اس میں چھپنے والے مضامین کی علمیت نے خاکسار کو اپنا گرویدہ بنا لیا۔

خاکسار کو پاکستان میں بہت قریب سے رسالہ ماہنامہ خالد اور ماہنامہ تشحیذ الاذہان کی تیاری کو اول سے آخر تک دیکھنے کا موقع ملا ہے۔ اس لیے خاکسار کے علم میں ہے کہ ایک خوبصورت اور علمی رسالے کی تیاری اور پھر اسے بروقت قارئین کے ہاتھوں میں پہنچانے میں جتنی محنت اور وقت لگتا ہے، اس کا اندازہ ایک قاری کو ہونا مشکل ہے ۔ اور یقیناً وہی محنت اور وقت ہے جو اس رسالے کی تیاری میں بھی لگتا ہے اور اس کے لیے احمدیہ گزٹ کینیڈا کی تمام ٹیم کا یہ عاجز شکرگزار ہے اور دعاگو ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کی خدمات کو قبول فرمائے اور احمدیہ گزٹ کینیڈا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی توقعات پر پورا اترتے ہوئے ترقی کی مزید منازل طے کرتا چلا جائے۔ آمین

خاکسار کی طرف سے ادارہ احمدیہ گزٹ کینیڈا کی تمام ٹیم کو دل کی گہرائیوں سے مبارکباد پیش ہے۔

*****

مکرم عبدالحمید وڑائچ صاحب
صدر مجلس انصاراللہ کینیڈا

اللہ تعالیٰ کے خاص فضل و رحم کے ساتھ احمدیہ گزٹ کینیڈا اپنی اشاعت کی پچاس سالہ تقریبات منا رہا ہے۔ الحمدللہ!

آیئے گزشتہ پچاس سالوں پر نظر دوڑائیں جب سوشل میڈیا، یا رابطہ کے تمام مؤثر ذرائع تقریباً معدوم تھے، ایسے نامساعد حالات میں کینیڈا کے طول و عرض میں جماعت احمدیہ کے ممبران کے لئے گزٹ باہمی تعامل اور رسل و رسائل کا واحد ذریعہ تھا۔ آنے والے ادوار میں علوم و کتب کے بارہ میں اہم پیش گوئیوں کی شہادت کے بہت سے ذرائع میں سے ایک گزٹ ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَإِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ یعنی اور جب صحیفے نشر کئے جائیں گے۔

احمدیہ گزٹ کینیڈا نے مرکز کی معلومات احمدیوں تک پہنچانے اور احمدی دوستوں کو ایک دوسرے کے قریب لانے کا اہم کردار ادا کیا ہے۔ آغاز میں ہاتھ سے لکھے ہوئے گزٹ کے چند صفحوں کا بنیادی مقصد جماعت کے تمام ممبران کو مقامی یا نیشنل مرکز کی جانب سے جماعتی معلومات/سرگرمیاں اور پیغامات پہنچانا

تھا۔وقت کے ساتھ ہم نے اِس رسالہ کو نہ صرف معلومات اور علم و دانش کے ایک معتبر ذریعہ میں تبدیل ہوتے دیکھا بلکہ مختلف انواع کے عالمانہ مضامین، تقریبات اور جلسوں کی رپورٹوں اور سب سے اہم خلیفہٗ وقت کے پیغامات اور خطباتِ جمعہ ممبران جماعت کی دینی، روحانی، تربیتی اور تبلیغی ضرورتوں کو پورا کرنے کا ذریعہ بھی بنتا گیا۔ الحمدللہ!

ایک لحاظ سے احمدیہ گزٹ نے کینیڈا میں جماعت کی تاریخ مرتب کرنے میں فعال طریقہ سے حصہ بھی لیا ہے۔ بلاشبہ یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کے خاص فضل اور خلفاء کی راہنمائی سے ممکن ہوا۔

مجلس انصار اللہ کینیڈا کی نمائندگی کرتے ہوئے مجلس عاملہ سمیت میں اپنی انتہائی عاجزی اور انکساری کے ساتھ ادارہ احمدیہ گزٹ کینیڈا کے تمام افراد اور محترم امیر صاحب کینیڈا کی پانچ دہائیوں پر پھیلی ہوئی کامیابیوں کے لئے اپنے دلی جذبات کا اظہار کرتا ہوں اور کامیابیوں کے بہت سے ایسے پچاس سالوں کے لئے دُعا کرتا ہوں۔محترم امیر صاحب !اب میں آپ کی اجازت سے یہ تختی (plaque) آپ کی خدمت میں اور احمدیہ گزٹ کی خدمت میں پیش کرنا چاہتا ہوں۔ جو مجلس انصار اللہ کینیڈا کی محبت ،ستائش اور تشکّر کے جذبات کا ادنی سا اظہار ہے۔

*****

محترمہ امۃ السلام ملک صاحبہ
صدر لجنہ اماء اللہ کینیڈا

الحمد للہ خدا تعالیٰ کی تحمید و تسبیح اور بے انتہاء برکتوں اور نعمتوں کی شکر گزاری کے ساتھ آج ہم سب احمدیہ گزٹ کینیڈا کی گولڈن جوبلی کے سلسلے میں اکٹھے ہوئے ہیں، اور اللہ تعالیٰ کے شکر گزار ہیں کہ اُس نے آج سے پچاس سال پہلے بوئے گئے ایک ننھے سے ادبی بیج کو آج ایک خوبصورت، توانا اور ہرا بھرا شجر بنا دیا ہے۔ الحمد للہ۔ یہ سب ہمارے پیارے خدا کے فضل، خلافت کی برکات، راہنمائی، دعاؤں اور افرادِ جماعت کی مسلسل لگن کے باعث ممکن ہوا ہے۔

امام الزمان حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کی نشانیوں میں سے ایک خدائی وعدہ یوں بھی ہے،

وَ اِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتۡ (سورۃ التکویر 81، آیت 11)

یعنی جب کتابیں اور جرائد کثرت سے شائع ہوں گے اور پھیلائے جائیں گے۔حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی طبع خانوں کی ایجاد اور کتابوں کی بکثرت اشاعت کو اپنی تائید میں چھٹا نشان قرار دیا ہے۔

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن، جلد 22، صفحہ 206)

الحمد للہ احمدیہ گزٹ بھی اس مقدس اور مبارک پیشگوئی کے تحت ہے کیونکہ یہ جماعت احمدیہ کینیڈا کا تعلیمی، تربیتی اور دینی مجلہ ہے۔ ہاتھ سے لکھے جانے سے لے کر کمپیوٹرائزڈ پرنٹنگ میں چھپنے والا یہ گزٹ دوسرے ممالک میں بھی یکساں مقبول ہے۔

یہ ایک رنگا رنگ گلدستے کی مانند ہے جس میں ہماری روحانی، دینی و دنیاوی تعلیم و تربیت کے لئے قرآن کریم، احادیث، ملفوظات، خطباتِ جمعہ سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز، خلفائے کرام کے خطابات اور زریں ہدایات، جلسہ جات کی کاروائی کے آنکھوں دیکھے حال کی منظر کشی اور تقاریر، نامور شخصیات کے علمی مضامین، خصوصی نمبرز، مشاعروں کی روداد، اعلانات، اشتہارات وغیرہ موجود ہیں۔ جو کسی بھی رسالے کو بفضل خدا مفید اور مقبول بناتا ہے۔

الحمد للہ احمدیہ گزٹ کی ترقی کے سفر میں لجنہ اماء اللہ کینیڈا نے بھی ہمیشہ اپنے بھرپور تعاون اور شرکت سے اپنا کردار احسن رنگ میں ادا کیا ہے، محترمہ عطیہ شریف صاحبہ مرحومہ، محترمہ امۃ الرفیق طاہرہ صاحبہ اور محترمہ امۃ الرفیق ظفر صاحبہ یا معروف شاعرات جیسے محترمہ راشدہ سیال صاحبہ، محترمہ امۃ الحفیظ حسین صاحبہ، محترمہ امۃ الباری ناصر صاحبہ، محترمہ شبانہ شفیق صاحبہ اور بعض دوسرے، یہ سب اِس گزٹ کی نامور لکھنے والوں میں سے ہیں۔ اسی طرح اس جریدے کی آرائش و تکنیکی مدد کے ساتھ محترمہ طاہرہ ہادی صاحبہ، محترمہ بشریٰ افضل خاں صاحبہ، محترمہ آنسہ طلعت صاحبہ، محترمہ نوروز ملک روزی صاحبہ، محترمہ فوزیہ بٹ صاحبہ، محترمہ بشریٰ بلال صاحبہ، محترمہ منصورہ رؤف صاحبہ، محترمہ نائلہ ملک صاحبہ، محترمہ حنا ملک صاحبہ، محترمہ نادیہ محمود صاحبہ اور بعض دوسروں کی خدمات شامل ہیں۔ ان بہنوں نے اردو انگریزی دونوں حصوں میں اپنی محنت اور دلفشانی سے خدمت کی ہے۔

دعا ہے کہ احمدیہ گزٹ کینیڈا اسی طرح ترقی اور مقبولیت کا سفر طے کرتا رہے اور خدا تعالیٰ کی حقانیت اور اسلام احمدیت کی سچی اور عالمگیر تعلیمات کا حقیقی مظہر بن کر ان تعلیمات کو گھر گھر پہنچانے کا فریضہ ایسے ہی ادا کرتا رہے اور ہم سب اس سے بھرپور استفادہ کرتے رہیں۔ آمین!

*****

محترمہ امۃ الرفیق طاہرہ صاحبہ
سابقہ صدر لجنہ اماء اللہ کینیڈا

مجھے بہت خوشی ہے کہ گزٹ کینیڈا کی پچاس سالہ تقریب منعقد ہو رہی ہے۔ میری دلی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ گزٹ کو دن دگنی اور رات چوگنی ترقی عطا فرمائے، آمین۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجھے گزشتہ پینتیس سال سے گزٹ کو پڑھنے کا موقع مل رہا ہے اور اس کو ہمیشہ ترقی کی طرف بڑھتے اور اعلیٰ سے اعلیٰ معیار کو حاصل کرتے ہوئے دیکھ کر بہت اچھا لگتا ہے جس معیار پر اب یہ ہے اس تک پہنچنا آسان نہیں۔ میں بخوبی اندازہ کرسکتی ہوں کہ اس سب کے پیچھے کتنی محنت اور توجہ ہوتی ہے۔ ہر موقع کی مناسبت سے مضامین کا انتخاب، خصوصی نمبرز کی اشاعت اور پھر بروقت رسالہ کو شائع کرنا آسان کام نہیں، یہ سب کچھ شدید محنت شاقہ اور دن رات کی محنت کا نتیجہ ہے، اسی وجہ سے ہمیشہ گزٹ کے آنے کا انتظار ہوتا ہے کہ آئے اور ہم اسے پڑھیں، اللہ سب کارکنان کو جزائے خیر عطا فرمائے، اور گزٹ ہمیشہ ترقی کی شاہراہ پر آگے سے آگے بڑھتا رہے، آمین!

آپ مزید لکھتی ہیں: الحمد للہ۔ اِس تاریخی موقع پر تقریب میں شامل ہونے کے لئے میں آپ کے دعوت نامہ کی شکر گزار ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو گزٹ کے ایڈیٹر کی حیثیت سے 33 سالہ مسلسل اور بے تکان خدمات کا اجر عظیم عطا کرے۔ گزٹ نے جو اعلیٰ معیار حاصل کیا ہے وہ آپ کی اِس سے والہانہ وابستگی، محبت اور وقف کی روح سے وقت کی قربانی کا اظہار ہے۔ ماشاءاللہ!

محترمہ امۃ الباری ناصر صاحبہ
مدیر اعلیٰ ماہنامہ النور امریکہ

احمدیہ گزٹ کینیڈا کی گولڈن جوبلی کے موقع پر عشائیہ کا دعوت نامہ ملنا خاکسار کے لئے ایک اعزاز ہے جس کے لئے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتی ہوں۔ آپ اور سارے خدمت گزار عملے کے لئے دعا گو ہوں اللہ پاک جزائے خیر سے نوازتا رہے اور بفضلِ الٰہی ایسے بہت سے بابرکت سنگِ میل عبور کرتے چلے جائیں۔ آمین۔

خاکسار کینیڈا آنے سے پہلے ہی احمدیہ گزٹ کے اوراق میں موجود تھی۔ پہلی دفعہ جب اڑ کر آئی اور آپا لطیف صاحبہ کی الماریوں سے اپنے لئے رزق تلاش کیا تو احمدیہ گزٹ کینیڈا کے پرچے ہاتھ لگے۔ پڑھنے لگی تو اس میں کہیں کہیں میری نظمیں ہاتھ سے لکھی ہوئی موجود دیکھ کر خوشی ہوئی۔ اس دیرینہ تعلق سے احمدیہ گزٹ کینیڈا مجھے اپنا لگتا ہے۔ اب تو یہ ماشاءاللہ پختگی کی عمر کو پہنچ گیا ہے۔ اس خوشی کے موقع پر مبارکباد پیش کرتی ہوں۔

نور کی شاہراہوں پہ آگے بڑھو، سال کے فاصلے لمحوں میں طے کرو
خوں بڑھے میرا تم جو ترقی کرو، قرۃ العین ہو ساربان کے لئے

احمدیہ گزٹ کینیڈا جوبلی نمبر پر تبصرہ کرتے ہوئے آپ لکھتی ہیں:

صفِ دشمن کو کیا ہم نے بحُجّت پامال
سیف کا کام قلم سے ہی دکھایا ہم نے

احمدیہ گزٹ کینیڈا کا جون کا شمارہ پیشِ نظر ہے۔ یہ اس رسالہ کی گولڈن جوبلی پر طبع کیا گیا خصوصی نمبر ہے۔ پہلی نظر پڑتے ہی سرورق پر سورہ التکویر کی آیت وَإِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ انتہائی خوبصورتی سے جگمگاتی نظر آتی ہے۔ یکدم ذہن وقتِ مسیحا کی اس قرآنی پیشگوئی کی طرف منتقل ہو جاتا ہے جو ہم لحہ لحہ نت نئی شان سے پوری ہوتی ہوئی مشاہدہ کر رہے ہیں۔ جماعت کا ہر جریدہ، ہر اخبار، ہر کتاب اور ہر پمفلٹ سلطان القلم کی صداقت کے گواہ ہیں تخم ریزی کرنے والے نے اپنے درختِ وجود کی ہر شاخ کے پھیلنے، پھولنے اور پھلنے کی بشارتیں دی ہیں۔ یہ جو گولڈن جوبلی تک پہنچنا ہے، اتفاقی نہیں ہے اس میں الٰہی تائید و نصرت شامل حال ہوتی ہے اس لئے کہ آسمان پر قلم کے ہتھیار سے اسلام کی فتح لکھی گئی ہے۔ اس کے سپاہی ذوالفقارِ علی سے تسخیرِ عالم کا کام کریں گے۔ مجلّے کے مندرجات کا ایک ایک لفظ خدمت گزاروں کی محنت شاقہ کی خبر دیتا ہے کہ کس طرح تن من دھن نثار کر کے کام کرتے ہیں اور اس پر کوئی تھکن یا اکتاہٹ نہیں ہوتی بلکہ اللہ کی رحمت سمجھ کر کام کرتے ہیں۔ اعلائے کلمۂ حق میں حصہ دار ہو جانا سعادت خیال کرتے ہیں۔ اس شکر گزاری سے اللہ تبارک تعالیٰ صلاحیت، ہمت طاقت جذبہ بڑھاتا چلا جاتا ہے۔ مجلّے میں بتدریج ترقی کا ایمان افروز جائزہ پیش کیا گیا ہے ابتدائی خدمت گزاروں کے لئے دل سے دعا نکلتی ہے۔ بے سروسامانی سے آغاز کرنا، ہاتھ سے پرچہ لکھنا، ہاتھ سے لکھے ہوئے کی اصلاح کا مشکل کام کرنا، تراشوں کو جوڑ کر صفحہ صفحہ کر کے رسالہ تیار کرنا، بسیں بدل بدل کر پرنٹنگ کے کام کرنا جب کہ سواری اور فون کی سہولت بھی نہ ہو۔ پرچے کی تیاری پرنٹنگ اور تقسیم ہر مرحلہ صبر آزما تھا جس کا آج کی دنیا میں سوچنا بھی دشوار ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ آسانیاں پیدا کرتا گیا کمپیوٹر کا استعمال اور بڑی مشینوں پر پرنٹنگ اور انٹرنیٹ سے پھیلاؤ اور ترسیل میں حیرت انگیز تیزی میں ہر مرحلہ اللہ تعالیٰ کی طرف حمد و شکر سے جھکتا ہے۔ زمانے کے امام کی دعاؤں کی برکات کے نظارے خوشی سے سرشار کر دیتے ہیں۔

یہ امر حوصلہ افزا ہے کہ گزٹ کی پچاس سالہ زندگی میں اس کو توانائی دینے میں خواتین قلمکاروں کا بھی ہاتھ ہے اسی طرح ٹیکنیکل کاموں میں بھی تعاون حاصل رہا ہے۔

احمدیہ گزٹ نے کینیڈا کی جماعت کی تعلیمی تربیتی اور دینی تربیت کے ساتھ ساتھ سماجی طور پر جماعت کو یکجان رکھنے اور باخبر رکھنے میں بڑا کردار ادا کیا ہے۔ تصاویر شامل کرنے سے خوب صورتی میں اضافہ ہوا ہے۔

تاریخ سمیٹنے اور جائزے لینے میں کمال دیانت سے سب نئے پرانے خدمت گزاروں کا ذکر شامل کر کے ان کی یاد کو تازہ رکھا ہے اور مسلسل دعا کا ذریعہ بنا دیا گیا ہے۔ یہ للّٰہی خدمت کرنے والوں کا کتنا بڑا صلہ ہے۔

هَلْ جَزَآءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ
(سورۃ الرحمٰن 61:55)
نیکی کا بدلہ نیکی ہی ہے۔

پچاس سال کا سفر ایک نشست میں پڑھ کر ذہن نے یہی تاثر قبول کیا کہ سب کام معجزانہ ہوئے ہیں۔ جتنا شکر کریں کم ہے۔ صفحہ بیالیس (احمدیہ گزٹ کینیڈا کے بارہ میں خلفائے کرام کا اظہارِ خوشنودی اور دعائیں۔ ناقل) میں نے ایک سے زیادہ دفعہ پڑھا اور سمجھ گئی۔ کہ اصل حسن و خوبصورتی کہاں سے آئی۔ یہ انسانوں کے بس سے اونچی باتیں کیسے وقوع پذیر ہوئیں۔ آپ کے ساتھ خلیفۂ وقت کی خوشنودی اور دعائیں ہیں یہی تو فرشتوں کو مدد کے لئے لے آتی ہیں۔

خاص نمبر نکالنا بے حد محنت و مشقت طلب کام ہے ہر ایک قربانی کرنے والے کے لئے دل سے جزائے خیر کی دعا ہے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک نصیحت درج کرتی ہوں فرماتے ہیں:

”میں اپنی جماعت کے مضمون نگاروں اور مصنفوں سے کہتا ہوں کسی کی فتح کی علامت یہ ہے کہ اس کا نقش دنیا میں قائم ہو جائے پس جہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ علیہ السلام کا نقش قائم کرنا جماعت کے ذمے ہے۔ آپ کے اخلاق کو قائم کرنا اس کے ذمے ہے۔ آپ کے دلائل کو قائم رکھنا ہمارے ذمے ہے۔ آپ کی قوتِ قدسیہ اور قوتِ اعجاز کو قائم کرنا جماعت کے ذمے ہے۔ آپ کے نظام کو قائم کرنا جماعت کے ذمے ہے وہاں آپ کی طرزِ تحریر کو قائم رکھنا بھی جماعت کے ذمے ہے اور یہ مصنفوں اور مضمون نگاروں کا کام ہے۔... چاہئے کہ ہماری تحریرات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے رنگ میں رنگین ہوں۔“

(روزنامہ الفضل قادیان۔ 16/ جولائی 1931ء بحوالہ خطباتِ محمودؓ، جلد 13، صفحہ 218)

بے لوث ٹیم ورک کو سلام،
مستقبل میں مزید ترقیات کے لئے دعائیں۔

جماعت احمدیہ کینیڈا کی پہلی تجنید کانفرنس 2023ء

جماعت احمدیہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک منظم جماعت ہے اور مختلف جماعتی امور کی انجام دہی کے لئے مختلف محکمے بنائے گئے ہیں۔ ان محکموں کے سربراہ اپنے اپنے دائرے میں افراد جماعت کی خدمت کے کام کرتے ہیں۔ پورے ملک میں پھیلے ہوئے ممبران جماعت کو ایک لڑی میں پرونے کا کام کرنے والے محکمے کا نام شعبہ تجنید ہے۔

کینیڈا میں جوں جوں احباب جماعت کی تعداد بڑھ رہی ہے اس شعبے کے کام میں بھی اضافہ ہو گیا ہے۔ لہٰذا اس کی کارکردگی کو بہتر سے بہترین کرنے کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کی تعمیل پر ایک مرکزی نائب جنرل سیکرٹری برائے تجنید کا تقرر 2017ء میں کیا گیا۔ اور یہ سعادت مکرم محمد سرور جاوید صاحب جو شعبہ تجنید میں گزشتہ بائیس برس سے رضا کارانہ خدمت کر رہے ہیں، کے حصے میں آئی جن کا کام صرف تجنید سے متعلق تمام امور کی نگرانی کرنا ہوگا۔ اسی طرح تمام مقامی جماعتوں میں بھی نائب جنرل سیکرٹریان برائے تجنید مقرر کئے گئے جو صرف اسی شعبے کی دیکھ بھال کریں گے۔

تجنید کانفرنس کا انعقاد

مورخہ 5 فروری 2023ء بروز اتوار نیشنل جنرل سیکرٹری کی طرف سے شعبہ تجنید سے متعلق مختلف امور اور روزمرہ پیش آمدہ مسائل کے حوالہ سے نئے مقرر ہونے والے نائب جنرل سیکرٹریان برائے تجنید کی ٹریننگ کے لئے ایک کانفرنس کا انتظام کیا گیا۔ اس کانفرنس میں GTA اور اس کی قریبی جماعتوں اور حلقہ جات کے سیکرٹریز نے بنفس نفیس جب کہ دور کی جماعتوں کے سیکرٹریز نے آن لائن شمولیت کی۔ اس کانفرنس میں لوکل امراء، صدران اور جنرل سیکرٹریز کو بھی مدعو کیا گیا تھا۔

ہال سیٹ اپ

یہ اہم پروگرام ایوان طاہر میں منعقد کیا گیا۔ شاملین کانفرنس کے لئے اسی ہال کے آخر میں ناشتے اور ظہرانہ کا انتظام کیا گیا۔

ہال کے اندر میزیں اور ان کے گرد کرسیاں رکھی گئی تھیں۔ لوگ اپنی اپنی پسند کی میز پر بیٹھے۔ جب کہ سامنے اسٹیج پر ہیڈ ٹیبل اور تین کرسیاں رکھی گئیں۔ جن پر بعد میں محترم امیر صاحب کینیڈا کے ایک طرف نیشنل جنرل سیکرٹری صاحب اور دوسری طرف اسسٹنٹ جنرل سیکرٹری صاحب برائے تجنید تشریف فرما ہوئے۔ اسٹیج پر پیچھے ایک بڑا سفید و نیلا بینر لگایا گیا جس پر انگریزی کے جلی حروف میں تجنید کانفرنس لکھا گیا تھا جس کے نیچے قرآن شریف کی سورۃ الحجرات کی آیت 14 کا انگریزی، فرنچ اور اردو ترجمہ لکھا گیا تھا۔ جو یہ ہے:

”اور تمہیں قوموں اور قبائل میں تقسیم کیا گیا تا کہ تم ایک دوسرے کو پہچان سکو۔“

اسی طرح ہیڈ ٹیبل پر بھی ایک بینر لگایا گیا جس پر انگریزی میں ”فرسٹ تجنید کانفرنس 2023ء“ اس کے نیچے اس کانفرنس کی تاریخ اور اس کے نیچے مقام لکھا گیا تھا۔

ہال میں ناظرین کی سہولت کے لئے متعدد ٹیلی ویژن لگائے گئے تھے۔ جن کی وجہ سے پریزنٹیشنز کو قریب سے دیکھنے کی سہولت میسر تھی۔

رجسٹریشن

طاہر ہال کی لابی میں رجسٹریشن کا انتظام کیا گیا۔ جہاں رضا کاروں نے مدعوعین کا اندراج کرنے کے بعد ان کو ایک معلوماتی پیکیج دیا۔

افتتاح

صبح ساڑھے دس بجے مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا کی صدارت میں تلاوت قرآن کریم کے ساتھ اس پروگرام کا آغاز ہوا۔ مکرم رضا الرحمان درد صاحب نے سورۃ الحجرات کی آیت 14 تا 17 کی تلاوت پیش کی اور اس کا انگریزی ترجمہ پڑھ کر سنایا۔

خطاب محترم امیر صاحب

محترم امیر صاحب نے سورۃ آل عمران کی آیت 104 کے ایک حصہ کی تلاوت کی۔ اور اس کا ترجمہ ”۔۔۔ جب تم (ایک دوسرے کے) دشمن تھے اس نے تمہارے دلوں میں الفت پیدا کر دی جس کے نتیجہ میں تم اس کے احسان سے بھائی بھائی بن گئے۔“ پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد آپ نے منتظمین کو پہلی تجنید کانفرنس منعقد کرنے پر مبارکباد پیش کی اور بتایا کہ لفظ تجنید ”جند“ سے نکلا ہے جس کے معنی ہیں فوج، فوج کو شمار کرنا، فوج کو اکٹھا کرنا اور فوج کو گروپوں میں ترتیب دینا وغیرہ۔

محترم امیر صاحب نے اس لفظ کے استعمال کے بارہ میں حوالہ دے کر بتایا کہ بائبل میں بھی اس کا ذکر موجود ہے۔ اس کے علاوہ خود قرآن شریف میں سورۃ نمل آیت 18 میں حضرت سلیمان علیہ السلام کے جن و انس اور پرندوں کے لشکر اکٹھے کرنے اور انہیں الگ الگ صفوں میں ترتیب دینے کا ذکر کیا گیا ہے۔ اسی طرح انہوں نے اس سلسلے میں احادیث مبارکہ کا بھی حوالہ دیا۔

مکرم امیر صاحب نے پہلی بیعت کا ذکر کر کے کہا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کو اتنی اہمیت دی کہ بیعت کرنے والوں کا ریکارڈ ایک رجسٹر میں رکھنے کا ارشاد فرمایا جس میں بیعت کنندہ کا نام، ولدیت، عمر، پتہ اور پیشہ وغیرہ کا ریکارڈ

درج کرنے کی ہدایت فرمائی۔

محترم امیر صاحب نے فرمایا کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تجنید کے متعلق امور کی دیکھ بھال کے لئے خاص طور پر نائب جنرل سیکرٹری کے نئے عہدہ کی ہدایت فرمائی۔ چنانچہ حضور انور کے ارشاد کی تعمیل میں جماعت احمدیہ کینیڈا مرکز میں بھی ایک نائب جنرل سیکرٹری مقرر کیا گیا ہے۔ اسی طرح مقامی جماعتوں میں بھی نائب جنرل سیکرٹریز مقرر کئے گئے ہیں جن کی خصوصی ٹریننگ کے لئے آج کا پروگرام تشکیل دیا گیا ہے۔

شعبہ تجنید میں پیش آنے والے مختلف مسائل کی نشان دہی کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ریفیوجی کی درخواست کرنے والے افرادِ جماعت اپنی تجنید جلد کروا لیتے ہیں لیکن دوسرے ذرائع سے کینیڈا آنے والوں میں سے بعض افراد اپنی سستی، لاپرواہی یا دیگر مصروفیات کی وجہ سے بر وقت تجنید نہیں کرواتے جس کے نتیجے میں وہ نظام جماعت کا حصہ نہیں بن پاتے۔ اور انہیں اجلاسوں میں شرکت کی اطلاع دینا بھی مشکل ہوتا ہے۔ اسی طرح مالی نظام کا حصہ بھی نہیں بن پاتے۔ اور بعض احباب لاعلمی کی وجہ سے سمجھتے ہیں کہ چونکہ ان کی تجنید نہیں ہوئی یا اس کی منظوری نہیں آئی لہٰذا چندہ کی ادائیگی نہیں کر سکتے بعض دفعہ عہدیدار بھی یہی کہہ دیتے ہیں۔ یہ بات درست نہیں، تجنید نہ ہونا چندوں کی ادائیگی میں روک نہیں بنتا بلکہ ان کو نظام جماعت میں آتے ہی چندہ جات ادا کرنا شروع کر دینا چاہئے۔

دعا

محترم امیر صاحب نے اپنی افتتاحی تقریر کے بعد دعا کروائی۔

مکرم صبیح ناصر صاحب کی تقریر

محترم امیر صاحب کی تقریر کے بعد مکرم صبیح ناصر صاحب نیشنل جنرل سیکرٹری نے Roles and Responsibilities of Assistant General Secretary for Tajnid کے موضوع پر ایک پریزنٹیشن دیتے ہوئے نائب جنرل سیکرٹری تجنید کے کام اور ذمہ داریوں کے بارہ میں بڑی تفصیل سے بتایا۔ جن میں درج ذیل امور شامل ہیں:

معلومات برائے رابطہ، تاریخ پیدائش اور دوسری متفرق معلومات وغیرہ۔ اسی طرح نئے آنے والوں کی تجنید کروانے میں مدد اور رہنمائی کرنا۔ نیز AIMS کارڈ کو اپ ڈیٹ رکھنے میں مدد کرنا مزید یہ کہ ممبران کی جماعتی پورٹل پر رجسٹریشن کرنے کے عمل میں مدد کرنا، مرکز اور مقامی جماعت میں رابطہ کار ہونا اور بڑی جماعتوں کی صورت میں حلقہ جات کے جنرل سیکرٹریان و نائب جنرل سیکرٹریان تجنید کے ساتھ رابطہ رکھنا وغیرہ۔

مکرم صبیح ناصر صاحب نے اپنی پریزنٹیشن کے ابتدا میں اس عہدہ کی ضرورت بیان کی اور بتایا کہ مکرم محمد سرور جاوید صاحب کو مرکز میں نائب جنرل سیکرٹری تجنید مقرر کیا گیا ہے اسی طرح پچاس سے زائد نائب جنرل سیکرٹریان تجنید کا تقرر ہو چکا ہے۔

مکرم محمد سرور جاوید صاحب کی پریزنٹیشن

نیشنل جنرل سیکرٹری صاحب کی پریزنٹیشن کے بعد مکرم محمد سرور جاوید صاحب نائب جنرل سیکرٹری برائے تجنید نے Tajnid in Canada کے موضوع پر ایک پریزنٹیشن پیش کی۔ انہوں نے اپنی پریزنٹیشن کا آغاز جماعت احمدیہ کے پہلے رجسٹر بیعت کی تصویر سے کیا اور بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب جماعت احمدیہ کی باقاعدہ بنیاد رکھی تو اس وقت ہی بیعت کنندہ کے کوائف جمع کرنے کو ضروری سمجھا۔ جماعت احمدیہ کینیڈا میں تجنید پہلی دفعہ 1984ء میں سنگل کمپیوٹر پر مرتب کی گئی اور 1986ء میں کینیڈا کی تجنید AIMS پر منتقل کی گئی۔ اس کے بعد انہوں نے مختلف ادوار میں استعمال ہونے والے تجنید فارم دکھائے اور موجودہ Online تجنید فارم کے بارہ میں بتایا۔ نیز کینیڈا میں جماعتوں کے قیام اور تجنید کے پھیلاؤ کو جس میں امیگرنٹس کی آمد، بچوں کی پیدائش اور لڑکے لڑکیوں کی شرح پیدائش کا تناسب اور مختلف عمروں کے حساب سے موجودہ کوائف، خوبصورت چارٹس اور گرافس کی مدد سے بڑی وضاحت سے شاملین کانفرنس کو آگاہ کیا۔ اور بتایا کہ یہ کوائف کس طرح جماعت کی ترقی و ترویج اور تعلیم و تربیت کی منصوبہ بندی میں کام آسکتے ہیں۔

پینل ڈسکشن

اس کے بعد ایک پینل کے درمیان گفتگو کا انتظام کیا گیا۔ اس ڈسکشن کی میزبانی کے فرائض مکرم اعزاز خان صاحب مربی سلسلہ نے ادا کئے۔ اس پینل میں درج ذیل نیشنل سیکرٹریز نے حصہ لیا۔

مکرم شاہد منصور صاحب شعبہ تربیت
مکرم ڈاکٹر توصیف احمد صاحب شعبہ تعلیم
مکرم خالد محمود نعیم صاحب شعبہ مال
مکرم عبد الحلیم طیب صاحب شعبہ صنعت و تجارت
مکرم شفقت محمود صاحب شعبہ امور عامہ

پینل کے تمام ممبران نے بتایا کہ ڈیٹا کی موجودگی کی وجہ سے برانچوں سے موصول ہونے والی رپورٹوں سے مختلف معلومات حاصل کر کے ان میں بہتری کی کوشش کرتے ہیں۔ اسی طرح نئے آنے ولوں کے ڈیٹا سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کی عمر، تعلیم، پیشہ، موصی ہیں، بچے وقفِ نو ہیں وغیرہ۔ ان معلومات کی دستیابی سے ان کی مدد کرنے میں آسانی ہوتی ہے۔

نیز ٹیکنالوجی میں روز افزوں ترقی کی وجہ سے آئندہ مزید فوائد حاصل کئے جاسکتے ہیں۔ اس گفتگو میں ایک دلچسپ بات جو سامنے آئی وہ یہ تھی کہ لڑکیاں، لڑکوں سے چار گنا زیادہ ڈگریاں حاصل کر رہی ہیں۔

وقفہ چائے

اس پینل ڈسکشن کے بعد چائے وغیرہ کے لئے ایک مختصر وقفہ کا اعلان کیا گیا۔

عثمان احمد صاحب کی پریزنٹیشن

مکرم عثمان احمد صاحب AIMS Coordinator نے AIMS Platform and Tajnid کے عنوان سے ایک پریزنٹیشن دی۔ انہوں نے سلائیڈز کی مدد سے حاضرین کو سمجھایا کہ کس طرح AIMS Web تک رسائی حاصل کر سکتے ہیں۔ انہوں نے TV پر ایک ایک سلائیڈ کے ذریعے بڑے پیشہ ورانہ طریق سے "ایمز وب (AIMS Web)" استعمال کرنے کی تربیت دی۔

منتظمین کو یقین ہے کہ اس ٹریننگ کے نتیجے میں تمام شاملین خصوصاً نائب جنرل سیکرٹریز تجنید فائدہ اٹھائیں گے اور مقامی طور پر اپنے شعبہ سے متعلق تمام امور خود نمٹائیں گے۔

مکرم نوید الاسلام صاحب کی پریزنٹیشن

اس کے بعد مکرم نوید الاسلام صاحب Data Privacy Officer نے Protecting our Member's Data کے عنوان سے ایک پریزنٹیشن پیش کی۔ انہوں نے قرآن کریم کی سورۃ المعارج کی آیت 33 کے ایک حصہ کی تلاوت کی اور ترجمہ "اور وہ لوگ جو اپنی امانتوں اور اپنے عہدوں کا پاس رکھنے والے ہیں۔" پڑھ کر سنائی۔ انہوں نے بتایا کہ پبلک کی معلومات کو محفوظ رکھنے کی ضرورت کے بارہ میں سب سے پہلے یورپ میں جب قانون بنایا گیا تو اس کی اہمیت کے مدنظر جماعت احمدیہ عالمگیر نے ایک ٹاسک فورس بنائی جس میں مختلف ملکوں بشمول کینیڈا کے ماہرین کو شامل کیا گیا۔ اب جب کہ یہاں کی حکومت بھی ایسا قانون لانے کا سوچ رہی ہے تو جماعت احمدیہ کینیڈا اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس کے لئے پہلے سے تیار ہے۔ اس قانون کی رو سے ہم کسی فرد کی انفارمیشن اس کی مرضی کے بغیر کسی اور کو نہیں دے سکتے۔ لہٰذا کینیڈا میں ایک Central DPO Team بنائی گئی تا کہ تمام ذیلی تنظیمیں اس پالیسی اور طریق کار کو اپنا کر General Data Protection Regulation پر عمل کرنے والے بن جائیں۔

ڈیٹا کے تحفظ کی ضرورت اس لئے بھی اہم ہے کہ کسی فرد کی ذاتی انفارمیشن ایک امانت ہے۔ جماعت میں کئی عہدیدار اور رضا کار جماعت کے ممبران کے ڈیٹا تک رسائی رکھتے ہیں اس لئے اس کی اہمیت کو سمجھنا اور اس کا تحفظ کرنا ضروری ہے۔ اس مقصد کے حصول کے لئے عہدیداران کو ٹریننگ دی جارہی ہے۔ انہوں نے متعدد ذیلی عنوانات کے تحت چارٹس کے ذریعہ اس کی تفصیلات سے آگاہ کیا اور بتایا کہ ہم کیسے ڈیٹا کی حفاظت کر سکتے ہیں۔

"ناقابل تلاش کو تلاش کرنا"

(Tracing the untraceable)

اس دلچسپ پروگرام میں حاضر نائب جنرل سیکرٹریان کو پانچ گروپس اور آن لائن حصہ لینے والوں کو تین گروپس میں تقسیم کیا گیا۔ اور ہر دو گروپس کو ایک ایک سنار یو دیا گیا جو کہ انہوں نے دس منٹ میں اپنے گروپ میں ڈسکس کرنا تھا اور اس کا حل اس گروپ کے ایک نمائندہ نے سٹیج پر آ کر پیش کرنا تھا۔ اسی طرح آن لائن حصہ لینے والوں کو تین مختلف Virtual Rooms میں اکٹھا کر دیا گیا۔ یہ سیشن کافی دلچسپ رہا اور نئے خیالات سننے کو ملے۔

سوال و جواب کا پروگرام

اس کے بعد سوال و جواب کا انتظام کیا گیا۔ مکرم صبیح ناصر صاحب اور مکرم محمد سرور جاوید صاحب نے جواب دیئے۔ طاہر ہال میں موجود احباب کے علاوہ کینیڈا بھر سے آن لائن کانفرنس کے شاملین نے اس پروگرام میں بڑے ذوق و شوق سے حصہ لیا۔ سوالات کے لیے معلوماتی کتابچہ میں ہی QR Code دے دیا گیا تھا تا کہ سب ساتھ ساتھ سوالات بھیجتے رہیں اسی طرح سوالات کو ووٹ دینے کی سہولت بھی آن لائن موجود تھی تا کہ سوالات کی ترتیب اور اہمیت کو لائن اپ کیا جاسکے۔

نماز ظہر و عصر اور ظہرانہ

نمازوں کے بعد شرکاء کے لئے شعبہ ضیافت کی طرف سے کھانے کا انتظام تھا۔

ٹیکنیکل سیشن

کھانے کے بعد ایک ٹیکنیکل سیشن ان احباب کے لئے رکھا گیا جن کو کسی بھی قسم کی تکنیکی دشواری کا سامنا تھا ان کے مسائل تکنیکی ٹیم مکرم سید رضوان احمد صاحب مربی سلسلہ، مکرم عثمان احمد صاحب واقفِ زندگی، مکرم طلال احمد مرزا صاحب واقفِ زندگی اور مکرم محمد سرور جاوید صاحب نائب جنرل سیکرٹری مرکزیہ نے موقع پر ہی حل کئے۔

الحمد للہ کانفرنس کے بارہ میں سروے تجاویز اور رائے کے لیے QR Code معلوماتی کتابچہ میں شامل کیا گیا تھا اور یہ کوڈ ز ہال میں نسب متعدد TVs پر وقتاً فوقتاً دکھائے جاتے رہے۔ اس طرح یہ کانفرنس چار بجے تک جاری رہی جس کے بعد خدام اور باقی رضا کاروں نے مل کر windup کیا۔

حاضری

اس کانفرنس میں 200 سے زائد حاضر اور 134 افراد نے آن لائن حصہ لیا۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس کانفرنس کو ہر لحاظ سے کامیاب و کامران فرمائے۔ تجنید کی اہمیت اور افادیت کو سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ تمام شرکاء اور رضا کاروں کے لئے اس کانفرنس کو کارآمد اور مفید ثابت کرے۔ آمین!

(رپورٹ: مکرم غلام احمد عابد صاحب)

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا تحریکِ جدید اور وقفِ جدید کی سو فی صد وصولی پر اظہارِ خوشنودی

مکرم میاں رضوان مسعود صاحب سیکرٹری تحریک جدید اور مکرم رحمان مسعود مہار صاحب سیکرٹری وقفِ جدید کینیڈا اطلاع دیتے ہیں کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے رمضان شریف کے بابرکت مہینہ میں تحریکِ جدید اور وقفِ جدید کے سو فی صد چندہ ادا کرنے والے تمام احباب و خواتین سے خوشی اور مسرت کا اظہار فرمایا ہے اور دعا کی ہے کہ "اللہ تعالیٰ سب مخلصین کی قربانی کو قبول فرمائے اور ان کے اموال و نفوس میں بے انتہا برکت بخشے۔"

بقیہ از پروفیسر چوہدری محمد علی مضطؔر صاحب کے دورۂ کینیڈا کی چند جھلکیاں

اس موقع پر اجتماعی دعا کے ساتھ مکرم ملک لال خاں صاحب، سجاد احمد ملک صاحب اور ہدایت اللہ ہادی صاحب نے انہیں الوداع کہا۔

دعا ہے اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ جگہ عطا فرمائے۔ اور ہمیں ان کی جملہ نیکیوں، خوبیوں اور اوصافِ حمیدہ کو جاری وساری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

بقیہ از ہستی باری تعالیٰ۔ خدا کو کیسے پہچانیں؟

انسان کی تحقیق تو ابھی مچھر پر بھی مکمل نہیں ہوئی کجا یہ کہ وہ خدا کی تمام صفات کے راز جاننے کا دعویٰ کر لے۔

اسلام نے جو سچا خدا پیش کیا ہے اس کا ذاتی نام اللہ ہے۔ وہ تمام صفات حسنہ سے متصف ہے کوئی چیز اس کی مانند نہیں۔ اس لئے اس کی مثال کسی چیز سے نہیں دی جاسکتی۔ وہ عقل اور سائنس سے بالا تر ہے، فلسفہ اور منطق سے اسے تلاش نہیں کیا جاسکتا۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ خدا کی ہستی پر بیسیوں عقلی دلائل بھی موجود ہیں مگر ان سب کی انتہا یہ ہے کہ خدا ہونا چاہئے اور اس کو مرتبہ یقین تک پہنچانے والا صرف خدا کا الہام اور کلام اور اس کی قدرت اور جلال و جمال کے خارق عادت نظارے ہیں جو خاص طور پر اس کے پاک بندوں پر ظاہر ہوتے ہیں جیسا کہ اس زمانہ میں حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا:

”آؤ میں تمہیں بتلاؤں کہ زندہ خدا کہاں ہے۔ اور کس قوم کے ساتھ ہے۔ وہ اسلام کے ساتھ ہے۔ اسلام اِس وقت موسیٰ کا طور ہے جہاں خدا بول رہا ہے۔ وہ خدا جو نبیوں کے ساتھ کلام کرتا تھا اور پھر چپ ہو گیا۔ آج وہ ایک مسلمان کے دل میں کلام کر رہا ہے۔ کیا تم میں سے کسی کو شوق نہیں؟ کہ اس بات کو پرکھے۔ پھر اگر حق کو پاوے تو قبول کر لیوے… دیکھو میں تمہیں کہتا ہوں کہ چالیس دن نہیں گذریں گے کہ وہ بعض آسمانی نشانوں سے تمہیں شرمندہ کرے گا… اگر تمہیں شک ہو تو آؤ چند روز میری صحبت میں رہو اور اگر خدا کے نشان نہ دیکھو تو مجھے پکڑو۔ اور جس طرح چاہو تکذیب سے پیش آؤ۔“

(انجام آتھم۔ روحانی خزائن، جلد 11، صفحہ 346، 347)

اس زمانے کے مسلمان اور ان کے لیڈر

ترے اسلام پر کیونکر ہو شیدا کوئی اے مسلم
جو نقشہ پیش تُو کرتا ہے وہ تصویر الٹی ہے

مسلمانو! تمہاری سعی کیسے بار آور ہو
اِدھر تدبیر الٹی ہے، اُدھر تقدیر الٹی ہے

مرض بڑھتا ہی جاتا ہے خدارا ہوش میں آؤ
دوا الٹی نہیں ہے گر، تو کیوں تاثیر الٹی ہے

امورِ دین میں کیا موت پڑتی ہے تجھے واعظ
کہ سارے کام سیدھے ہیں مگر تفسیر الٹی ہے

ترے پند و نصیحت سے مرا دل اَور رُکتا ہے
سمجھ اُلٹی ہے میری یا تری تقریر اُلٹی ہے

دل و سر جب تلک سیدھے تھے، سیدھی بات تھی تیری
اب الٹے ہیں تو الٹا قول ہے، تحریر الٹی ہے

خدایا! خواب کی صورت میں یہ نقشہ بدل دے تُو
کھلے جب آنکھ تب معلوم ہو تعبیر الٹی ہے

(قمر الانبیاء حضرت مرزا بشیر احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کلامِ بشیرؓ۔ ایڈیشن 1963ء، صفحہ 17)

ایک ضروری اعلان

جماعت احمدیہ کینیڈا کی مختلف امارتیں، جماعتیں، حلقے اور تنظیمیں اپنی تقریبات کی رپورٹیں مرکز لندن کے اخبارات اور رسائل وجرائد میں شائع کرنے کی غرض سے بھجواتے ہیں۔ ان سے درخواست ہے ان رپورٹس کی ایک نقل مع تصاویر اپنے احمدیہ گزٹ کینیڈا کو بھی ارسال کر دیا کریں۔ اردو رپورٹس MS Word کے ذریعہ اور ان کی تصاویر Jpeg Format میں علیحدہ سے بذریعہ ای میل منسلک کر دیا کریں تا کہ تصاویر کی کوالٹی اچھی اور معیاری شائع ہو سکے۔ اگر ممکن ہو تو موقع ومحل کی مناسبت سے ان کے Captions بھی علیحدہ لکھ دیں اور فوٹو گرافر کا نام بھی تحریر فرمائیں تا کہ شکریہ کے ساتھ ان کی دلجوئی کی جاسکے۔

یاد رہے کہ آپ کا احمدیہ گزٹ کینیڈا ہی ’تاریخ احمدیہ کینیڈا‘ کا سب سے پہلا مستند ماخذ ہے۔ ادارہ احمدیہ گزٹ کینیڈا آپ کے تعاون کا بے حد شکر گزار ہوگا اور ممنون احسان بھی۔ (ادارہ)

Email Address : editor@ahmadiyyagazette.ca

عمر بڑھانے کا بہترین نسخہ

”پس عمر بڑھانے کا اس سے بہتر کوئی نسخہ نہیں ہے کہ انسان خلوص اور وفاداری کے ساتھ اعلاء کلمۃ الاسلام میں مصروف ہو جاوے اور خدمت دین میں لگ جاوے اور آج کل یہ نسخہ بہت ہی کارگر ہے کیونکہ دین کو آج ایسے مخلص خادموں کی ضرورت ہے۔ اگر یہ بات نہیں ہے تو پھر عمر کا کوئی ذمہ دار نہیں ہے، یہ یونہی چلی جاتی ہے۔“

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 563، ایڈیشن 1988ء)

جماعت احمدیہ کینیڈا کے ابتدائی رکن، نہایت مخلص، فدائی اور پُر جوش داعی الیٰ اللہ مکرم سید تنویر احمد شاہ صاحب آف سیسکاٹون وفات پاگئے

نہایت افسوس کے ساتھ اطلاع دی جاتی ہے کہ مکرم سید تنویر احمد شاہ صاحب آف سیسکاٹون نارتھ 23/مئی 2023ء کو بقضائے الٰہی 70 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ 31/مئی 2023ء کو مسجد بیت الاسلام میں نمازِ مغرب وعشاء کے بعد مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے ان کی گراں قدر طویل خدمات کا ذکر فرمایا اور اس کے بعد ان کی نماز جنازہ پڑھائی جس میں کثیر تعداد میں احباب وخواتین نے شمولیت کی۔ خاص طور پر مانٹریال سے بھی بعض دوست جنازہ میں شمولیت کے لئے تشریف لائے۔

3/جون کو مسجد بیت الرحمت سیسکاٹون میں مکرم شاہ صاحب مرحوم کے صاحبزادے مکرم سید رضا احمد شاہ صاحب مربی سلسلہ مانٹریال نے نماز ظہر کے بعد ان کی نماز جنازہ پڑھائی جس میں کثیر تعداد میں احباب جماعت نے شرکت کی۔ Lloydminster، ریجائنا، ایڈمنٹن، کیلگری، مانٹریال، ٹرانٹو، امریکہ اور بعض دوسرے شہروں سے بھی دوست احباب اور اعزا واقارب شامل ہوئے۔ 3/جون کو تین بجے ہل کریسٹ میموریل سیسکاٹون میں تدفین ہوئی اور مکرم شاہ صاحب مرحوم کے صاحبزادے نے ہی دعا کرائی۔ تجہیز وتکفین کے موقع پر بھی کثرت سے احباب جماعت شامل ہوئے۔ حضورِ انور نے 16 جون کو خطبہ جمعہ میں ان کا ذکرِ خیر فرمایا اور نمازِ جنازہ غائب پڑھائی۔

مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ نیک، صالح اور نہایت مخلص احمدی تھے۔ نماز کے پابند، پُرجوش داعی الیٰ اللہ، مہمان نواز، ہمدرد وخیر خواہ اور ہمہ وقت دینی خدمات سے سرشار رہتے تھے۔ آپ کینیڈا کے ابتدائی لوگوں میں سے تھے۔ سیسکاٹون کی مسجد کے لئے اراضی کی خریداری کے لئے انتھک محنت اور کوشش کی اور پھر مسجد بیت الرحمت کی تعمیر وترقی میں نمایاں کردار ادا کیا۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ نے اپنے بچوں کی بہت اعلیٰ پرورش اور تربیت کی۔ انہیں تعلیم کے زیور سے آراستہ وپیراستہ کیا۔ ماشاء اللہ سب بچے نہایت سعادت مند، فرمانبردار اور بڑے اخلاص سے جماعت کی خدمت کرتے ہیں۔ ان کے ایک صاحبزادے مکرم سید رضا احمد شاہ صاحب واقفِ زندگی مانٹریال میں مربی سلسلہ ہیں۔ مرحوم کو مختلف حیثیتوں میں خدمات بجالانے کی توفیق ملی جیسے لوکل امیر سیسکاٹون، ریجنل امیر پریری ریجن، صدر جماعت سیسکاٹون نارتھ وغیرہ۔ انہوں نے نوجوان نسل کو ہمیشہ نظام جماعت سے وابستہ رکھنے کے لئے بڑے ہی مؤثر اور کامیاب پروگرام ترتیب دئے۔ غیراز جماعت دوستوں سے اچھے رابطے رکھے۔ آپ ایک نہایت ہی مخلص اور ہمدرد دوست، شوہر، باپ اور بھائی تھے۔ گزشتہ چار سال سے بڑی باقاعدگی سے وقفِ عارضی کے لئے اپنے آپ کو پیش کرتے رہے۔ آپ نے بڑی محنت اور لگن سے سپینش زبان سیکھی اور جنوبی امریکہ تبلیغ کی غرض سے جاتے رہے۔ آپ وقفِ عارضی کے طور پر جلسہ سالانہ پیراگوائے Paraguay میں تشریف لے گئے تھے کہ وہیں دل کا دورہ پڑا اور سنبھل نہ سکے اور اپنی جان جانِ آفریں کے حضور پیش کر دی۔ نظام جماعت اور خلافت کے ساتھ بڑے اخلاص اور صدق ووفا کا گہرا تعلق تھا۔

مرحوم مکرم سید بشیر احمد شاہ صاحب واقفِ زندگی انچارج دواخانہ خدمتِ خلق گول بازار ربوہ کے صاحبزادے تھے۔ مکرم شاہ صاحب نے پسماندگان میں اہلیہ محترمہ بشریٰ شاہ صاحبہ سیسکاٹون نارتھ، ایک بیٹا مکرم سید رضا احمد شاہ صاحب مربی سلسلہ مانٹریال ویسٹ، چار بیٹیاں محترمہ فرخ شاہ صاحبہ، محترمہ ریحانہ شاہ صاحبہ، محترمہ کرن شاہ صاحبہ امریکہ اور محترمہ سعدیہ شاہ صاحب تھائی لینڈ یادگار چھوڑی ہیں۔ ان کے علاوہ ان کے چار بھائی مکرم سید نصیر احمد شاہ صاحب بریڈفورڈ، مکرم سید شبیر احمد شاہ صاحب، مکرم سید ظہیر احمد شاہ صاحب کیلگری، مکرم سید تبشیر احمد شاہ صاحب لاس اینجلس اور دو بہنیں محترمہ سیدہ شاہ رخ نسرین صاحبہ یمن، محترمہ سیدہ ماہ رخ پروین صاحبہ اسلام آباد پاکستان ہیں۔

ادارہ مکرم سید تنویر احمد شاہ صاحب مرحوم کے تمام پسماندگان سے دلی تعزیت کرتا ہے اور دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ محترم شاہ صاحب کے جملہ لواحقین اور عزیزوں کو صبر جمیل بخشے۔ اور اُن کی نیکیوں اور خوبیوں کو جاری وساری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے اور اُن کے ساتھ مغفرت اور بخشش کا سلوک فرمائے۔ آمین۔

اعلانات

احباب جماعت سے گزارش ہے کہ گزٹ میں شائع کروانے کے لئے اعلانات جلد از جلد لکھ کر بھجوایا کریں۔ نیز اعلانات مختصر مگر جامع اور مکمل ہوں۔ براہ کرم اپنا مکمل پتہ اور ٹیلی فون نمبر یا سیل نمبر ضرور لکھیں۔

دعائے مغفرت

مکرم پیر نعیم احمد صاحب

13/اپریل 2023ء کو مکرم پیر نعیم احمد صاحب جرمنی 58 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

20/اپریل 2023ء کو مسجد بیت الاسلام میں نماز ظہر کے بعد مکرم امتیاز احمد سرا صاحب مربی سلسلہ پیس ویلج نے مرحوم کا ذکر خیر فرمایا اور ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ بعد ازاں نیشنل قبرستان میں تین بجے تدفین ہوئی اور مکرم عبدالنور عابد صاحب مربی سلسلہ و استاذ جامعہ احمدیہ کینیڈا نے دعا کرائی۔

مرحوم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی حضرت میاں جان محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پڑنواسے تھے۔ نہایت مخلص اور فدائی احمدی تھے۔ جرمنی، کینیڈا اور دیگر ممالک میں لوگوں کی آباد کاری میں مدد کرتے رہے۔ صوم وصلوٰۃ کے پابند، غریب پرور اور ہمدرد انسان تھے۔ مرحوم کے والدین کو بھی مختلف حیثیتوں سے جماعت کی خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔ خلافت سے بہت گہرا تعلق تھا۔

مرحوم نے پسماندگان میں اہلیہ محترمہ فرح دیبا صاحبہ، دو بیٹے مکرم منیب احمد صاحب، مکرم حسیب احمد صاحب، دو بیٹیاں محترمہ عروشہ احمد رائے صاحبہ جرمنی، محترمہ نتاشہ بھٹی صاحبہ یوکے، ایک بھائی مکرم فہیم احمد صاحب دو بہنیں محترمہ فرح ناز صاحبہ بریمپٹن ایسٹ اور محترمہ غزالہ یاسمین صاحبہ اورنج ول یادگار چھوڑی ہیں۔

مکرم قمر الزمان خواجہ صاحب

16/اپریل 2023ء کو مکرم قمر الزمان خواجہ صاحب وان ساؤتھ 76 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

18/اپریل 2023ء کو مسجد بیت الاسلام میں نماز ظہر کے بعد مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے مرحوم کا ذکر خیر فرمایا اور ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ بعد ازاں بریمپٹن میموریل گارڈن قبرستان میں تین بجے تدفین ہوئی اور مکرم امتیاز احمد سرا صاحب مربی سلسلہ پیس ویلج نے دعا کرائی۔

مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی حضرت حکیم عمر دین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پڑپوتے تھے۔ نہایت مخلص اور فدائی احمدی تھے۔ 1974ء میں ان کی دکان کو آگ لگادی گئی تھی۔ مرحوم صوم وصلوٰۃ کے پابند، تہجد گزار، غریب پرور، ہمدرد انسان تھے مختلف حیثیتوں میں جماعت کی خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔ خلافت سے بہت گہرا تعلق تھا۔

مرحوم نے پسماندگان میں اہلیہ محترمہ الفت شہزادی صاحبہ، چار بیٹیاں محترمہ صائمہ محمود صاحبہ کیلگری، محترمہ فریحہ قمر صاحبہ وان، محترمہ بدر احسان صاحبہ حدیقہ احمد، محترمہ عفیفہ وحید صاحبہ پاکستان، دو بھائی مکرم ڈاکٹر عطاء الرحمٰن صاحب کیلگری، مکرم خواجہ عبدالمنان صاحب وان، دو بہنیں محترمہ عائشہ ودود صاحبہ کیلگری اور محترمہ فاطمہ قدوس صاحبہ وان یادگار چھوڑی ہیں۔

مکرم امجد ملک صاحب

23/اپریل 2023ء کو مکرم امجد ملک صاحب احمدیہ ابوڈ آف پیس 82 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

24/اپریل 2023ء کو مسجد بیت الحمد مسس ساگا میں نماز مغرب کے بعد مکرم آصف احمد خاں صاحب مجاہد مربی سلسلہ مسس ساگا نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اگلے روز اڑھائی بجے بریمپٹن میموریل گارڈن قبرستان میں تین بجے تدفین ہوئی اور محترم امیر صاحب کینیڈا نے دعا کرائی۔ مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے مخلص احمدی تھے۔ انہوں نے اپنے بچوں کی اعلیٰ تربیت کی ہے۔ تمام بچے جماعت کی خدمات بجالا رہے ہیں۔ مرحوم کو مجلس انصار اللہ میں مختلف حیثیتوں سے خدمت کرنے کی توفیق ملی۔ صوم وصلوٰۃ کے پابند، تہجد گزار اور ہمدرد انسان تھے۔ خلافت سے بہت گہرا تعلق تھا۔

مرحوم نے پسماندگان میں اہلیہ محترمہ امینہ مسرت صاحبہ، تین بیٹے مکرم محمد افضل ملک صاحب محاسب ٹرانٹو ویسٹ، مکرم محمد انور ملک صاحب نیشنل پریذیڈنٹ آئرلینڈ، مکرم محمد ابرار ملک صاحب سیکرٹری تعلیم ٹرانٹو ایسٹ، ایک بیٹی محترمہ مجیدہ منورہ ملک صاحبہ آئرلینڈ، ایک بھائی مکرم ارشد علی ملک صاحب مسس ساگا اور ایک بہن محترمہ رفیقہ طیبہ صاحبہ ڈنمارک یادگار چھوڑی ہیں۔

مکرم ناصر احمد طاہر صاحب

28/اپریل 2023ء کو مکرم ناصر احمد طاہر صاحب ہملٹن 78 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

29/اپریل 2023ء کو مسجد بیت الحمد مسس ساگا میں نماز ظہر کے بعد مکرم آصف احمد خاں صاحب مجاہد مربی سلسلہ مسس ساگا نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ بریمپٹن میموریل گارڈن قبرستان میں تین بجے تدفین ہوئی اور مکرم انعام الرحمٰن صاحب مربی سلسلہ نے دعا کرائی۔

مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے مخلص احمدی تھے۔ مرحوم کو کراچی اور ہملٹن میں مختلف حیثیتوں سے خدمت کرنے کی توفیق ملی۔ صوم وصلوٰۃ کے پابند، تہجد گزار تھے۔ نسیان کی علالت کے باوجود قرآن کریم کے بیشتر حصے جو آپ کو حفظ تھے

بدستور یاد تھے اور ان کی تلاوت کیا کرتے تھے۔ خلافت سے بہت گہرا تعلق تھا۔مرحوم نے پسماندگان میں تین بیٹے مکرم کاشف ناصر صاحب پاکستان ، مکرم عاطف احمد صاحب ہملٹن، مکرم محمد شہزاد ناصر صاحب جرمنی، تین بیٹیاں محترمہ عظمیٰ آصف صاحبہ ہملٹن ماؤنٹین، محترمہ آصفہ خالد صاحبہ نیدرلینڈ، محترمہ ثمرہ خالد صاحبہ پاکستان یادگار چھوڑی ہیں ۔

مکرم خلیل احمد صاحب

28/اپریل 2023ء کو مکرم خلیل احمد صاحب سینٹ کیتھرین 72سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔

یکم/مئی 2023ء کو مسجد بیت الحمد مسس ساگا میں نمازظہر کے بعد مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اور بریمپٹن میموریل گارڈن قبرستان میں تین بجے تدفین ہوئی اور محترم امیر صاحب کینیڈا نے ہی دعا کرائی۔

مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے کینیڈا کے ابتدائی لوگوں میں سے تھے۔ آپ مکرم سید طاہر احمد بخاری صاحب مرحوم کے ہمزلف تھے جو جماعت احمدیہ کینیڈا کے سب سے پہلے صدر تھے ۔صوم وصلوٰۃ کے پابند اور ہمدرد انسان تھے۔ خلافت سے گہرا تعلق تھا۔ مرحوم نے پسماندگان میں اہلیہ محترمہ فرح احمد صاحبہ، دو بیٹے مکرم ہارون احمد صاحب سینٹ کیتھرین، مکرم رحمان ڈار صاحب اور ایک بیٹی محترمہ ثنا مرزا صاحبہ اوک ول یادگار چھوڑی ہیں ۔

محترمہ طاہرہ تنویر صاحبہ

28/اپریل 2023ء کو محترمہ طاہرہ تنویر صاحبہ اہلیہ مکرم محمود احمد صاحب حدیقہ احمد 66سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔

یکم /مئی 2023ء کو مسجد بیت الاسلام میں نمازمغرب کے بعد مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی ۔اور 2 مئی کو تین بجے نیشنل قبرستان میں تدفین ہوئی اور محترم امیر صاحب کینیڈا نے ہی دعا کرائی ۔

مرحومہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں نہایت مخلص، صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، ہمدرد وخیر خواہ، قرآن کریم سے بہت محبت کرنے والی تھیں اور بیشتر حصے حفظ تھے۔ کم وبیش بیس سال تک شعبہ ضیافت لجنہ اماء اللہ میں خدمات بجالاتی رہیں۔ خلافت سے گہرا تعلق تھا۔

مرحومہ نے پسماندگان میں شوہر کے علاوہ ایک بیٹا مکرم محب اللہ صاحب، ایک بیٹی محترمہ فرخندہ محمود صاحبہ حدیقہ احمد ، دو بھائی مکرم رانا عبدالغفور صاحب امریکہ اور مکرم رانا رفیع اللہ صاحب کیلگری، دو بہنیں محترمہ بشریٰ لک صاحبہ اور محترمہ نگہت یاسمین صاحبہ پیس ویلج یادگار چھوڑی ہیں ۔

محترمہ طاہرہ پروین سیال صاحبہ

یکم/مئی 2023ء کو محترمہ طاہرہ پروین سیال صاحبہ بریمپٹن ایسٹ 80سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔

2/مئی 2023ء کو مسجد بیت الحمد مسس ساگا میں نمازمغرب کے بعد مکرم آصف احمد خان مجاہد صاحب مربی سلسلہ مسس ساگا نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اور 3 مئی کو تین بجے نیشنل قبرستان تدفین ہوئی اور مکرم اسفند سلیمان صاحب مربی سلسلہ نے دعا کرائی۔ مرحومہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے نیک، صالحہ، مخلص، صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، ہمدرد وخیر خواہ ، مالی قربانیوں میں پیش پیش، ضرورت مندوں کی مددگار، قرآن کریم سے بہت محبت کرنے والی دعا گو خاتون تھیں۔ خلافت سے گہرا تعلق تھا۔

مرحومہ نے پسماندگان میں دو بیٹیاں محترمہ عفیفہ سیال صاحبہ، محترمہ فریحہ کرن سیال صاحبہ، ایک بھائی مکرم ندیم احمد سیال صاحب اور دو بہنیں زرینہ رشید صاحبہ اور محترمہ بشریٰ خاں صاحبہ بریمپٹن ایسٹ یادگار چھوڑی ہیں۔

محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ

یکم/مئی 2023ء کو محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم ممتاز احمد صاحب مرحوم لندن ساؤتھ 95سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔

4/مئی 2023ء کو مسجد بیت رشید لندن انٹاریو میں نمازظہر کے بعد مکرم ناصر محمود بٹ صاحب مربی سلسلہ لندن انٹاریو نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور 2مئی کو سوادو بجے Forest Lawn Funeral Home & Cemetery میں تدفین ہوئی اور محترم بٹ صاحب نے ہی دعا کرائی۔ مرحومہ مکرم ڈاکٹر لال دین صاحب آف یوگنڈا کی صاحبزادی تھیں۔ مکرم ڈاکٹر صاحب کو پچاس سال سے زائد عرصہ یوگنڈا میں اسلام اور احمدیت کا پیغام پہنچانے کی توفیق ملی۔ آپ نے سب سے پہلی احمدیہ مسجد تعمیر کی اور یوپ اور آغا خان کو احمدیت کا پیغام پہنچایا۔ مرحومہ نیک صالحہ، مخلص، صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، ہمدرد وخیر خواہ، مالی قربانیوں میں پیش پیش، ضرورت مندوں کا بہت خیال رکھنے والی دعا گو خاتون تھیں۔ خلافت سے گہرا تعلق تھا۔

مرحومہ نے پسماندگان میں اکلوتا بیٹا مکرم شیراز احمد صاحب کے علاوہ دو بھائی مکرم اقبال احمد صاحب، مکرم طاہر احمد صاحب اور ایک ہمشیرہ محترمہ نعیمہ احمد صاحبہ لندن ساؤتھ یادگار چھوڑی ہیں۔

ادارہ مذکورہ بالا مرحومین کے تمام پسماندگان سے دلی تعزیت کرتا ہے اور دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ ان مرحومین کے جملہ لواحقین اور عزیزوں کو صبر جمیل بخشے۔ اور اُن کی نیکیوں اور خوبیوں کو جاری وساری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے اور اُن کے ساتھ مغفرت اور بخشش کا سلوک فرمائے۔ آمین۔

نرمی سے کام لو اور اس سلسلہ کی سچائی کو اپنی پاک باطنی اور نیک چلنی سے ثابت کرو۔ یہ میری نصیحت ہے اس کو یاد رکھو۔

(ملفوظات جلد 7۔صفحہ 240،ایڈیشن 1984ء)